تص۔
233

حضرت بابا جی لاروی رحمۃ اللہ علیہ

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

ت س ۔ 233

رحمتہ اللہ علیہ

حضرت باباجی لاروی

نگران و مدیر اعلیٰ

محمد یوسف ٹینگ

ترتیب کار

کریم اللہ قریشی

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

Marfat.com

ناشر :- سیکریٹری جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

چھاپ خانہ :- جے کے آفسٹ پرنٹرس دہلی۔

کتابت :- طاہر شمس الدین

تعداد :- ۵سو

قیمت :-

53473

"ادارہ"

کتاب وچ شامل مضموناں وچ ظاہر کیتیاں
گیاں رائیاں نال ادارے دا کلّی یا جزاً اتفاق ضروری نہیں۔

Marfat.com

اِن ھُوَ اِلاَّ ذِکرٌ لِلعَالَمِین

ہر کو مُرید سیّد گیسو دراز شد — واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد

فوائدِ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

از:- مکتوباتِ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

اُردو

مرتبہ:

محمد معشوق حسین خان سُلطانی

(فرزند نواب معشوق یار جنگ بہادر)

سجاد پبلشرز — پیسہ اخبار لاہور

Marfat.com

ترتیب

تعارف:۔	کریم اللہ قریشی	۵
پہلی گل:۔	" " "	۷
حضرت باباجی صاحب لاروی۔	مولانا محمد سعید سعودی	۱۰
حضرت جناب باباجی صاحبؒ ۔ سنجوڑے تھیں ہجرت۔	میاں محمد یاسین صابری	۱۹
حضرت باباجی لارویؒ عظیم پہاڑی شاعر۔	نور اللہ قریشی	۲۵
حضرت جی صاحب لارویؒ۔	اسرائیل اثر	۳۴
"اسرار کبیریؒ" ہک مختصر تعارف۔	مرزا عبدالرشید	۳۸
باداں جی صاحب دیاں ۔ جناب میاں بشیر صاحب ناں کجھ گلاں۔	کریم اللہ قریشی	۵۴
الف ہوندیاں نقطہ بانا ہیں۔	اقبال عظیم چودھری	۸۰
حضرت باباجی صاحب لارویؒ ہوراں دی شاعری۔	مولوی عبدالرحمان باغبانی	۸۵

Marfat.com

53454

اشاعتِ اوّل در پاکستان

• تعداد ۲۰۰۰

• جولائی ۱۹۵۹ء

★

قیمت :- ایک روپیہ بارہ آنے
(۱۲/ عہ)

★

(مطبوعہ اُردو پریس لاہور میں طبع ہُوا)

Marfat.com

حضرت بابا عبداللہ نقشبندی مجددی لاروی رحمتہ اللہ علیہ	مولوی عبدالعزیز نقشبندی	۹۴
دشمن تاڑیا وچ گریبان دے ہیں۔	غضنفر اقبال خان	۱۰۲
حضرت جناب جی صاحبؒ۔	زینت فردوس زیدی	۱۱۴
حضرت باباجی صاحبؒ دی عبادت تے کرامتاں۔	نذیر احمد شاد	۱۱۸
تیل ملن کارن ہوندا تاں عبدا۔ کاہنوں بہن کے جد نچوڑ لیتے۔	چودھری عبدالغنی عارف	۱۳۱
مرشد کامل ہک یاد۔ مولوی شریف الدین نال ہک ملاقات۔	کریم اللہ قریشی	۱۳۸
سی حرفی (نذرانہ عقیدت)	"	۱۴۲
سی حرفی (نذرانہ عقیدت)	محمد شفیع صابر	۱۴۳
نذرانہ عقیدت۔	پیر غلام نبی عثمانی	۱۴۶
یاداں۔	عبداللطیف منہاس	۱۴۷

Marfat.com

تعارف

یہ کتاب " فوائد " نامی خلاصہ ترجمہ ہے حضرت سیّدنا قطب الاقطاب خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی چشتی دہلوی ثم گلبرگوی قدس سرہٗ کے مکتوبات مبارکہ کا۔"

حضرات اکابر کے ملفوظاتِ گرامی کو جو اہمیّت حاصل ہے اُن سے زیادہ اہمیت مکتوبات کو حاصل ہے۔ اس لئے کہ مکتوبات میں تمام تعلیمات کا لبِ لباب اور خلاصہ منظّم طریقہ سے تحریر کیا جاتا ہے۔ لہذا یہ کتاب حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ العزیز کی یادگاروں کو تازہ کرنے اور آپ کی تعلیماتِ مقدّسہ کو زندہ کرنے کے لئے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔

جناب مترجم نے یہ ترجمہ اور خلاصۂ مکتوبات اس قدر بہترین طریقہ سے ترتیب دیا ہے کہ گویا یہ ایک مستقل تصنیف ہی کی حیثیت رکھتا ہے اور نہایت شگفتہ زبان میں اُردو میں ایک بے نظیر تصنیف کا اضافہ ہے جس کے لئے ہم لوگ جس قدر بھی مسرّت کا اظہار کریں کم ہے۔ ہمارے محترم اور فاضل مترجم عالیجناب نواب معشوق یار جنگ بہادر مدظلہم العالی کی ہستی دنیائے علم وادب میں کوئی غیر معروف ہستی نہیں ہے۔ آپ ہی نے الرّحیق المختوم جیسی بے نظیر کتاب کا نہایت سلیس ترجمہ فرمایا ہے اور آپ ہی نے تمام بزرگانِ دین کے حالات کو جمع کر کے منصۂ شہود پر پیش کیا ہے۔ ہم موصوف کی اس علمی و مذہبی خدمت پر دلی جذباتِ شکرگزاری پیش کرتے ہوئے مقبولیت اور جزائے خیر کی دعا کرتے ہیں۔

مُنجانب معتمد کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف

(درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز سید محمد حسینی قدس سرہٗ)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

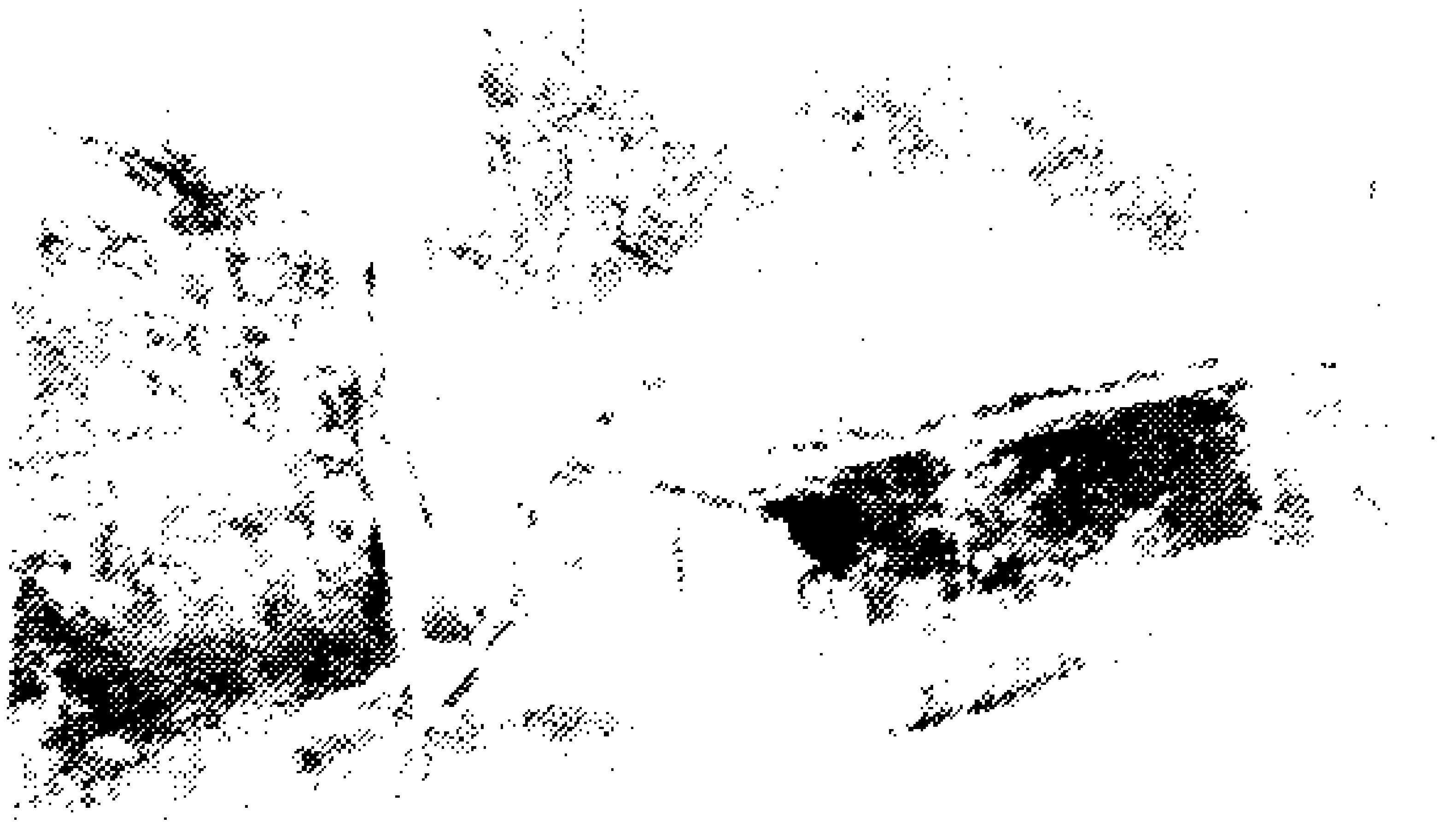

خانقاہ عالیہ واگن شریف

دربار کنبال شریف

بابا جی صاحب دا وطن "سنجورا"

میاں بشیر صاحب کو دیکھ لوگ بیعت ہو رہے ہیں

میاں عوض صاحب بھی اس موقعے تے موجود ہیں

Marfat.com

عرضِ مترجم

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی دہلوی ثم گلبرگوی قدس سرہٗ العزیز کے مکتوبات جو کمیٹی نشر و اشاعتِ تصنیفات حضرت خواجہ صاحبؒ کے حسنِ سعی سے سنہ ۱۳۶۲ھ میں جناب صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف کی سرپرستی میں طبع ہوئے تھے ان کا یہ خلاصہ ہے جو مترجم نے اُردو زبان میں پیش کیا ہے' اسے خلاصہ اس لئے کہا ہے کہ مکتوبات میں جس قدر تعلیم کا جزو تھا صرف وہی لیا ہے اور دوسری خانگی باتیں ترک کردی ہیں اور جو تشریح اوراد و وظائف وبیعتِ غائبانہ اور حضرت کے تبرکات مثلاً طاقیہ وملبوسِ مبارک کے پہننے کے آداب وغیرہ ہیں وہ صرف ایک بار درج کی ہیں اور تکرار جو متعدد مکتوبات میں متعدد بار آئی ہے اُسے چھوڑ دیا ہے اور بجائے لفظی ترجمے کے مکتوب کے مفہوم کو قابلِ فہم اردو زبان میں حتی المقدور صحیح ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی ناظرین کرام اس میں کوئی غلطی پائیں تو اصل سے مقابلہ کرکے درست کرلیں اور اس کا ذمہ دار مترجم یا مطبع کو سمجھ کر عفو سے کام لیں ؎

برگِ سبز است تحفۂ درویش چہ کند بے نوا ہمیں دارد

معشوق یار جنگ

ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۴ھ

Marfat.com

میاں نظام الدینؒ (فرزند بابوجی صاحب)

[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

راجوری بنج، افروری دے عرس مبارک دا اک منظر

Marfat.com

فہرستِ مضامین

فائدہ	مضمون	صفحہ
۱	حسنِ خاتمہ کے بیان میں	۹
۲	عاقبت و دیدار الٰہی کے بیان میں	۱۴
۳،۴	انوارِ غیبی طلب و محبّت الٰہی کے بیان میں	۱۷
۵	غفلت سے بچنے کے بیان میں	۲۳
۶	عقل و عشق و اتباعِ شریعت و سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۲۵
۷	ذکر و معائنہ و مشاہدہ کے بیان میں	۳۲
۸	چند روزہ زندگی کو غنیمت سمجھنے اور بیعت غائبانہ کے بیان میں۔	۳۵
۹	یادِ محبوب اور وقت کی معموری کے بیان میں	۳۸
۱۰	مجاہدہ و ریاضت و تعمیل حکم پیر کے بیان میں	۴۱
۱۱	عشق و وصل و ذکر و قرب کے بیان میں	۴۲
۱۲	معرفتِ الٰہی کے بیان میں	۴۶
۱۳	محبّت الٰہی و حضوری دل و رضا بقضا کے بیان میں	۴۹
۱۴	فراغتِ دل سے یادِ الٰہی کرنے کے بیان میں	۵۱
۱۵	محبّت الٰہی کے بیان میں	۵۲
۱۶	ضرورتِ صحبت و ارشادِ پیر و محبت الٰہی کے بیان میں	۵۵
۱۷	ترکِ ماسوائے اللہ اور حصولِ قربِ الٰہی کے بیان میں	۵۷
۱۸	محبتِ الٰہی کے بیان میں	۵۹

Marfat.com

تعارف

اس گلے تے جنّا بھی فخر ہور شکر کیتا جائے گھٹ ہے جے قطب الاقطاب،
عارف باللہ حضرت میاں عبیداللہ المعروف جناب حضرت بابا جی لارویؒ دے نال سَتے
پہاڑی شیرازے دے خصوصی نمبر کو دوبارہ جی صاحبؒ نیاں عقیدت منداں دے
سامنے کتابی شکل وچ پیش کر رہیاں۔ پہاڑی شیرازے دا خصوصی شمارہ بابا جی نمبر
اکیڈیمی دیاں پچھلے سال دیاں خصوصی رسالیاں وچوں اک آسا۔ جیہڑا بابا جی صاحب
لارویؒ ہوراں دے مرشد حضرت جناب میاں نظام الدین کیانیؒ ہوراں دے
عرس مبارک دے موقعے تے سنہ جون ۱۹۸۴ء کو ٹھانگاہ واگنت شریف وچ
RELEASE ہویا۔ عقیدتمنداں شیرازے دیاں سب کاپیاں ہتھو ہتھ
خرید کھدیاں ہور سیکڑیاں عقیدت مند اس خصوصی رسالے کو حاصل کرنے
تھیں محروم رہے۔ جنہاں دی عقیدت ہور محبت دی قدر دانی وچ اکیڈیمی شیرازے
شیرازے دے اس شمارے کو دوبارہ اک کتابی شکل وچ چھاپ کے عقیدت منداں

Marfat.com

۱۹	معرفت و محبت خدائے عزوجل اور دنیا کی قدر	۶۲
۲۰	ترک سوائے نفس میں	۶۶
۲۱	سلوک و توجہ پیر و تخلیہ و تجلیہ کے بیان میں	۶۹
۲۲	صراط مستقیم پر چلنے اور فراغ دل سے یاد الہٰی کرنے کے بیان میں	۷۳
۲۳	عمل کرنے اور مشغول بخدا رہنے کے بیان میں	۷۵
۲۴	مواہب الہٰی اور مشغولی اوقات کے بیان میں	۷۷
۲۵	محبت پیر و عشق و محبت کے بیان میں	۷۹
۲۶	دربیان سلوک و خدمت سلطان و متعلقان	۸۲
۲۷	قضائے الہٰی و رضا بقضا کے بیان میں	۸۴
۲۸	تحریص بر محبت الہٰی و مشاغل مردان و زنان	۸۶
۲۹	محبت الہٰی و قدر وقت و اشتغال بہ اوراد کے بیان میں	۸۸
۳۰	اتباع سنت نبوی و پیروی پیر و طلب درد کے بیان میں	۹۱
۳۱	محبت الہٰی و اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۹۴
۳۲	تزکیہ و مخالفت نفس و توجہ تام کے بیان میں	۹۸
۳۳	نبوت و ولایت کے بیان میں	۹۹

Marfat.com

ہور صاحب نظر لوکاں دی تیرہ بحث لتے دا فیصلہ کیتا ۔

اس کتاب وچ شجرے دیاں تمام مضموناں ہے ۔ علاوہ کجھ ہور مضمون شامل کیتے گئے ہین ۔ "پہلی گل" یعنی شجرے دا تعارف بھی اسی طراں اس کتاب وچ شامل ہے تاں جے پڑھنے والیاں کو کتاب دیاں پڑھیاں نہ کچیاں سنداں نہیں کہن کے دا لوڑ ۔ جا جا پڑھے تے کر چہرہ کجھے نہ کلے ہور رسلاں تیاں دا سارتے سنیے وچ کوئی مشکل نہ آوے ۔

جی صاحب جیاں اللہ دیاں بندیاں دے متعلق معلومات کو کٹھا کر کے صاحب نظر ، صاحب عقیدت ہور صاحب ذہن لوکاں دے سامنے پیش کرنا اکیڈمی دا عقیدتمندانہ قدم اے جیہے ۔ نذرانہ دی تعریف کیہ دی کیہ مجال جنہاں کو دو لوکاں جہاناں وچ کوئی خوف نہ ہوسی دی بشارت قرآن مجید وچ درج ہے ۔ سبحان اللہ

کریم اللہ قریشی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فائدہ

حسنِ خاتمہ کے بیان میں

حسنِ عاقبت اور خاتمہ بالخیر تمام مہموں میں ایک اہم ترمہم اور تمام مرادوں میں عزیز ترین مراد ہے۔ جس شخص کا جو حال و مقام ہوتا ہے اسی اعتبار سے اس کے خاتمہ کا اچھا ہونا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عام علماء اگر شرکت سے محفوظ اور کفر علمی کے دائرہ سے باہر رہا اور اسی حال پر ان کا آخری سانس ٹوٹے تو کہا جائے گا کہ ان کا خاتمہ بالخیر ہوا اور جنت کی امید بندھ گئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ان کا ورد ہوگا۔ الٰہی بحق حضرت خاتم الانبیاءؐ و اہل بیت اصفیا ہمارے ہر کام کا انجام بخیر کر۔

مگر اہلِ طلب و ارادت کا بہترین حال یہ ہے کہ ہر روز اور ہر رات دریائے

لہ ماخوذ از مکتوب نمبر(۱) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بعض مریدوں اور معتقدوں کے نام تحریر فرمایا گیا تھا۔

Marfat.com

پہلی گل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف:- اللہ دی الفت وچ ہو وے الف ہوندیاں نقطہ پانائیں
واحد اک وحید دی ذات جیسے شکل دوسری آپ دکھانائیں
نقطہ خاص شریک ہے الف دا جی اینویں بے دلوچہ سمانائیں
میم ہوندیاں عبد آخوف نائیں اے پر الف نوں دیکھ جدانائیں

ایہی اوہ سچا تے سچا پیغام اے جہدی حقیقت کو سب جانن والے رب دے دوست اکھاندے ہین جیہڑے متعلق قرآن مجید آکھدا ہے "نہ انہاں کو دنیا اتے غم ہوندا نہ آخرت وچ کوئی خوف ہے" ارض وطن کشمیر تے قدرت دی بخشش نعمت رہی ہے۔ ایہی وجہ ہے کہ اسیں ہر بڑے نکے تہاڈے کشمیر دیاں سوا لکھ اولیاواں دا ناں بڑی عقیدت ہور احترام نال کہندے ہاں۔ ہور آندیاں جھکاں ہتھ خانقاہاں کو برکت ہور فیض دے نبے سمجھدے ہاں۔ انہاں ربیلاں بندیاں دیاں پاک تے نیک زندگیاں بنی نوع انسان واسطے ہدایت ہور نجات دا ذریعہ ہین۔ تبرکاں دا ایہہ نمبر اسیں جس ہستی دی نذر

Marfat.com

شوق موجیں مارتا رہے اور دردِ طلب بڑھتا رہے اور ہر سانس عشق و محبت کے سوز و اندوہ میں نکلے جیسی کہ ان کی طلب ہے اگر محبوب پہلو میں آ ملا تو زہے نصیب اور اگر یہ یہ دولت نصیب نہ ہوئی اور آستانۂ یار ہی پر عمر گذر گئی تو بھی زہے دولت۔ لیکن اگر نہ یہ نصیب ہوا اور نہ وہ تو معاذ اللہ ایسی بلائے عظیم کو آسمان و زمین بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ان اہلِ طلب کے دردِ دل میں ذرا سی کمی بھی ہو جاتی ہے تو اپنے آپ کو کافر اور جہنمی سمجھنے لگتے ہیں۔ مثلاً ایک بندۂ خدا ہے جس کو عمرِ دراز ملی۔ ہمتِ بلند عطا ہوئی۔ سوائے خدائے عزّوجل کے جو اس کا مطلوبِ حقیقی ہے نہ کسی شئے کی خواہش رکھتا اور نہ کسی غیر کی طرف متوجہ ہوتا ہے لیکن عالمِ قرب و قدس کا دروازہ اس کے لئے ذرا سا بھی نہ کھلا اور فتحِ باب کی صورت ہی نہ دیکھی۔ بایں ہمہ ہزاراں ہزار نیاز و سرافگندی سے یار کی چوکھٹ پر سر رکھے ہوئے ہے اور وہاں سے ہرگز نہیں اُٹھتا۔ نہ قبول کی طرف التفات کرتا ہے اور نہ وصول کی طرف۔ یہ شخص سید الفقرا اور جوانمردوں کا جوانمرد ہے اپنے سوز و ذوق میں اُسے وہ لذت آ رہی ہے کہ نہ معلوم واجد واصل کو بھی نصیب ہے یا نہیں۔ اے عزیز یہ شئے ایسی نہیں ہے جس کی طلب میں کوئی نقصان یا خسارہ ہو۔ نقصان و خسارہ کا تو سامان ہی اٹھ گیا اور نفع ہی نفع باقی رہ گیا ہے۔ ایسی تجارت میں جسقدر زیاں ہے اسی قدر فائدہ بھی بڑھ چڑھ کر ہے ؎

با دل گفتم مرا ببر بر درِ او ∴ کو محتشم است و من ندارم سرِ او

دل گفت کہ ایں حدیثِ بیہودہ مگو ∴ یا در برِ او کشند یا بر درِ او

ایسے حال و مقام میں وصل وہم و خیال ہے اور دردِ اندوہ و فراق نقدِ حال۔ ایسے شخص کا خاتمہ بالخیر ہونا یہ ہے کہ اس وقت دم ٹوٹے جب کہ دریائے شوق و شورش جوش و شور میں ہوا اور اپنے بارگاہِ قدس و وصال کے دروازے ہی پر عشق کے امر موج در موج سمندر میں اسے غوطہ دیں اور اسی حالت میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا وہ اک

Marfat.com

لاروی جنہاں سن اپنی زندگی راہ حق دی تلاش بچ گزاری ہور دین حق دی خدمت ہور درس ظاہری ہور باطنی طریقے نال دِتا۔ حضرت باباجی صاحبؒ اپنے دور دے اُچے ولی ہونے دے علاوہ عظیم صوفی شاعر ہور ادیب بھی آسے۔ اُنہاں شعری کلام پہاڑی زبان دی عظمت دی ضمانت ہے۔

"شیرازہ باباجی نمبر" معتقدین دے سامنے پیش کردے ہوئے خداتعالیٰ دے فضل ہور حضرت باباجی صاحبؒ دی کرامت ہی دی وجہ نال ممکن ہوسکیا ہے جہیڑے جنہاں اس خصوصی نمبر واسطے مواد جمع کرنے دی کوشش بچ تقریباً دو سال تھیں بھی زیادہ عرصہ اڑ بکنا پیا آسا۔ اسدی تکمیل دی حسرت بچ لغزش بھی آسکدی آسی۔ پر حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں دی روحانی کشش ہور مدد شامل حال رہی انتظار دا اتنا لما عرصہ صبر ہور تحمل نال گزر گیا۔ ہور اس حسرت کو پورا کرنے دا عزم ہور بوکہڑی پکا ہونا گیا۔ حضرت باباجی صاحب لارویؒ ہور دی شان بچ اکادمی دی ... نو ۸۔ ہور ۹ ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو گاندربل ہائر سیکنڈری سکول بچ دو روزہ سیمینار منعقد کیتا گیا۔ جدی صدارت مولینا محمد سعید مسعودی صاحب ہوراں فرمائی اس سیمینار بچ مولانا محمد سعید مسعودی صاحب ہور حضرت باباجیؒ صاحبؒ دیاں دونواں پوتریاں جناب حاجی جیلانی صاحب ہور میاں جاوید صاحب دے علاوہ تقریباً درجن تھیں زیادہ پہاڑی لکھاریاں ہور شاعراں حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں دی زندگی دے متعلق سینے والیاں کو وانفیت دیاں ہور نذرانہ عقیدت پیش کیتا پر اتنا ہونے دے باوجود بھی اس نمبر واسطے کافی مواد حاصل نہ ہوسکیا۔ جس دی وجہ تھیں ۱۹۸۲ء بچ ایہہ نمبر نہ چھپ سکیا۔ خدا دا شکر ہے جے اس سال اسیں ایہہ خصوصی نمبر جی صاحبؒ دیاں عقیدتمنداں ہور پہاڑی زبان دیاں منوالیاں

[illegible]

Marfat.com

جہان سے رخصت ہو جائے۔ یہ ہوا تو بس اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا یعنی ان لوگوں کا راستہ جن کو تو نے نعمتیں عطا فرمائیں۔

اہل تحقیق کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں نہ دنیا و آخرت اور نہ دوزخ و بہشت۔ نہ کشف و کرامت۔ نہ زیادت و نقصان اور نہ رد و قبول کسی کی خبر نہیں ہوتی ہے

آنجا کہ منم نہ لاست نے جائے نعم زیراکہ ہمہ یکے است افزونست نہ کم

ایسا شخص فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہے اور ازل و ابد دونوں جگہ اللہ جل شانہٗ کی امان میں ہے لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ اس کی صفت قرار پاتی ہے پھر ان اہل تحقیق میں ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو تجلّیاتِ قہر و جلال اور تجلّیاتِ لطف و جمال میں کروٹیں بدلتے رہتے ہیں۔ تجلّی جلال یہ ہے کہ بندہ مالکِ حقیقی کی عزت و عظمت و ہیبت و کبریائی کی آنچ میں تپتا رہے۔ تجلّیاتِ قہر وہ ہیں جنہیں اگر صورت دی جائے تو مکروہاتِ شرعی، ستور، خنزیر، مار و کژدم، شیر و گرگ کی صورت میں نظر آئیں انھیں نعت قہر کہتے ہیں۔ تجلّی جمال ان سب اشیاء میں پائی جاتی ہے جو ملیح و خوبصورت ہوں ناز و کرشمے غنج و دلال ان کی رگ رگ میں ہوں اور تجلّیاتِ لطف لقائے یار و ایصالِ راحت اور اثباتِ کرامت میں پرتو افگن ہوتی ہیں۔ لیکن درحقیقت قہر و جلال بھائی بھائی اور لطف و جمال بہنیں بہنیں ہیں جلال، جمال میں مندرج ہے اور جمال جلال میں مندمج ہے۔ ایسے خدا پرست کا حسن خاتمہ اس میں ہے کہ تجلّی جمال پر سانس ٹوٹے۔ ان تجلّیات کو اختیاری نہ سمجھنا۔ حضرت امیرالمومنین امام حسن علیہ السلام کا جب آخر وقت آیا تو روتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسے مالک کے روبرو جا رہا ہوں جسے کبھی نہیں دیکھا۔ اس بارگاہ معلی سے ہر وقت نئی تجلی ہوتی رہتی ہے اور بہت ڈر لگتا ہے کہ نہ معلوم بندہ کے آخری وقت وہ کس صفت پر متجلی ہو اور اس کے علم

Marfat.com

متعلق کیہ شمارے دی ضخامت کتنی ہونی چاہیدی ہے۔ پر ایہہ گل سوچ کے ضرور تسلی ہوندی ہے جے ایہہ پہلی کوشش ہے جس کو اسیں عقیدت ہور ندامت نال حضرت جی صاحبؒ دی نذر کر رہیاں ہور امید ہے جے ایہہ کوشش بابا جی صاحبؒ دی عظیم زندگی دے تحقیقی کے دا منڈھ ثابت ہوسی ہور اس نال ربدے اُس اولیاء دی زندگی دے متعلق تحقیق کرنے دی خواہش رکھنے والیاں دا حوصلہ بدھسی۔

اس نمبر بچ جنہاں مقالہ نگاراں سن حضرت باباجی صاحبؒ دی زندگی دی جیہڑی سبھی تار دا ساز چھیڑیا ہے۔ اس بچ لکھنے والیاں دی عقیدت حضرت جی صاحبؒ دی عظمت ہور دینی خدمت لاٹاں ماردی ہوندی ہے جنہاں مقالہ نگاراں سن اس خصوصی نمبر واسطے مقالے لکھ کے ادارے کو تعاون بخشن کیتا۔ اسیں آندے شکرگزار ہاں۔ خدا انہاں کو جزائے خیر عطا کرے۔ امید ہے حضرت باباجی صاحبؒ دا واحدانیت دا درس اس نمبر کو پڑھنے والیاں واسطے راہِ ہدایت ہور نجات دا ذریعہ ثابت ہوسی ہور پہاڑی زبان دی عظمت ہور وقار کو بدھیسی۔

کریم اللہ قریشی

نفس میں کیا ہے کسی کو معلوم نہیں۔ ان تجلیات کی نہ نہایت ہے نہ تکرار اور نہ دو شخصوں پر ایک سی تجلی ہوتی ہے ؎

نہ دانم بر چہ گردد آخر ایں کار	مرا دل والہ و معشوقہ خود کام

تیسرا بیچارہ و مسکین وہ ہے جسے کبھی ایک جھلک سی دکھا دیتے ہیں اور کبھی مدہوش کر دیتے ہیں۔ کبھی پردہ اٹھا دیتے ہیں اور کبھی پردہ گرا دیتے ہیں، کبھی سامنے بلا لیتے ہیں اور کبھی پیچھے ہٹا دیتے ہیں کبھی باریابی عطا فرماتے ہیں اور کبھی دور باش کہتے ہیں، کبھی نوازتے ہیں اور کبھی گداز تے ہیں۔ یہ مسکین سوختہ افروختہ۔ ریختہ بیختہ۔ درد مند مستمند عاجز و مسکین بیچارہ درماندہ خوف و ہیبت سے لرزتا رہتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے کہ دروازہ بند کا بند رہے اور کہیں غیرت میں آکر محبوب دور باش نہ کہہ دے۔ شب و روز اسی خوف میں رہتا اور آہ و بکا کرتا رہتا ہے ؎

تا چہ خواہد کرد برمن دورِ گیتی زیں دو کار
دستِ او در گردنم یا خونِ من در گردنش

ایسے بزرگوار کا حسنِ عاقبت اس میں ہے کہ آخری دم تجلی ذات و عیاں و صفات پر نکلے رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ان کے علاوہ ایک اور شخص ہے جو اپنے آپ سے بیزار جان و تن سے سیر ہے۔ بس ایک اللہ جل شانہ سے لو لگائے بیٹھا ہے کہ جس صفت پر چاہیں اسے رکھیں نہ کسی طرف نگاہ ڈالتا ہے۔ اور نہ رُخ کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کے دو رُخ ہیں، ایک ظاہر جس کے اندر رحمت ہے اور ایک باطن جس کے سامنے عذاب ہے۔ بہشت بہشت اس کے سامنے نیست ہیں وہ نہ دوزخ کے پھیر میں ہے اور نہ جنت کے۔ ایسے شخص کا حسنِ خاتمہ اس میں ہے کہ وہ اسی ایقان پر آخر دم تک جما رہے۔ اب آپ فرمایئے کہ آپ کون ہیں؟ کیا شئے ہیں؟ کس صفت سے تعلق رکھتے

Marfat.com

باباجی صاحب لاروی رح

تاریخ پیدائش قریباً ۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۴۵ھ

مولوی محمد سعید مسعودی

وانگرت لار بیچ ہک بزرگ حضرت جی صاحب دے نال تے مشہور ہور دتن ہین۔ اُنداں اصلی نال میاں عبیداللہ صاحب ہے۔ جہناں کو اُندے معتقد تے محب باباجی صاحب آکھدے آسے۔ باباجی صاحب دالفظ مخفف ہو کے پہلیاں باجی صاحب ہو گیا۔ ہور فر زیادہ استعمال دی وجہ تیں تخفیف داعمل ہورلگے بدھیا تے صرف جی صاحب باقی رہ گیا۔ ہور آخری زور بیچ اُنہاں کو صرف جی صاحب ہی آکھیا گینداآسا۔ حضرت جی صاحب اتیاں تے تصوف دے سلسلہ قادریہ نال بھی منسلک آسے پر جس سلسلے بیچ اُنہاں کو باقاعدہ خلافت حاصل ہوئی اوہ نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ ہے۔

نقشبندی سلسلہ تصوف دیاں قدیم سلسلیاں بچو ہے جہڑا حضرت جنید بغدادی رح ہوراں نکرنا ہچدے ہور اُستھیں اُناں اُسدیاں کیئں شاخاں ہین ہک شاخ امام جعفر صادق رض ہور اُندے اسلاف دے ذریعے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

ہیں اور کس قماش کے ہیں ؟ اور کس جماعت میں آپ کا شمار ہے ؟ آپ کا کیا انجام ہونے والا ہے ۔ ایسے بے غم بیٹھے ہوئے ہیں کہ گویا فکر کی کوئی بات ہی نہیں ہے ؎

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ　　　نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

ان تمام حالات و مقامات کو سُننے اور سمجھنے کے بعد یہ سوال کیوں نہیں کرتے کہ آخر کونسا عمل کیا جائے جو حسنِ عاقبت کی امید ہو ۔ یاد رکھو کہ بس ایک ہی عمل جو گو نازک ترین اعمال سے ہے مگر بہت آسانی سے اکتساب کیا جا سکتا ہے یعنی خطرات کو دفع کرو اور توجہ میں یہاں تک استغراق حاصل کرو کہ سوائے خدائے عزّوجل اور اس کے حضور و شہود کے تمہارے دل میں غیر کے لئے گنجائش نہ رہے اور نفس کو یا وہ گردی سے پاک وصاف کردو ۔ مختصر یہ کہ ایک نفسِ پاک اور دلِ متوجہ پیدا کرو ۔ جس کسی کو یہ نعمت نصیب ہو گی اسے بیس میں سے انیس درجہ حسنِ عاقبت کی امید رکھنا چاہیئے اور ایک درجہ جو چھوڑ دیا گیا وہ تقدیرِ ازلی کی رعایت سے چھوڑ دیا گیا ہے ورنہ جب کہ تمہارا منہ سب طرف سے ہٹ کر خالقِ حیات و ممات کی طرف ہو گیا ہے اور اس کی منزلِ امن و امان میں تم نے اپنا رختِ وجود رکھ دیا ہے تو پھر بس امید ہی امید رکھنا چاہیئے نا امیدی کی کوئی وجہ نہیں ۔

Marfat.com

"تک پہنچدی ہے دُوجا تعلق حضرت امام جعفر صادقؒ ہوراں توں نکھیڑیا اُنہاں دے اپنے نانا ابوالقاسم ابن محمد ہور مشہور صحابی حضرت سلمان فارسیؓ دی وساطت نال حضرت ابوبکر صدیقؓ ہور حضرت صدیقؓ نکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جا کے ختم ہوندے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نکھیں نلاں ایہہ سلسلہ کئیاں صدیاں تک سلسلہ خواجگان اکھواندا رہیا۔ پر اٹھویں صدی ہجری وچ اس سلسلے دیاں مشائخاں وچ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی بخاری گزرے ایہن جندی وجہ نکھیں سلسلہ خواجگان کواندے بعد سلسلہ نقشبندی آکھیا گیا۔ سلسلہ نقشبندی دے یک بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہؒ دسویں صدی ہجری دے آخری ہور بارہویں صدی ہجری دے شروع وچ ہندوستان آتے ہور اُنہاں سُن دہلی ٹھکانہ لایا۔ اس قیام دے دوران وقت دے بڑے بڑے علماء حضرت خواجہ باقی باللہؒ دے ہتھ تے بیعت ہوتے۔ ہور سلسلہ نقشبندیہ اس مُلک وچ کھنڈیا۔ حضرت باقی باللہؒ ہوراں نال تعلق رکھنے والیاں علماواں وچوں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ ہوریں زیادہ مشہور ہوتے۔ پر مکمل خلافت ہور جانشینی حضرت خواجہ باقی باللہؒ ہوراں نکھیں حضرت سرہندیؒ کو حاصل ہوئی۔

نکھے تونی جے حضرت خواجہ باقی باللہؒ ہوراں وفات نکھیں پہلیاں ہا یک تے حضرت شیخ احمد سرہندی کو مصلے تے بہالیا۔ ہور آپ سامنے بہہ کے فرمایا "جے مکو بھی اپنا مُرید بنا کہنو"۔ اس طراں حضرت شیخ احمد سرہندیؒ ہوراں دا وجود اس سلسلے وچ یک بڑی نعمت بن گیا۔ ہور جد وانڈیاں کراماتاں ہور روحانی کمالات نکھیں دُنیا واقف ہو گئی۔ تہ وقت دیاں علماواں سُن اُنہاں کو "مجدد الف ثانی" یعنی اسلام دی ابتداء نکھیں کہن کے دوتے ہزار سال دا مجدد قرار دِتا۔ ہور اُندے فیض نال

[illegible]

فائدہ ۲

غم عاقبت و دیدار الٰہی کے بیان میں

اللہ جل شانہٗ جس طرح اپنے بندوں کی ذات کا خالق ہے اسی طرح ان کے افعال کا بھی خالق ہے اور یہ جو حدیث شریف میں ہے کہ السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ یعنی سعید اور شقی دونوں ماں کے پیٹ ہی سے سعید و شقی پیدا ہوتے ہیں تو یہ اللہ جل شانہٗ کے علم نفسی کی طرف اشارہ کرتا ہے رہا واقعہ نفس الامری وہ یہ ہے کہ جو سعید ہے وہ غم عاقبت رکھتا ہے اور اس سے حسنات و مبرات ہی ظاہر ہوتے ہیں اور جو شقی ہے وہ انجام سے غافل ہے اور اس سے منہیات و سیئات سرزد ہوتے ہیں۔ پس ذرا گریبان میں منہ ڈال کر اپنے آپ کو دیکھو اور اپنے افعال پر نظر کرو کہ وہ کس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دوزخ و بہشت اور اہل دوزخ و اہل بہشت سب کی توضیح فرما دی اور تم بے غم و خرم بیٹھے ہو۔ یاد رکھو کہ عذاب کی چند قسمیں ہیں ایک عذاب حسی ہے جسے سب کوئی جانتے ہیں مگر ایک عذاب تنہائی و تلق و اضطراب ہے۔ دوسرا شہود جمال رحمٰن سے محروم رہنے کا عذاب ہے۔ اسی طرح نعیم بہشت ہیں۔ وہاں آرام و قرار ہے وہاں رب جل و علیٰ کے جمال جہاں آرا کا ہر ساعت ایک نیا شہود بھی ہے یہ توضیح سنکر

لے ماخوذ از مکتوب نمبر (۲) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بجانب مولانا محمد معظم و بعضے یاران دیگر گجراتی۔

Marfat.com

حضرت مجددؒ ہوراں زندگی دا اک آخری حصہ بادشاہ جہانگیر دی
قیدی وِچ گوالیار دے قلعے وِچ گزاریا، جتھے بادشاہ سن بڑیاں بڑیاں باغیاں امیراں تے
راجیاں کو قید کیتا ہویا آسا جہڑے اس قیدی دے دوران وِچ حضرت دیاں مریداں وِچ شامل
ہو گئے ہور اس سلسلے کو ایران خراسان ہور طوران تکر پہنچیتے دا سوب بنے۔ حضرت مجدد
الف ثانیؒ ہوراں دی وفات دے بعد آں دے فرزند تے جانشین حضرت خواجہ محمد
معصومؒ ہوراں دی وجہ تھیں سرہند نور دا اک چشمہ بن گیا۔ ہور سلسلہ مجددیہ،
مکہ شریف، مدینہ شریف، ہور عرب شام ہور مصر تک کھنڈ گیا۔ مختصر ایہہ جے ایہہ سلسلہ
نقشبندیہ آسا جس سن ہندوستان خاص طور تے شمالی علاقیاں وِچ دین اسلام دیاں
بے مثال خدمتاں پوریاں کیتیاں۔ اس سلسلے دے مرکز دور تکر پہاڑاں ہور جنگلاں وِچ
قائم ہو گئے۔

چودھویں صدی ہجری دی ابتداء وِچ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ دا
ہک مرکز علاقہ دراد ضلع مظفرآباد وِچ قائم ہویا آسا۔ اُتھے ہک گراں "کنیاں جنجاٹھ"
دے ناں نے اُچیاں پہاڑاں ہور جنگلاں نے لشکا رہے۔ جہڑا پچھے کنیاں شریف
بن گیا۔ کنیاں شریف وِچ جہڑے بزرگ سلسلہ مجددیہ دی تعلیم دے رہے آسے
اُنداناں مبارک میاں نظام الدینؒ آسا۔ جنہاں کول دور دور دا فیض حاصل کرنے
واسطے خدا دی مخلوقات پہنچدی آسی۔ جناب جی صاحبؒ (میاں عبیداللہ) جندا
وراثتی گھر ضلعے ہزارہ دے مٹ ہور قصبے بالاکوٹے دے نزدیک ہکیس گراں وِچ آسا فیض
حاصل کرنے واسطے کنیاں شریف پہنچے ہور چلہ کشی ریاضت ہور مریداں وِچ شامل ہونے
دے بعد میاں نظام الدین صاحبؒ ہوراں دی ہدایت دے مطابق مجاہدات
وِچ مشغول ہو گئے۔ ہور آخر کار پیر ہور مرید تن جلد ہی دوہتے کو سیان کھدا
آخر حضرت میاں نظام الدین صاحبؒ ہوراں باباجی صاحبؒ کو خلافت دتی۔ ہور اپنا

Marfat.com

تمہیں رغبتِ طلب تو ہوتی ہے مگر حصولِ مقصد کے اسباب کہاں ہیں - اضطراب کہاں چشمِ نمناک کہاں، آہِ سرد کہاں ! ہائے - اس کلام میں دردمندی اور سوز و ساز کی طرف ایما فرمایا گیا ہے مگر ایسا شخص چاہیئے جو کار افتادہ اور گرفتارِ بلا ہو تاکہ اُس کلام سے کچھ ریزہ چینی کر سکے -

ہمیشہ اپنے احوال کا تجسّس و تفحّص کرتے رہو اور اپنے مزید نفع و نقصان سے غافل نہ رہو - اگر مقصود سے دامن خالی ہے تو خیر دردِ طلب ہی سے دامن پر کر لو اگر جوانمردوں کی طرح معرکہ میں حملہ آور نہیں ہو سکتے تو خیر مردوں کی طرح نعرہ ہی مارو - اگر گریہ نہیں آتا ہے تو خیر رونے والوں کی سی صورت ہی بناؤ ؎

گر یار نمی کند قبولت   خود را بہ ستم بہ زلف او بند

اگر کار برعکس ہے تو بھی ہمّت نہ ہارو اُسی کے دروازے پر ڈھئی دے کر بیٹھ جاؤ - بت پرست کو نہیں دیکھتے کہ بیچارے کا محبوب گم ہو گیا ہے مگر ایک پتھر سے صورتِ محبوب تراش کر اپنے وہم میں محبوب ہی کو حاضر و شاہد تصوّر کر رہا ہے، تم بھی کیوں نہیں ایک وجدان پیدا کرتے اور اپنے محبوب کو حاضر و ناظر جانتے، جس طرح بُت پرست پتھر کی مورت سے فیضیاب ہو رہا ہے تم بھی ضرور بالضرور اپنے تصوّر یار سے مستفید ہو گے - درحقیقت اس تصوّر سے بھی ایک فیض پہنچتا ہے جو عالمِ حقیقت ہی سے نازل ہوتا ہے - حسین منصور نے انا الحق کہا اور بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے سبحانی ما اعظم شانی کہا - نہ وہ حق تعالیٰ تھے اور نہ یہ ذاتِ سبحانی لیکن آفتاب و ماہتابِ حقیقت اور شمعِ انوارِ الوہیت کا ایک پرتو پڑا تھا جو ایسے کلمات بولنے لگے - اسی طرح کا ایک پرتو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی پڑا تھا جب کوہِ طور پر تجلّی ہوئی، حضرت موسیٰ کی نظر اس پر پڑی تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے فخر موسیٰ صعقا - جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تبت الیک گو اسے دیکھا نہیں اور عکس ہی عکس کے مشاہدہ پر ہوش

Marfat.com

خلیفہ بنا کے حکم دتا جے ریاست جموں کشمیر دیاں دیہاتاں وچ اللہ دا پیغام
پہنچنے دا کم شروع کرو۔

ہک اہم ترین ہور قابل غور مسئلہ ۔ حضرت جی صاحبؒ دی شاعری: اوہ زبان جس وچ اُنہاں شاعری کیتی۔۔!

جی صاحبؒ دی شاعری دا موضوع خداتعالیٰ دی حمد ہور رسولؐ دی نعت ہور اولیاء اللہ دی منقبت محبت تہ اسلام دی تابعداری ہے۔ اس موضوع کو جی صاحبؒ ہوراں مختلف وقتاں وچ مختلف طریقیاں نال ادا کیتے دے۔

گوجری زبان جی صاحبؒ ہور دی مادری زبان آسی ہور فارسی زبان اُندے وقت وچ تعلیمی زبان آسی جس کو اوہ جاندے آسے ہور لکھ بھی سکدے آسے پر اُنہاں دوناں کو چھوڑ کے جی صاحبؒ ہوراں اپنے دے دیاں خیالاں تہ جذباتاں دا اظہار کرنے واسطے "ہندکو" یا "ہندکوہی" پہاڑی زبان کو ترجیح دتی تاں جے اُندا پیغام زیادہ لوکاں تک پہنچ سکے۔ اس طریقہ کار دا اُندی زندگی وچ ہی بہت بڑا فائدہ ہویا۔

حضرت بابا جی صاحبؒ دی تعلیم ہور ذات تھیں متاثر ہونوالیاں وچ ہزارہ، مظفرآباد، پونچھ۔ میرپور ہور راجوری دیاں ضلعیاں دیاں بسنیکاں دے علاوہ ریاست جموں وکشمیر دیاں دوجیاں ضلعیاں دے بسنیک ہور تمام اوہ لوک جندی زبان پہاڑی ہے، شامل ہین۔ ہور کئیاں بے اُنہاں ضلعیاں وچ بسنے والے گوجر بھی اپنی مادری گوجری زبان دے علاوہ پہاڑی زبان بولنے ہور سمجھنے وچ کوئی دقعت محسوس نہیں کردے۔ اس واسطے جی صاحبؒ دا کلام ملفوظات اُندیاں سی حرفیاں ہور باراں ماہ پڑھنے ہور سمجھنے وچ اُنہاں کو بھی کوئی دقعت محسوس نہیں کردے اس واسطے جی صاحبؒ دا کلام ملفوظات اُندیاں سی حرفیاں ہور باراں ماہ پڑھنے

Marfat.com

میں نہ رہے مگر رجوع اسی طرف کیا اور ہر شئے کو دل سے دور کرکے اسی کے ہو رہے۔

یاد رکھو کہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو کیا ہوا وہ تو تمہیں دیکھتا ہے ان لم تکن تراہ فانہ یراک اگر تمہارا بھی وہم دوری دور ہو جائے اور قرب حقیقی کا تصور جم جائے تو عجب نہیں کہ تم بھی اپنے دل کو ماسوی سے خالی کرکے اسی کے ہو رہو اور تبتل الیہ تبتیلا کے مصداق بن جاؤ۔ کسب یہی ہے اور راہِ وصول یہی ہے، یہی سنت اللہ ہے جو عام راستہ ہے اگرچہ اس کے علاوہ ایک موہبت کا بھی راستہ ہے۔ مثلاً تم نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا، پیاسے کو پانی پلایا۔ تمہارا یہ عمل قبول فرما لیا گیا اور بارگاہِ وہاب مطلق سے بلا کسب ایک نعمت نصیب ہو گئی تو بھی یہی تصور و تخیل دل میں متمکن کیا جائے گا اور اس سے فیض پہنچے گا۔

قیامت میں جب اہلِ جنت داخلِ جنت ہو چکیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ اور بھی کوئی آرزو ہے۔ وہ کہیں گے جس قدر ہم چاہتے تھے اس سے بہت زیادہ مل گیا۔ اللہ جل شانہٗ فرمائے گا کہ نہیں ابھی ایک تمام نعمتوں کی نعمت باقی ہے یعنی میرا دیدار۔ یاد رکھو کہ معشوق خود عاشق کا خواہاں ہوتا ہے مگر اس کی غیرت یہ چاہتی ہے طلب عاشق ہی کی طرف سے ہو۔

یہ مسلّم ہے کہ بندہ اللہ جل شانہٗ کو خواب میں دیکھ سکتا ہے۔ رویۃ اللہ فی المنام جائزۃ سب علما یہ پڑھتے اور جائز سمجھتے ہیں، حیرت تو یہ ہے کہ مسائل حیض و نفاس کی تحقیقات میں وہ اپنا زیادہ وقت صرف کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں مگر رویت محبوب کا اندوہ کبھی انھیں بے قرار نہیں کرتا اور اس آرزو میں سوتے وقت کبھی آنکھ نہیں موندتے نہ آہ سرد ان کے منہ سے نکلتی ہے اور نہ ایک آنسو ان کی آنکھ سے ٹپکتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

ہور اہ سمجھنے بچ اُنہاں کو بھی کوئی مشکل پیش نہیں آیندی ۔

زبان دے متعلق جی صاحبؒ دے طریقہ کار تھیں ایہہ سبق نکھیندے ۔ جے اصل مقصد کسے زبان دے الفاظ ہور اُس دی لغت نہیں بلکہ دراصل مقصد پیغام ہور مفہوم ایں جس کو زیادہ تھیں زیادہ لوکاں تک پہنچانا ہی نصب العین ہونا چاہیدے ۔ کیناں جے اس ریاست ہور سدیاں آساں پاساں دیاں علاقیاں بچ بسینک لکھاں لوک جنہاں کو حضرت جی صاحبؒ ہوریں غفلت دی نیندری تھیں جگالنا چاہندے آہے زیادہ تھیں زیادہ تعداد بچ پہاڑی زبان دے ذریعے ہی اُندیاں پاک خیالاں تھیں باخبر ہو سکدے آہے ہور فیض حاصل کر سکدے آہے ۔ اسواسطے جی صاحب ہوراں پہاڑی زبان کو ہی گوجری ہور فارسی زبان نہ ترجیح دتی ۔ تاریخی شخصیتاں دے کم ہور کارنامے اُندی ذات نال عقیدت رکھنے والیاں واسطے سبق ہور ہدایت دی حیثیت رکھدے ہین ۔ قوماں کو بیدار کرنے واسطے جہڑے لوک اپنیاں زندگیاں وقف کردے ہین ۔ اُنہاں واسطے اُنہاں واقعیاں بچ درس عمل ہور سرمہ بصیرت دے بیش بہا خزانے چھپے دے ہین ۔

حضرت جی صاحبؒ ہوردی زندگی تھیں اساں کو جہڑا اک ہور بڑا سبق حاصل ہوندے اوہ ایہہ ہے جے کسے پسماندہ ہور پچھڑی دی آبادی کو کدے جگالنا ہور دینی دنیاوی کماں بچ اپنیاں جنگاں نے کھلیہار کے اگے جلینا ہور ترقی دیاں منزلاں طے کرالنا چاہندے ہو تاں فراخی زندگی دا معیار اُنہاں ہی لوکاں جیا رکھو ۔ اوہی کھاؤ جہڑے کجھ اوہ کھیندے پیندے ہین ۔ اوہی لاؤ ہنڈاؤ جے کجھ اوہ لیندے ہین ۔ ہجیاں ہی گھراں کوٹھیاں بچ رہائش اختیار کرو جہڑی اندے رہنے دے طبقے کو حاصل ہو سکدی ہے ایہی رستہ ہاتے حضرت جی صاحبؒ ہوراں گراں بچ زندگی گزار تے، زمیاں

Marfat.com

فائدہ ۴۳

انوارِ غیبی۔ طلبِ محبتِ الٰہی کے بیان میں

جب آئینۂ دل طبیعت کے زنگ اور بشریت کی ظلمت سے پاک و صاف ہوجاتا ہے تو اس میں انوارِ غیبی کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔ شروع شروع میں یہ انوار تجلی کی چمک کی طرح آتے جاتے ہیں پھر جتنی جتنی قلب میں صفائی بڑھتی جاتی ہے ان میں قوت آتی جاتی ہے اس کے بعد چراغ شمع اور آگ کے شعلوں کی طرح یہ چمک نظر آتی ہے۔ یہ سب ارضی انوار ہوتے ہیں جن کے بعد ستاروں چاند اور سورج کی چمک کی طرح کچھ انوار نظر آتے ہیں۔ یہ علوی انوار ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی کبھی ایسی روشنی ہوتی ہے کہ ہزاروں چاند اور سورج ان کے آگے ماند ہوتے ہیں۔

جو نور کہ بجلی کی چمک کی طرح ہوتا ہے وہ اکثر و بیشتر وضو اور نماز کی برکت سے ظاہر ہوتا ہے اور جو چراغ و مشعل کے نور کے مانند ہوتا ہے وہ یا تو ولایتِ شیخ یا نبوتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رونما ہوتا ہے۔ قندیل یا مشکوٰۃ کی طرح جو نظر آئے تو وہ بھی یہی نور ہے لیکن جو نور کہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کے مانند ہوتا ہے وہ رُوحانیت کا نور ہے، جس قدر دل میں صفائی ہوتی ہے اسی قدر اس نور میں تابش ہوتی ہے۔ اگر ماہِ تمام نظر آئے تو سمجھا کہ آئینہ دل صاف ہوگیا جتنی چاند میں کمی ہوگی اسی قدر صفائی قلب

ﮯ ماخوذ از مکتوبات (۴۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ جو قاضی علم الدین بہرو چی کے نام ہیں۔

Marfat.com

وِچ ہل باھی کرنے، مال بچھ پالنے ہور زندگی دیاں دوجیاں چیزاں ہیبا کیتے واسطے اوہی طریقے اختیار کیتے جیڑے اُنہاں پہاڑاں وِچ دُور دراز دیہاتاں وِچ لیسنے والیاں لکھاں پہاڑیاں ہور گجراں وِچ لبھ سکدے آسے۔ اس طراں اُنہاں پسماندہ آبادیاں واسطے حضرت جی صاحبؒ ہور دا وجود ہر قسم دیاں دینی ہدایتاں ہور دنیاوی کماں وِچ ہک جیندی جاگدی مثال بن گیا۔ ہر شخص جس کو حضرت جی صاحبؒ ہوراں دا تھوڑا جتنا قرب بھی حاصل ہو گیا۔ اس تیں اپنی زندگی واسطے جی صاحبؒ دی حیاتی دے فلسفے کو سمجھنا مشکل نہیں ایں۔

لاروی۔

نالہ سندھ سونہ مرگ تھیں کنگن ہور گاندربل دا ہرو بگدیاں ہویاں کنیاں دیہاتاں دیاں زمیاں باڑیاں ہور باغاں کو سِگ کے ہور آبخاز جہلم دا ہتھ پھڑ کے دریائے جہلم دا سجا ہتھ بن گیندے۔ اسی سندھ ندی دے سجے ہتھ ”لار“ ناں دا شہور گراں آباد ہے۔ آکھدے ہین ”لارک“ ناں دے رلے ہیں ”لارک پور“ دے ناں نے جیڑا شہر بسایا آسا۔ موجودہ لار اسی دی یادگار ہے مغلیہ دور وِچ وادی کشمیر پرگنیاں تے تقسیم کیتی گئی دی آسی۔ گاندربل تھیں سونہ مرگ تک ہک وحدت آسی جس کو ”پرگنہ لار“ آکھدے آسے۔ اس طراں ایہہ سارا علاقہ لار دے ناں نال یاد کیتا گیندا آسا۔ جد و حضرت خواجہ عبداللہؒ ہوراں اپنے مرشد جناب میاں نظام الدین کیانیؒ دے حکم نال وانگت دے گراں وِچ بسیرا اختیار کیتا ہور اس کو اپنا مرکز بنایا تے لوک اُنہاں کو لار والے حضرات بالار والے جی صاحبؒ دے ناں نال یاد کرن لگے۔ جی صاحبؒ ہوراں کو لو فیض حاصل کیتے واسطے اس ریاست دے ہر طرفو، پونچھ، راجوری، میرپور، جموں بھدروہ

Marfat.com

میں کمی ہو گی اور اگر سورج نظر آئے تو سمجھنا کہ یہ رُوح کے نور کا عکس ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ نظر آئیں تو گویا قلب و روح دونوں منوّر ہیں لیکن نورِ رُوح ابھی تک حجاب میں ہے۔ صورتِ خورشیدی ایک حجاب کی دلیل ہے ورنہ نورِ رُوح بے شکل و بے صورت ہے۔ کبھی کبھی صفاتِ خداوندی کے انوار بھی ان حجاباتِ روحانی و قلبی کی آڑ میں لمعہ افگن ہوتے ہیں۔ یہ انوار خود بتاتے ہیں کہ کس عالم کے ہیں۔ جان میں ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے اور یہی ذوق ان کی معرفت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ الفاظ میں یہ شے ادا نہیں ہو سکتی صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ صفاتِ جمالی کے انوار منوّر کر دیتے ہیں اور صفاتِ جلالی کے انوار میں سوزش ہوتی ہے۔ یہ مُحرق ہوتے ہیں نہ کہ مشرق، اگر تمہیں یہ انوار کچھ نظر نہ آئیں تو بھی روا ہے مزے کرو۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب دل پورے طور پر مصفّا ہو جاتا ہے تو بمقتضائے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ اگر آدمی خود اپنے اندر نظر ڈالتا ہے تو اسے سب حق ہی حق نظر آتا ہے اور اگر باہر نظر ڈالتا ہے تو بھی سب حق ہی حق نظر آتا ہے۔ حق تعالےٰ جل شانہٗ کا نورِ مبارک رُوح کے نور پر عکس افگن ہوتا ہے اور مشاہدہ بھی ذوق کے ساتھ ہوتا ہے لیکن جب بغیر روحی و قلبی حجاب کے نورِ حق تعالیٰ مشہود ہوتا ہے تو بے رنگی و بے کیفیتی، بے حدی اور بے مثلی نمایاں ہوتی ہے۔ تمسک تمکین کا لوازمہ ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں طلوع ہے نہ غروب نہ یمین ہے نہ یسار، نہ فوق نہ تحت، نہ مکان نہ زمان، نہ قرب نہ بُعد، نہ شب نہ روز، نہ عرش نہ فرش اور نہ دُنیا نہ آخرت۔ یہاں پہنچکر قلم ٹوٹ جاتا ہے۔ زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ عقل خبط اور فہم و علم گُم ہو جاتے ہیں۔ دیکھو عجُب و خود بینی سے بھاگتے رہنا۔ مقامِ بُعد میں رہ کر حسرت نایافت میں گھلنا بہتر ہے مگر مقامِ قرُب میں پہنچکر عجُب یافت میں مبتلا ہونا بہتر نہیں اس لئے کہ عجُب مقدمہ زوال ہے خبردار اس مقام کی دوری اور ہولناکی سے خاطر میں

Marfat.com

دوڈوہ، کشتواڑ، مظفرآباد، اوڑی، کرناہ ہور ضلعے ہزارے، بالاکوٹ کاغان وغیرہ
دیاں دُور دراز علاقیاں تھیں نیز پہلے تے لوک ہفتہ ہفتہ سفر کر کے ایندے آسے
ہور با ہی آکھدے آسے نے اسیں لاروالے جی صاحبؒ دی خدمت مجلس رہیاں
ہور وانگرت داناں بجو بعض ہی کوئی کہندا آسا۔ جناب جی صاحبؒ دے تعلق نال
لارہ ہور پرگنہ لارو وی مشہوری ہوندی رہی ہور لوک حضرت جی صاحبؒ کو
لاروالے جی صاحبؒ دے ناں نال ہی سیانن لگے جیسطرح جی صاحبؒ دا خطاب آندی
شخصیت دا ترجمان بن گیا۔ ہور اُندا اصلی ناں مبارک میاں عبیداللہ اس خطاب
دے چھاملے بچ اسطراں چھپ گیا ہے جے سو بچوں دس آدمی بھی ایہہ نہ
جاندے آسے نے حضرت جی صاحبؒ ہور دا اصلی ناں عبیداللہ ہے۔ اس
طراں جی صاحب دی بیٹھک وانگت داناں بھی لاردے ہی چھاڑے بچ
چھپ گیا۔ ہور کسے دا ذہن آس پاس بمشکل ہی طرداآسا بے وانگت ناہور
لاردا الگ وجود ہین۔ حقیقت بڑیاں ہستیاں دی پُرنور چمک تھمک
دی ایہہ بھی ہک اجی خصوصیت ہوندی ہے۔ عوام دا مطمع ذہن پڑیاں بڑیاں
حقیقتاں کو بُھل گیندے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ دی بڑی خصوصیت ایہہ ہے نے
اس بچ دین دی پابندی ہور قرآن نہ سنت دی تابعداری لازمی ایں۔ فقہی مسئلیاں
بچ اس سلسلے دے بزرگ عام طور تے امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ دا اتباع
کردے ہین۔ اس واسطے حضرت جی صاحبؒ بھی نقشبندی مجددی نہ حنفی آسے
اس سلسلے دیاں کیناں خصوصیتاں بچوں ہک ایہہ بھی ہے نے اپنیاں ہتھاں
کمائے خود بھی کھینا ہور اپنے عیال کو بھی کھوالنا۔ ہور مرید جیڑی نذر نیاز پیش
کرن اوہ لنگر بچ پکائے اپنے گیسنے والیاں کو کھوالنا ہور جمع نہ ہون دینا جی صاحبؒ

Marfat.com

کوئی فتور و نفور پیدا نہ ہونے پائے کہ تم چھوڑ چھاڑ کر راہِ فرار اختیار کرو۔ یہ خوف صرف لکھنے اور کہنے میں آتا ہے در حقیقت مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

نومیدی کسی حال میں جائز نہیں۔ یہاں کا رب بے علت ہے۔ بہت سے ایسے ہوئے ہیں جنہیں بت کے سامنے سے اُٹھا کر طرفۃ العین میں حتیٰ کہ بت کے سامنے سجدہ گاہ ابھی گرم ہی تھی کہ انہیں تمام ملک و فلک سے آتا آگے پہنچا دیا ہے کہ جن و انس و ملک انہیں لوٹانا چاہیں تو کچھ نہ کر سکیں اور حیران رہ جائیں اور کہیں ان کا نشان بھی نہ پائیں اور کہیں کہ یہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ملتا ہے کہ کارسازِ حقیقی فعال لما یرید ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ کوئی اس سے جواب طلب کرنے والا نہیں۔ اس بارگاہ میں نہ چون و چرا کی گنجائش ہے اور نہ سبب و علت کو دخل ہے۔

اے برادر حق تعالیٰ تمہیں اپنا طلب گار بنائے۔ وہی صاحب دولت کی منتہا اور مرجع ہے شروع ہی میں الست بربکم کا تم سے عہد لے کر اسی نے تمہاری طینت روحانیت اور ذرۂ انسانیت پر اپنے نور کی بارش فرمائی اور جرعہ جام الست پلا کر تمہیں ایسا مزہ چکھا دیا کہ وہ کبھی زائل نہیں ہو سکتا۔ اسی مزے میں تمہاری حیات ہے۔ وہ نور مبارک ہمیشہ اپنے مرکز اور معدن کی طرف رجوع ہوا کرتا ہے اور اس عالم سے الفت نہیں رکھتا ہے

عشاق تو از ازل چو مست آمدہ اند سرمست ز بادۂ الست آمدہ اند

پروانہ صفت عشاق بڑے جانباز ہوا کرتے ہیں روزِ الست ہی ان کی گردن میں جذبۂ الوہیت کی کمند ڈال دی گئی ہے اور اب تو پر و بال اکر سرادقات جمال اور شمع جلال کے گرداگرد اتنی پرواز کرتے نظر آتے ہیں کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ من تقرب الی شبراً تقربت الیہ ذراعاً ایک جذبۂ حق نے جس کی شان یہ ہے کہ جذبۃ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین انہیں کنارِ وصل تک پہنچا دیا ہے اور یہ آواز آ رہی ہے کہ تو کب تک ہماری ہوائی ہویت میں ان پر و بال سے

Marfat.com

دے مرشد حضرت میاں نظام الدینؒ ہوریں اپنی زمی باڑی پچ خود ہل ماردے نگو ہا مشلدے آسے ہور اپنے مالے واسطے اپنیاں ہتھاں کہاہ کپدے آسے۔ ایہی طریقہ حضرت جی صاحبؒ ہور دا بھی رہیا نے ایہی وجہ ہے جے انہاں بزرگاں نال عقیدت رکھنے والے بھی مل بجھ رکھنیا ہور زمی باڑی کو ذریعہ معاش بنینا نیکی دا کم سمجھدے آسے ہور اپنے ہتھے دی کمائی نال عیال دی پرورش سخاوت ہور خیرات کو عبادت سمجھدے آسے۔

حضرت جی صاحبؒ ہوراں اپنی زندگی پہاڑاں پچ پھر پھر کے تبلیغ کرنے پچ گزاری۔ کدے کدے تے اوہ کرناہ ہور دراوے دیاں پہاڑاں پچو لنگھدے کنیاں شریف اپنے مرشد دی خدمت پچ گیندے آسے۔ ہور اینہ دیاں گیندیاں جائی جائی ٹھہر کے لوکاں کو فیض پہنچیندے رہیئے۔ پر زیادہ تر انہاں دے دورے دا سلسلہ لار تھیں راجوری، پونچھ ہور جموں صوبے دیاں باقی علاقیاں پچ رہیا۔ لارے دی طراں پونچھے کو بھی انہاں سِن کہر بنیا کہدا آسا۔ جی صاحبؒ ہوراں کولو فیض حاصل کرنوالیاں لوکاں پچو راجوری پونچھ دیاں بستیاں دی اکثریت آسی۔ جد حضرت جی صاحبؒ ہوریں پندرہ شعبان اشب برات ۱۳۴۵ھ کو دنیا فانی تھیں رخصت ہوتے تے اُس ویلے تکر اُنہاں دے پچ سارے خلیفے تیار ہو گئیے دے آسے جنہاں سِن جی صاحبؒ دے مشن کو اگے چلایا حضرت جی صاحبؒ دے سب تھیں بڑے خلیفہ ہور سجادہ نشین اُنہاں دے فرزند الحاج میاں نظام الدین صاحبؒ گزرے ہین۔ جنہاں دا حضرت جی صاحبؒ دیاں سیاں خلیفاں، ہور دیاں وا تیہاں رتبیا ہیں۔ نظام الدینؒ ہوراں سِن جی صاحبؒ ہوراں دی تعلیم ہور تربیت تھیں پورا پورا فائدہ حاصل کیتا آسا ہور اوہ اپنے والد بزرگوار حضرت جی صاحبؒ دے پورے پورے جانشین ثابت ہوتے ہور کافی عرصے تکر اُنہاں دے مشن کو کامیابی نال چلیندے رہیئے۔

Marfat.com

طیرانی کرتا رہے گا۔ اب آشیانہ والذین جاھدوا فینا میں قرار لے تاکہ سنتِ لنھدینھم سبلنا کے مطابق اپنے انوار کے شعاع سے ہم ایسے پروبال کرامت فرمائیں کہ سر یھدی اللہ لنورہٖ من یشاء تجھ پر کھل جائے۔

اے برادر! یہ ہار بد دل نہ ہونا کیونکہ ہوائے لطف چل رہی ہے اور وہ اُفتادہ لوگوں ہی کی تلاش میں رہتی ہے۔ کیا تم نے یہ نہیں سُنا کہ سات سو ہزار برس ملکوتِ سجادۂ طاعت کے سالکوں اور خانقاہ عصمت و صلاحیّت کے تکیہ نشینوں نے متکۂ عزت سے کمر کو سہارا دے کر یہ کہنا شروع کیا تھا کہ "کار ما داریم" ہم نے خدمت کی ہے کہ ناگاہ بادِ لطف چلنے لگی اور آب و خاک کے ڈھیر کو جو قدموں تلے پڑا ہوا تھا اٹھا کر کھڑا کر دیا اور ندا دی کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ ملائکہ نے عرض کیا ہمیں اس کے فتنہ و فساد جھیلنے کی طاقت نہیں ارشاد ہوا لیس فی الحب مشاورۃ ہمیں اس سے الفت و محبت ہے اور الفت و محبت میں کسی مشورہ کی ضرورت نہیں۔ ع

"با تو چہ گویم کہ تو مجنوں نہ"

تمہارے دروازے پہ بھیجیں تو تم رد کر دینا۔ تمہارے ہاتھ فروخت کریں تو تم مت خریدنا۔

اے جانِ برادر! طلب میں محکم و مستقل رہو۔ اس راہ میں اپنے گناہوں پر نظر ڈالنا اور مایوس ہونا نہایت برا کام ہے مگر ان میں مبتلا ہونا بھی سخت شنیع ہے۔ جس کسی سے عداوت ہوئی ہے تردامنی سے ہوئی ہے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ دستارِ خواجگی سر پہ رکھ کر یہ کام کسی سے نہیں ہو سکتا خود اپنے باپ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو۔ چلہ کی ابھی صبح ہی ہوئی تھی کہ آنکھ کھلتے ہی جمال عشق پر نظر پڑتی ہے۔ یہ نگاہِ عشق جنت میں بھی انھیں آرام لینے نہیں دیتی۔ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ قدم جو مسافرانہ اور سالکانہ ہے بہشت میں رہ کر گرفتار بندش نہیں رہ سکتا اور عشق و محبت کا یہ سر پُر خمار جو ہمیں ملا ہے وہ تاج کا بار نہیں اُٹھا سکتا۔ ہمیں الف کے مانند قد عطا ہوا ہے اسی طرح ہمیں آزاد رہنا چاہیئے۔ علل و اسباب اور حشم و خدم

Marfat.com

میاں نظام الدّین رحؒ ہوراں دی وفات دے بعد اس سلسلے ہور اس گدی نال وابستہ حضرات نُوں میاں بشیر احمد صاحب ہوراں کو سجادہ نشین بنایا ہے۔ میاں بشیر احمد صاحب بذات خود بڑیاں خوبیاں دے مالک ہین، پر سیاست حضرہ نُوں فی الحال اُنہاں کو آپے داہر ضرورت نہیں زیادہ جھک کہدے دے۔ بہر حال اُمید کردے ہاں نے ہک وقت ایسی جدو اوہ اُنہاں کنڈیاں والیاں جنھاں نہیں ایہہ پلا چھڑکا کے اپنے اصل فرض داہر پوری توجہ دینے تے لک بنھ گھنسن ہور حضرت جی صاحبؒ دا مشن فِر کھوار اپنی پوری جمک دمک ہور رونق تے آگیسی۔

Marfat.com

کو آگ میں جھونک دینا چاہیئے۔ یہ کہکر ایک عاشقانہ نعرہ مارتے ہیں اور لبیک کہہ کر بہشت بہشت کو وداع کرتے ہیں، جب تک جنت میں رہے تاج بر سر و خلعت در بر بقربان بارگاہ کی طرح رہے۔ جب وہاں سے نکل کر عشق و عاشقی کی راہ اختیار کی تو ستر عورت کے لئے بھی درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ ملا مگر آدم کے ذرہ ذرہ سے یہ نعرۂ عشق بلند تھا ؎

اے قبلۂ حقیقی بنمائے رُخ کہ مارا بگرفت دل بکلی زیں قبلۂ مجازی

ہاں بہشت کے درختوں کے زیر سایہ عشق کے سبق کے تکرار نہیں کی جا سکتی اس کے لئے شارستان ابتلا میں گھر بنانا چاہیئے اور دیرستان بلا میں عمر بسر کرنی چاہیے۔ محبت میں بلا ایسی ہی ہے جیسے کہ دیگ میں نمک۔ بغیر اس کے مزہ ہی نہیں معلوم ہوتا۔

جو صاحب جمال کہ اپنے عشق پر ناز کرتا ہے وہ دادِ جمال نہیں دیتا۔ دادِ جمال دینا تو یہ ہے کہ کل جب یہ خطاب آئے کہ ہماری طرف نظر کرو تو یہ کہے کہ ایسے جمال مبارک پر مجھ جیسے کا نظر ڈالنا! یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں میری نظر کہاں یہ جمال جہاں آرا!!

اے برادر جس روز کہ بساط محبت بچھائے اسی روز تمام مرادوں کو آگ لگا دے۔ سالک اوّل حضرت آدم صفی صلوات علیہ نے سو برس خون جگر منہ پر ملا۔ حضرت نوح جیسے برگزیدۂ بارگاہ کے جگر پر یہ تیر پڑا کہ انہ لیس من اهلك۔ خلیل اللہ جیسے پیغمبر پر جسے خلعت خلت عطا ہوا تھا نمرود طاغی کو مسلط فرمایا گیا۔ یوسف علیہ السلام کو مصر کے بازاروں میں چار سو پھرا کر غلاموں کی صف میں کھڑا کر کے چند کھوٹے درہموں پر بیچ ڈالا۔ زکریا کو آرہ سے دو پارہ کیا۔ ایوبؑ کو سالہا مرض سرطان میں مبتلا رکھا۔ حضرت موسیٰ جیسے کلیم اللہ کو لن ترانی کا چرکا لگایا۔ یہ سب کچھ عشق و عاشقی میں سزا وار ہے اور ہوا کرتا ہے ؎

حسن را قاعدہ جور است نہ تنامی دانم باکہ کردی کہ بہ مسعود وفا خواہی کرد

اے برادر یہی مقصود ہونا چاہیئے۔ مرد کو چاہیئے کہ یہ کہے یا جان جائے یا مقصود ہاتھ آئے ؎

Marfat.com

جناب باباجی صاحبؒ دی بالاکوٹ تھیں ہجرت

میاں محمد یاسین صابری

ہجرت دا لفظ جہاد تھیں نکلیا اے۔ جہڑے لوک اللہ تبارک و تعالیٰ دے راہ وچ صرف نورِ اسلام دی روشنی کھنڈاون واسطے اپنا آبائی وطن چھوڑن ہور دوجیاں ملکاں وچ بود باش اختیار کرن اوہناں نوں مہاجر آکھے گیندے۔ تاریخ اسلام وچ سب تھیں وڈی ہور اہم ہجرت آں حضرت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں مکے شریف تھیں مدینے شریف وچ فرمائی اے۔ جتھوں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں دنیا بھر وچ باضابطہ طور دین کھلارنے دا کم شروع کیتا۔

پیغمبراں دے پاک مشن نوں چلاون واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سن علماواں ہور اولیاواں دا انتخاب کیتا۔ اولیائے کرام سن وی پیغمبراں دے اس سنت دی پیروی وچ اکثر موقعیاں اُتے اپنے وطن چھوڑے ہور دین دے نور دیاں لاٹاں اللہ دی اس زمین وچ جا جا کھنڈائیاں بھاویں جے اوہناں نوں اس عظیم کم وچ ہور بندگی وچ کنیاں ہی مشکلاں ہور مصیبتاں دے ڈھیر برداشت کرنے پیئے۔ ایستھیں علاوہ وی اس دنیا وچ جتنیاں ہجرتاں ہوئیاں اوہناں وچوں وی اپنی اپنی نوعیت دے مطابق

Marfat.com

یا بدست آریم سرے یا دراندازیم سر   یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

یہ مقصود گوہر شب چراغ ہے اور اس کی قیمت اسی لئے زیادہ ہے کہ یہ موتی دریائے خونخوار کی موجوں میں ملتا ہے۔ اس گوہر نایاب کے لاکھوں طالب ہوتے ہیں جو اس کے لئے جان فدا کرتے اور قعر دریا میں سر کے بل جاتے ہیں کہ کہیں سے اس کی مہک اور خوشبو ہی مل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص غافل وار یہاں قدم رکھے۔ صد ہزار بحر جلال کی مچھلیاں منہ کھولے منتظر ہیں کہ اگر کوئی غفلت و تردامنی کرے تو اسے نگل لیں تاکہ اس کے آنے جانے کا کسی کو پتہ ہی نہ لگے۔ کوئی غافل جب اس سمندر میں تردامن رہ کر قدم رکھتا ہے تو وہ لعین نہنگ قعر دریائے جلال جو اس بارگاہ کا دربان ہے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا تو شاید مجھے نہیں جانتا۔ میں وہ ہوں کہ آسمان اوّل کے سکّان مجھ سے تسبیح کے آداب سیکھتے تھے اور آسمان دوم کے سکّان مجھ سے تہلیل کے آداب حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح تمام دیگر آسمانوں والے میرے لئے مسند درس و تدریس بچھاتے تھے لیکن میں نے ان سب دولتوں پر لات ماری اور لعنت کا قشقہ پیشانی پر کھینچ کر شرع محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گلی میں آ بیٹھا کہ کسی تردامن کو یہاں دھنسنے نہ دوں۔ اب تو اگر جانا چاہتا ہے تو اخلاص کا تاج سر پہ رکھ اور چلا جا ورنہ میرے شکار بندوں میں تیری جگہ ہے۔

اے برادر یہ لعین کسی ایرے غیرے کم ہمت کمینہ خصلت کے لئے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کرتا۔ بڑا مغرور اور ہٹیلا ہے۔ جب تک کہ کوئی صدیق اس مملکت میں قدم نہیں رکھتا اور کوئی اصلی پاکباز ادھر نہیں آتا یہ لعین اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کرتا۔

53454

Marfat.com

کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور آسا۔ یک عام آدمی دی ہجرت اُسدیاں اپنیاں ضرورتاں یا صرف اپنے اہل عیال دیاں ضرورتاں تکر ہی محدود ہو سکدی ہے کیسے قبیلے دی ہجرت بھی اُس قبیلے دے محدود مفاد واسطے ہی ہوندی ہے۔ اِسنقیں علاوہ قحط سالی، تنگ دستی ہور رہن سہن دے شڈ باد سخیں تنگ آ کے بھی کئیاں لوکاں کو اصلی جا چھوڑ کے دوجیاں جاتیاں بیچ کچھ کے آباد ہونا پیا ہے۔ خاص کر ساں گوجراں تہ پہاڑیاں لوکاں دا سمه تاریخ ہجرت دیاں کہانیاں تال بھر پور ہے۔ ایہہ گل تے صاف ہے کہ سہل اپنا وطن چھوڑنے واسطے کوئی بہانہ بنا ہو سکدا۔ اگلیاں زمانیاں بیچ بادشاہاں تہ راجے مہاراجیاں سن بھی ملک تہ رعایا کو دوجیاں بادشاہاں یا راجیاں کو لوکھنے دا سے ہجرت کیتی ہور ملک فتح کیتے۔

کشمیر جیکو ولیاں تہ رشیاں دی دھرتی آکھیا گیندا ہے۔ اس بیچ جتنے بھی ولی اللہؒ گزرے ہین سارے ہی دوجیاں ملکاں تھیں آئے تہ اسلام دی تبلیغ کرد رہتے ہین۔ شاں دے طور تے شیخ نورالدین ولیؒ، حضرت شاہ ہمدانؒ، حضرت صادق شاہ قلندرؒ تہ حضرت بابا جی صاحب لارویؒ ہوراں دی طراں ہور بھی بڑ تعداد بیچ اولیاؤں مختلف علاقیاں تھیں آ کے کشمیر کو اپنا مسکن بنایا ہے۔

یالاکوٹ ضلع ہزارہ مانسہرے دا ایک سرحدی قصبہ ہے۔ اُتھے نکی نکی بستی والے گراں کو سنجوڑا آکھدے ہین۔ رقبے دے لحاظ نال بیہالوین تکی ج جا ہئی ہر اُتھے دی دین سن ایہہ گل ثابت کر گھدی ہے اوہ دھرتی بڑی تہ دیالو دھرتی گئی ہے۔ انہاں ۔جی ہزارے دے علمائے کرام، درویش، صوفی اولیائے کرام تہ شعرائے کرام ملک بیچ منے تر منے دے ہین۔ سنجوڑا بڑی عظمت تہ برکت دی دھرتی ہے۔ اس دھرتی سن روحانیت تہ تصوف دا درس ا معرفت دا دریا وگیا ہور بڑے بڑے لوک پیدا کیتے۔ "سنجوڑے" دے ناں

Marfat.com

فائدہ[1]

غفلت سے بچنے کے بیان میں

ایک گلخن تاب بادشاہ کے جمالِ جہاں آرا پر عاشق تھا۔ بادشاہ کو بھی اس کا علم تھا۔ ایک روز اس کی طرف سے بادشاہ کا گزر ہوا۔ عشق کی خلش اندر چھیڑ کر رہی تھی۔ بادشاہ نے باوصفِ علم دولت وسلطنت گلخن تاب کو دیکھنے کے لئے اس کے مکان پر نظر ڈالی مگر وہ حاضر نہ تھا۔ یہ نظر جب خالی گئی تو بادشاہ خجالت سے عرق عرق ہو گیا۔ پس اے غافل دعویٰ عشق مت کر یا تو اُسی کا ہو رہ۔ حاضر باش بن اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل مت ہو یا پھر لاف زنی نہ کر۔ مردِ حازم بن اور احتیاط برت۔ تو نہیں جانتا کہ ایک صیاد ایک تالاب پر سے گزر رہا تھا۔ وہاں اسے کچھ مچھلیاں نظر آئیں۔ اس نے کہا آؤ ان کا شکار کریں۔ کچھ مچھلیاں جو محتاط تھیں تاڑ گئیں اور پہلے ہی سے بھاگ گئیں۔ جو غافل تھیں وہ جال میں پھنس گئیں۔ حزم سے انھیں کو فائدہ ہوا جنہوں نے غفلت نہیں کی تھی۔ پس بندہ کو بھی چاہیئے کہ غفلت کو راہ نہ دے ورنہ دشمن کے پھندے میں پھنس جائے گا اور ہلاک ہو گا۔ یاد رکھو مخبرِ صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ قیامت آنے والی ہے اور کھوٹا کھرا، غافل و حازم سب ظاہر ہو جائیں گے لیکن قبل اس کے کہ قیامت آئے خدائے عزوجل نے دنیا کو دار الامتحان بنایا ہے۔ یہ دنیا عروسِ بیوفا اور فریبندۂ ابلہا

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۵) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ جو بعض مریدوں کے نام ہے۔

Marfat.com

تو بھی ساہجیانی ہئی ہوندی ہے نہ سدا ساہ، وچ تہ سنگت دا سبق ملدے۔ حضرت جناب
بابا جی صاحب لاروی ہوراں دی ولادت باسعادت دا شرف بھی بنجوڑے شریف کو
ہی حاصل ہویا۔ آپ ہوراں دا بچپن اتھے ہی بڑے سخت حالات وچ گزریا۔ یتیمی تے غربت
دے شکار بڑے تنگ احوال وچ پلے۔ نکی ہی عمری وچ جد دہجاں پورے بالغ بھی نہ ہوئے
آسے تے اپنے پیر روشن ضمیر حسنؒ اپنے مقدس سلسلے تے نالے جانشینی نہ معرفت دا سبق
دتا۔ بیعت نہ خلافت دے بعد آپؒ ہوراں کو ہجرت کرنے دا حکم ہویا۔ آپ ہوراں
کو آپ دے مرشدؒ لاڈ نہ پیار نال "فقیر صاحب" آکھدے آسے۔ فرمایا "فقیر صاحب سنت
نبویؐ بجا آنے واسطے تکو ہجرت ضرور کرنی ہے۔ ملوک کشمیر دا سیں کر کے آو۔ دسو کہجی دا ہے
کہڑی جا تکو پسند ہے" جناب بابا جی صاحبؒ ہوریں سخت متفکر ہوئے۔ وطن مڑ کے
کجھاں ڈہاں تھیں بعد بہادر دی اُت آسی کشمیر دا دورہ فرمایا۔ اُنڈی بکروال
برادری اُس ویلے بہکاں وچ مال چرانے کو ایندی آسی۔ حضرت بابا جی صاحبؒ ہوریں
بہلیاں بھی ہک دفعہ ہنہاں کول آتے اسے پر اس دا ایہ پیر مرشدؒ دے حکم نال ذاتے
نہ اس برادری کول پہنچے۔ راہ وچ حضرت ناراں لی صاحبؒ ہوریں ملدے آسے جیہڑے
آکھدے چلدے آسے "حضرت نسیں بیٹھو نہ اسیں چلے" جدکہ اوہ کشمیری زبان بولنے
والے آسے نہ کشمیری زبان دے بغیر ہور کوئی زبان نہ سمجھدے آسے۔ بہر حال جناب
بابا جی صاحبؒ ہوریں ذاگنت نالے وچ کیھارن بیلے وچ اُہناں بکروالاں دے ڈیرے
خاصے دیہاڑے رہے۔ ہک دیہاڑے بیٹھیں اودیگری دی نمازے دے وقت ہک
بڑے سارے پتھرے تے لیٹے دی چادر مبارک ذاتے نماز پڑھی تے خدا کرنا
جے اس چادرے تے گھٹنے گھٹنے نشان لگ گئے نہ لیکاں جنہاں چھکے گنباں
ہتھے نال کافی پوہنچیاں کہوڑیاں ہن نہ سفیاں نہ چادر مبارک ٹھپ کے رکھ کہدی
تہ کر کے بھا اپنے مرشد حضرت خواجہ نظام الدین کیانیؒ ہوراں دی خدمت

Marfat.com

ہے۔ مردِ عاقل و حازم کا شیوہ یہ ہے کہ اس طرف منہمک نہ ہو اور حق الحقیقۃ بقا کی طرف نظر رکھے اور زہد اختیار کرے۔ زہد ہی یارِ باوفا اور ہمنشین باصفا ہے، پس اگر بندہ حزم و زہد اختیار کرے گا، اور اپنے خالق سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو گا تو بس کامیاب ہو گا۔ فقد فاز فوزاً عظیما اور اگر اس کے برعکس ہے تو پھر اس کی ہلاکی و گرفتاری لازمی ہے اعاذنا اللہ منہا۔

Marfat.com

اقدس بچ گئیاں تشریف لیجے نہ سفر دا سارا حال بیان کیتا۔ چادر بھی دسی نہ انکساری
نال عرض کیتی "حضرت جنگل ہی جنگل ہے۔ اوپرے نہ پرلے تے لوک آندی بولی
بھی اوکھی ہے"۔ حضرت نہ کہیا "ہوریں چپ ہو کے سندے رہے نہ آخر جلال بچ آکے
فرمایا "جنگل بچ منگل ہوسی"۔ اپنے نہ برادری بھی زور ہوسی۔ بولی دی سمجھ
بھی آ گیسی۔ بلکہ اوہ لوک بھی توہڑی بولی بولدے ہن۔ شہر نہ بزار ہوسی"۔ فقیر صاحب ہوراں نے
مکو بنہ نہیہ پر اہیہ پتھر جس تے نماز پڑھدیاں تندی چادرے تے نشان لگے
دے ہینا۔ اسدے سامنے توہڑیاں بہکاں نہ ٹھوکاں ہوسن، توہڑیاں زمیاں ہوسن
نہ اس دے بالکل سامنے توہڑی قبر ہوسی نہ اسی جنگل بچ بادشاہ بھی توہڑے کول ایسن۔
حضرت جناب باباجی صاحبؒ ہوریں ایہہ ساریاں گلاں سن کے وطن واپس آ تے سیال
گزاریاں۔ تشریف بھی اینویں گیندے رہے نہ بہاندی دی رتی باباجی صاحبؒ
ہوریں نکے بچے فاقے نال کشمیر کو روانہ ہوتے۔ رخصت ہوندیاں ویلے
اپنے ماپیے نہ اجداد دی قبر مبارک برادری نہ وطن دا پیار یکدم چھوڑ کے چل گئیا
ایہہ کیفیت پیدا کردا ہے اوہ لفظاں بچ بیان نہیہ ہوندی۔ سنجوڑا، بیالیاں
سن بچ۔ بٹ کرڑاں، بھوگیوڈ نہ ہور تمانیاں۔ ایہہ سوہنے سوہنے ناں
نہ جا بیاں جہناں نال حضرت جناب باباجی صاحبؒ دے آباؤ اجداد دیاں یاداں
جڑیاں دیاں ہین آسطراں چھوڑیاں گیجھن۔ پر حضور نبی اکرمؐ دی سنت نہ پیر دے
حکم سن مجبور کر کے بنیادی مکمل کرائی۔ زبان نال نہ قبراں نکھیں بدھیا ہوتے
برادری نکھیں رخصت ہوتے قبلہ قاضی دادا صاحب (مولوی محمد عبداللہ صاحبؒ) ہوراں
سن اپنا بڑا بستر ماہڑتا بابا نال جولیا نہ آکھیا "تاحیات فقیر صاحب دا غلام بن کے
رہسیں۔ حضرت جناب باباجی صاحبؒ اللہ تعالیٰ دے حکم نال جڑا بظاہر پیر مرشد
دا حکم آسا۔ سنت نبویؐ دے مطابق اپنے پیر مرشد دی ہدایت دے نسخت

53473

Marfat.com

فائدہ[۶]

عقل وعشق واتباعِ شریعت وسنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

عقل مردوں کے لئے ایک بیش قدر چیز ہے مگر عشق وہ شئے ہے جو بڑے بڑے قلعے اور پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں آناً فاناً میں فتح کر دیتا ہے۔ عقل کہا کرتی ہے کہ خطرہ میں مت پڑو مگر عشق کہتا ہے کہ تم پرواہ نہ کرو۔

یہ عشق ہے اور یہ عقل، جن کی صفات حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بیان فرما رہے ہیں اور بڑے بڑے لوگوں کا بھی یہی قول رہا ہے۔ عشق ایک سہ حرفی لفظ ہے جس میں کوئی حرفِ علت نہیں۔ پس عشق جیسا ظاہر لفظ میں ہے ویسا ہی باطنی معنی میں علت سے خالی ہے۔ عشق کو علت سے کیا تعلق، جیسے کہ دیوانہ کو اس کی دیوانی حرکتوں سے پہچانتے ہیں اور شاعر کو اس کی ترکیبوں اور اشعار سے اسی طرح عاشق کو اس کے احوال سے شناخت کرتے ہیں۔ مجنوں سے کسی نے کہہ دیا کہ لیلےٰ مرگئی۔ بوجہ جنسیت عشق اس کے دل پر ایک تیر تو لگا مگر وہ لیلیٰ کے دروازہ پر آکر لیٹ گیا گویا کہ قیلولہ کر رہا ہے۔ اس کی لیلیٰ نہیں مری تھی اس کے فکر اور اندیشہ میں وہ اسی کے پاس موجود تھی۔ اسی طرح تم بھی فکر و اندیشہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو، درحقیقت تمہیں بھی ایسا ہی نظارہ نصیب ہوگا۔

تا چند دولابہ ایں و آں آویزی   انگاہ کہ مرد شوی زینہا خیزی

---

[۱] ماخوذ از مکتوب ۲ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ جو بعض مریدوں کے نام ہے۔ ۱۲۔

Marfat.com

مختصر جیہے قافلے کو کہن کے اپنے پیارے وطن کو چھوڑن لگے۔ دے وچ یاداں نہ دکھاں دی پنڈ کلی جاں ہور اللہ تعالیٰ دی ذات تے توکل کر کے ٹُر پیے۔ وطن تھیں کہن کے وانگت تشریف نکر بخیر و عافیت تشریف کہن آتے تہ لامن" وچ سبھاڑ خاندان دے ہی جنے جکو "مینا کا کا" آکھدے آسے شن اپنے ہک ٹھارے وچ جادتی ہور حضرت جناب بابا جی صاحبؒ ہوراں اُتھے ہی رہ کے اس جائی دی ڈھونڈھ شروع کیتی جتھے دا حکم آسلہ بالکل اس پتے رہتھرے) دے سامنے گھنیاں بوٹیاں دی جھاں آسی مال جبر کے بہندے آسے، جو نیری پھلواڑی دے نیز گرد مست خوشبوئی والے پھل کھل کے خیرے کدوں تھیں اپنے والے منزمانے دی اڈیک وچ آسے۔ جناب بابا جی صاحبؒ ہوراں کو اوہ جبالپسندا سی تہ آباد کرنی شروع تا کر چھوڑی پہلے ترے سال "لامن" ہی وچ رہ کے اپنے لسنے رسنے دا سمیاں ہتیا کیتا۔ اتنے جبر اوہ لوک (برادری) سبھی وچ آتے۔ پھلواڑیاں شن اپنی پھلاں والی جھول پٹلی کرنی شروع کیتی تہ اوہ جا جس شخصیت دی امانت آسی۔ اللہ تعالیٰ دے حکم نال آسدے پھیر دتہ ہونی شروع ہوگئی۔ اس جائی دے بارے وچ کدے حضرت صادق شاہ قلندرؒ ہوراں شن ایہہ پیشنگوئی فرمائی آسی جے "اس پلے دی ہور مسکو وچ لپستدا ہے۔ ملس اُس باسے کچھ جدا ہر اوہ جا کسے ہور بن غنی دی ہے" تہ حضرت شیخ نورالدینؒ ہوراں شن ہک واری کسے دی اس گلے دے جواب وچ کہ "حضرت کہہ دیندے ہو؟ فرمایا "ہری وچی دیندا ہاں" اس گلے تھیں اس جائی کو "ہر دچی" دے ناں نال یاد کر دے ہیتا پٹواریاں دیاں کاغذاں وچ بھی ایہی ناں موجود ہے۔ زمانے دیاں کہمن گھریاں نال ایہہ ناں تھوڑا جیتا بدل گیا ہے۔ تہ "ہری دچی" تھیں "اڑ دچی" ہو گیا ہے اج جیہے نال اوہ جنگل منگل بنیا۔ پرانے لوک اپنے ہوتے۔ ہر ہک بولی بولن ہون لگی۔ بلکہ گوجری بولی کو بھی اُتھوں ہی تقویت حاصل ہوئی۔ پہاڑی

Marfat.com

یعنی اے دل تو کب تک این د آن میں مبتلا رہے گا جب اس سے دست بردار ہو کر صرف اسی کے واسطے الگ کھڑا ہو جائے گا تو اس وقت تو مرد ہو گا۔ قیامت میں جب حشر کا میدان ہو گا تو عشاق مستانہ وار خوش خوش نظر آئیں گے عقل کا اس وقت کہیں ٹھکانہ نہ ہو گا۔ جمالِ ازلی طالب اپنے محبوب کی طلب میں اِدھر اُدھر تلاش میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تجلّی جمال فرمائے گا۔ اس گرفتار و مبتلائے عشق پر جس خیال میں کہ وہ ہو گا اسی کے مطابق جمال کی تجلّی ہو گی پھر اس کی حالت ہو جائے گی جو ہو جائے گی۔ میں نے ایک طالب عاشق کو اپنے کانوں یہ نالہ وزاری کرتے سُنا ہے کہ الٰہی اُس ذاتِ مقدس کو جو کہ عزت و کبریائی کے پردوں میں مستتر ہے، اپنے لطف و کرم سے مجھے ایک نظر دکھا دے پھر اس کے بعد دوزخ کے ساتوں طبقوں کو مجھ پر جھونک دینا کچھ پروا نہیں۔ میں نے اپنے حضرت پیر و مرشد[1] کو یہ رباعی باربار پڑھتے سُنا ہے ؎

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ — وردے سازم زدرد تو ہر روزہ

زنبیل بدستِ دل دیوانہ دہم — تا از درِ تو در دکند دریوزہ

یعنی ماسوائے اللہ سے دل کو پاک و صاف کر کے اور ایک فیروزی رنگ کا خرقہ پہن کر فقیروں کی صورت بنا کر روز تیری عشق و محبت کا راگ گاتا رہوں اور اس دیوانے دل کے ہاتھ میں ایک جھولی دیدوں کہ تیرے دروازے پر ڈہئی دے کر عشق و محبت کی بھیک مانگتا رہے۔

اب عقل کی شگوفہ کاری دیکھو۔ حزم و احتیاط اس کا جزو ہے۔ اس حزم نے مچھلیوں کو جو حازم تھیں کیا فائدہ پہنچایا۔ ماہی گیر اپنا جال ٹھیک کر رہا تھا کہ حازم مچھلیاں تاڑ گئیں اور مردہ صفت بن گئیں۔ صیاد نے گندہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ پس تدبیر کو جو تقدیر کے

---

[1] یعنی حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ العزیز۔

Marfat.com

نہ پنجابی بولنے والیاں کبھی گوجری بولنا فخر سمجھیا۔ بادشاہاں نہ امیراں وزیراں ایتھے آکے متھے ٹیکے ہور رب ہی نہ بلکہ کیتیں شہر لیے۔ واگت نالے وچ چھٹنے کبھی آدمؑ دی اولاد ہے۔ اُتھے ہی ایہہ جیبا شہر بنیا دا ہے۔

ایہہ برکتیلی دھرتی جاگی تے ایہی جاگی جے رات نہاڑ دکراں دے ہوٹکہار رُوحانیت نہ تصوف دے درس ہور نماز نہ اذان نہ اللہ اکبر دا نعرہ جاری ہے۔ ایتھے لگنے والیاں کو باباجی صاحبؒ دے لنگر توں رج کے رُٹی ملدی ہے۔ تندوراں دیاں گرما گرم رُٹیاں دی سوہنی خوشبو ہمیش واسطے اُنہاں سدا بہار دیواراں کو جیہڑے عرش عظیم تک پہنچدی ہے۔ نبیڑا لاہن نہ اُڈر (نظام آباد) ایتھوں ہی ایتھے والیاں لوکاں کو لنگر دیاں رُٹیاں دی خوشبو۔ این پے لبھدی ہے جس وچ اللہ دی محبت ہور عظمت دے جام ہوندے ہین۔ لوک آکھدے ہین خوشبو آرہی ہے۔ اسدا مطلب ہے لنگر وچ رُٹی شروع ہوگئی ہے۔

لارا اتھوں جب باراں نمبراں کلومیٹر گاندربل والی بجلی دا ہر ہے پر جدو کشمیر "پرگناں" وچ تقسیم ہوئی آہی اُس ویلے اس نالے کو لار ہی دا پرگناں بنا دتا گیا آہا اسی وجہ تھیں حضرت جناب باباجی صاحبؒ دے ناں مبارک نال لفظ لاروی آکھیا تے لکھیا گیندا ہے۔

Marfat.com

ساتھ ہم رشتہ ہے ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیئے رہا اگر کوئی شخص بے خود ہو اور ایک طرح کا نشہ اس پر سوار ہو تو اس پر کوئی جواب دہی نہیں۔ حتیٰ کہ ایک مثال ہے کہ ایک شخص تھا جو مویز کی شراب تیار کر کے بہت سی پی گیا۔ جب نشہ غالب ہوا تو اسی ترنگ میں ایک مردہ عورت کو سمجھا کہ اس کی عروس ہے۔ یہ سب مستی و بے خودی کی کیفیتیں ہیں مگر وہ دیوانہ جو اپنے سے بے گانہ اور محبوب سے یگانہ ہے اس کی شان اور ہے

ہاں اے دلِ دیوانہ بخرام بمی خانہ　　　کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

کہا جائے گا کہ یہ سب حکایتیں بے اصل اور موضوع ہیں، ہاں ہوں گی۔ مگر جو معنی ان میں ہیں انھیں دیکھنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی فرد بھی اس عالم میں جناب باری تعالیٰ کے فیضِ احدیت سے خارج نہیں۔ ہر مخلوق اپنے نفع اور ضرر پہنچانے والے کو جانتی پہچانتی ہے اور سب اس آیتِ پاک کی تفسیر معلوم ہوتی ہے اعطی کل شی خلقہ ثم ھدی ایک حکایت ہے کہ چوہوں میں ایک بادشاہ ہوتا ہے سب سے زیادہ موٹا تازہ، تمام چوہے دور دور جا کر چرتے ہیں لیکن یہ ایک معزز مقام پر رہتا ہے اور سب اس کے سامنے دانہ چارہ پیش کرتے ہیں اور جب یہ بڈھا بیکار ہو جاتا ہے تو مار ڈالتے ہیں۔ یہ ایک نظام ہے۔ آخر یہ کہاں سے آیا؟ یہ اسی فیضِ احدیت کا نتیجہ ہے یعنی اعطی کل شی خلقہ ثم ھدی اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ایک سانپ ہوتا ہے اندھا۔ آبادی سے بہت دور رہتا ہے جنگل سے بستی کے اندر بعض باغوں میں آتا ہے۔ اور وہاں کی بعض اشیا پھول پتی سے آنکھیں ملتا ہے اس سے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ یہ کس نے اسے سکھلایا کہ تیرے لئے یہ شئے نافع ہے۔ یہ سب اسی فیض باری تعالیٰ کی شگوفہ کاریاں ہیں۔ ان مچھلیوں نے جو حازم نہ تھیں ماہی گیر کو دیکھ کر ادھر اُدھر بھاگنا شروع کیا اور ماہی گیر نے جب جال ڈالا تو اس میں آ گئیں اور پھنس کر ہلاک ہو گئیں۔ انھوں نے بھی اپنے ضرر کو دیکھ لیا تھا مگر چونکہ عقل سے کام نہ لیا اور حزم نہ

Marfat.com

اس صدی دے عظیم پہاڑی شاعر

حضرت باباجی لاروی رح

نور اللہ قریشی

ت:-

تاریکے انہاں پانیاں دے دیکھو بھادرے دی کیا حال ہوئی ہے
اسو بھادرے دا جد و جوڑ جڑیا تہب گھٹ تنے ٹھنڈ کمال ہوئی ہے
بھل کھلیا بگو نمانیاں دا بوٹی املیاں دے بیچ کیا لال ہوئی ہے
عبدا ہن جوانی جاں ختم ہوتی روح بنن دی بک مثال ہوئی ہے

ایہہ اوہ اواز ہے جہڑا نکیاں ہی اپنی ماؤ دی زبانی نجیں سُندا رہندا آساں ماہڑے وہم وگمان بیچ بھی نہ آسا جے ہک نہاڑے میں انہاں شعراں دے خالق دے متعلق کجھ لکھے واسطے قلم چیساں۔ حضرت میاں عبداللہ صاحب جہڑے باباجی صاحب لاروی دے ناں نال مشہور ہوئے۔ انہاں دیاں تصنیفاں، اسرارِ کبیری، ملفوظات لنڈا بہہ اتے مجموعہ سی حرفی علم شریعت تہ معرفت دیاں معراج ہین۔

شاعری ہر ہکی دے وس دا روگ نہیں۔ کئیں فطرے لہوئے دے ساڑے کے ہک شعر بنیندے۔ شعر بنانے دی ہٹی دل ہے جسدا ایندھن عشق ہے۔ دنیا تہ قیامت دا راز عشق زندگی تہ موت دا راز عشق

Marfat.com

رہا اس لئے ہلاک ہوئیں۔ یہ تدبیر کو تقدیر سے ہم رشتہ نہ کرنے کا نتیجہ تھا۔ ان کہانیوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اے دوستو اے بھائیو وقت کے یکایک آجانے اور تقدیر کے دفعتہً ظاہر ہو جانے سے غافل نہ رہو ایاکم عن فجاءۃ الاجل وبغتۃ التقدیر میں نے بہت دیکھا ہے کہ لوگ غفلت میں سوتے کے سوتے رہ گئے ہیں اور تقدیر کا لکھا یکایک ان کے سامنے آگیا ہے۔ اب ایک حکایت اور سنو' طیفور شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نورِ حضور اور اللہ جل شانہٗ کی شانِ بندہ نوازی اور تربیت شکرگذاری سے کافی حصہ ملا تھا ایک بار ان پر فیضِ قدسی کا دروازہ کھلا تو التماس کیا اللھم ارحمنی واغفرلی۔ الٰہی مجھ پر رحم کر اور بخش دے۔ حضرت عزّت تقدس وتعالےٰ سے ندائے بےصوت آئی کہ اذھب فقد غفرت لک جا ہم نے تجھے بخش دیا۔ طیفور رحمتہ اللہ علیہ کے لئے یہ فرحت وانبساط کا وقت تھا اور اُدھر درِفیض وبخشش وا تھا' دعا؛ الٰہی سب کو بخش دے۔ ارشاد ہوا "بخش دیا" اب بے باکی دکھلاتے ہیں اور عبودیت کے مقام سے قدم اٹھا کر مقامِ فضول میں قدم رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابلیس کو بھی بخش دے۔ اس پر ڈانٹ پڑی کہ وہ آتشی ہے۔ آتش کی تاب لا سکتا ہے' تو خاکی ہے۔ اپنا غم کھا دیکھو فضولیات میں پڑنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے تم اس سے بچتے رہو۔ میں نے چند سالکانِ عارف اور فنا فی اللہ کو دیکھا ہے کہ ان کے بعض کلمات سے اسلام کو نقصان پہنچا ہے مثلاً مولانا فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ' مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ شیخ محی الدین ابن العربی وغیرہ ان سے بعض مسائل میں ایسے کلمات قلم سے نکل گئے ہیں جن سے اسلام کو نقصان پہنچا ہے یعنی عوام ان کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے اور بہک جاتے ہیں اے عزیز اب سچے طالب نظر نہیں آتے اور مجاہدہ وریاضت اور مواجب دینداری نہ رہی۔ زمانہ خراب ہے حقیقت کو جاننے والے نہیں رہے۔ اتحاد جس کا صوفی ذکر کرتے ہیں یہ نہیں ہے کہ دو وجود ایک ہو جائیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ یا یہ

Marfat.com

خوشی نہ غمی دا راز عشق، کامیابی نہ ناکامی دا راز عشق۔ جہڑا عشق دے راز کو سمجھ گیا اوہ ہر راز نہیں واقف ہوگیا۔ اُس دے سامنے باقی دیاں ساریاں چیزاں بے معنی ہوگیندیاں ہن۔ باباجی صاحبؒ دی شاعری عشقیہ شاعری ہے۔ عشق سُن جسم کو تار تار کرکے ہک ہوک پیدا کیتی دی ہے۔ جہڑی حقیقت دیاں رمزاں کو کھول کے دسدی ہے۔

شاعر دے دِلے بِچ ہک جہان آباد ہوندے۔ اُنھے جھَل، کنڈے دریا، پہاڑ، نہر کاں، جنگل، بیابان، سمندر، دریا تہ زندگی دی ہر جنس ہوندی ہے دلے دیاں ڈونگیاں کھوں بِچ معشوق واسطے چھپیا دا انتظار مِٹھا مِٹھا درد جیکے شعراں دی شکل بِچ زبان نہیں نکلدے۔ باباجی صاحبؒ ہوراں دی زبان نہیں نکلیا دا ہر شعر ادبی کسوٹی تے پورا ایندے، اخلاقی قدراں دا سبق، واعظ نصیحت دلجوئی منزل دی حقیقت کامیابی تہ اسدی لذت جیے احساس اندیاں شعراں نہیں سامنے ایندے ہن۔

شاعر دی بڑائی اُسدیاں شعراں نہیں پرکھے گیندی ہے۔

شاعری دی دُنیا بِچ جی صاحبؒ اوہ واحد ہستی ہن جندے شعر تھوڑے جیئے تہ تھوڑے بِچ لوکاں دیاں سینیاں بِچ جا بِیاگیے تہ ہمیش واسطے پہاڑی لوک ادب دا ہک حصہ بن گئے۔

اُچیاں اُہلیاں اوہ کھیاں جیاں بِچ نماجڑیاں دی بجلی اُنہاں ہی شعراں دا اظہار کردی ہے۔ او کھے سو کھے ویلے دے دا دریا ہر گنڈھے واسطے ہر پہاڑی دی زبان نے ضرور اس خزانے دا کوئی نہ کوئی شعر ایندے۔ برصغیر دے طول عرض بِچ بولی تہ سمجھی گیندی والی ایہہ پہاڑی زبان اپنے اندر جی صاحبؒ دیاں شعراں دی خوشبوئی جیھیں گلے نال لائی گیندی ہے۔

Marfat.com

سالک ہلاک و فنا ہو جاتا ہے۔ بمصداق کل شی ھالک الا وجہہ محمد حسینی بھی اسی خیال میں تھا مگر جب حقیقت ظاہر ہوئی تو پردہ اٹھ گیا۔ شریعت غرّا کو جسے صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی محنت و مشقت سے رائج کیا تھا ایسے کلمات سے حک نہ کرنا چاہیئے یہ مناسب نہیں اللھم الھمنا رشدنا وارزقنا اتباع حبیبک و نبیک وصفیک برحمتک یا ارحم الرّٰحمین۔

اتباعِ شریعت ہی میں سلامتی ہے، ہاں مگر عشق یہ ایک دوسری ہی شئے ہے ؎

عشق آمد و خانہ کرد تاراج　　ما نیز ہمیم دل بہ تاراج

مجنوں ہر نمازِ عصر کے وقت مستانہ و والہانہ جو عاشقوں کی رفتار ہے کوئے لیلے میں آتا اور جہاں لیلی رہتی تھی اس کی کھڑکی کے نیچے جا کر ایک پتھر پر لیٹ رہتا۔ لیلی کی نظر بھی اس پر پڑتی۔ رقیبوں کو بُرا معلوم ہوا۔ انھوں نے کہا کہ یہ شخص مار پیٹ سے نہ ملنے گا آؤ پتھر کے نیچے آگ جلائیں اور اسے خوب گرم کریں، جب مجنوں لیٹے گا تو اُسے حال معلوم ہوگا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اُدھر وہ دیوانہ فرزانہ، از خویش بیگانہ اپنے وقت پر آیا۔ پتھر پر جو ہمہ تن آگ ہو گیا تھا بیٹھا اور لیٹا اور جل بھُن گیا اور بدن سے دھواں نکلنے لگا۔ رقیب دَوڑے کہ ارے دیوانے تو جل گیا۔ اس نے کہا تن جل گیا تو کیا ہوا دل عرصہ ہوا کہ جل بھُن چکا ہے اس سرو قد لالہ رُخ پستہ لب سے اس کے سوا اور کیا حاصل ؎

حاصلِ عشقش سہ سخن بیش نیست　　سوختم و سوختم و سوختم

ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے اپنے دوستوں کی تعریف کی کہ ہم نے بارہا ان کے دل پر بلائیں نازل فرمائیں مگر وہ ان سب کو اس طرح پی گئے جیسے مصری کے گھونٹ اور ان بلاؤں پر فخر و ابتہاج کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں بھی ایک جوش آیا اور عرض کیا کہ ایک بلا مجھ پر بھی نازل

Marfat.com

د:-

درد ڈاہڈا انہاں وچھڑیاں دا ماہی نبیر کلیجڑے پار جاندے
جھیکڑ وار دی نہ ملاقات ہوتی سجن لنگھ سمندروں پار جاندے
جوڑے بہن پوشاک مسافراں دے جامے عیش آرام اتار جاندے
عبید بیٹھ وچھوڑے دا جیو نال جے سو ہتے اگدیاں سولیاں مار جاندے

صاحبزادہ محمد عالم صاحب دی وفات پیلے آکھے دے ایہہ شعر اج وی اسطراں نال حالات دی ترجمانی کردے ہین۔ نہ قیامت توڑیں اندی افادیت نہ لوڑ وی ہی رہسی بابا جی صاحبؒ ہوراں دا دل عشق حسن طنایاں چھک کے اتنا وسیع کیتا دے جے اس وچ ہک کائنات مٹ گئی دی ہے۔

ت:-

تاہنگ سلوک دی طرف رکھیے اندر دل دے زمی اسمان یارا
انبیاء اولیا سب دل اندر اندر دل دے خانہ عالیشان یارا
دل جگہ ہے غماں اندیشیاں دی اندر دل دے رب رحمان یارا
لوح محفوظ وی عبیدا دل اندر، اندر دل دے کلمہ قرآن یارا

جی صاحبؒ ہوراں دی شاعری تنقیدی نظریئے نال روایتی قسم دی شاعری تھیں تھوڑی ہٹ کے ہے۔ تسیں ایہہ عشق دے سمندر وچ اکھیاں بند کرکے چھال مار گئے ہین۔ اسے تھیں ہی لعلاں تے جواہراں دی جھول بھر کے بنڈ مدے۔ ... دنیا بھر دی مشہور تے معرفت دا ٹھاٹھاں مار دا سمندر مولانا رومیؒ ہوراں دی ... مثنوی مولانائے رومؒ جیں شریعت تے طریقت دوہاں دی جھولی وچ آکھ ... دوہاں دی لوری نال جوان ہوئی تے ساری دنیا کو اپنی لوئی نال منور کیتا۔ فارسی ادب وچ مثنوی مولانائے رومؒ اپنی ساریاں تھیں اُچی حیثیت رکھدی ہے اسطراں نال بابا جی صاحبؒ ہوراں دا شعری مجموعہ شریعت تے طریقت دی جھولی

فرما۔ بارگاہِ عزت کے پردے سے ندا آئی کہ تمہیں اس کی طاقت نہیں کہ ہمارے پیکان کے زخم کو سہ سکو، مگر حضرت داؤد علیہ السلام نے استدعا کی چنانچہ درخواست قبول ہوئی اور ایک امتحان میں ڈالے گئے۔ قصّہ یہ ہے کہ ایک روز وہ بیت المقدس میں بیٹھے زبور کی تلاوت فرمارہے تھے کہ ایک چڑیا جس کا جسم زرِ خالص کا اور چونچ مروارید کی تھی پاس نظر آئی آپ نے جلدی سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ بچوں کے کھیلنے کے لئے ایک کھلونا ہاتھ آئے گا۔ مگر چڑیا اُچک کر آگے گئی۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا تو وہ زینہ پر پہنچ گئی حضرت داؤد علیہ السلام اٹھے اور اس کی طرف چلے وہ اور اُچکتی ہوئی بالاخانہ پر پہنچی۔ آپ بھی پیچھے پیچھے گئے وہاں کوٹھے پر ایک مکان کا منظر نظر آیا کہ صحن بام پر ایک عورت ماہ پیکر، سرو قد، پستہ لب، بادام چشم نہا رہی ہے۔ غیر مرد کو دیکھ کر اس نے سر کو جنبش دی اور بالوں کا جوڑا کھلکر سارے جسم پر آگیا اور لمبے لمبے گھنے بالوں سے تمام بدن چھپ گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل پر عشق کا ایک تیر لگا اور آہِ سرد کھینچکر بیٹھ گئے۔ یہ اُوریا کی بیوی تھی جس کو آپ نے جہاد پر بھیجا چنانچہ وہ میدان جنگ مارا گیا اور آپ نے اس عورت سے شادی کرلی۔

اسی قصّہ کو اللہ جل شانہٗ نے قرآن پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہتا تھا کہ اس کے پاس ننیانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے پھر بھی اس نے میری ایک بھیڑ چھین لی حضرت داؤد علیہ السلام کو اس سے تنبیہہ ہوئی اور بارگاہ الٰہی میں توبہ کے لئے سجدہ میں گر پڑے۔ خَرَّ سَاجِدًا وَّ اَنَابَ۔

یہ ہیں عشق کی کارستانیاں ؎

عشق آمد وخانہ کرد خالی
برداشتہ تیغ لاوبالی

Marfat.com

بنج پل کے جوان ہو با دے۔ شاید ایہی وجہ ہے جے کہنہ مشق شاعراں نالوں اندرے بھی خیالات نے اضافہ آپے بنج بیل کھاگیندے رہے تے غزل ایہہ بے نظیر تحفہ بن سکیا۔

شاعری دے احساس بقیس باہر نکل کے بھی کدے دیکھیا جلے تے تاں بھی پہاڑی ادب دی جتنی خدمت جناب جی صاحبؒ ہوراں کیتی ہے اتنی شاید ای کسے کیتی ہووے الفاظاں دی پرکھ، استعمال، ڈھونڈ، لچک، ادائیگی تے انداز کی دوستے نال جوڑ اپنی مثال آپ ہے۔ پہاڑی زبان دے جتنے بھی شاعر گزرے دے ہین۔ ہر کی مثن کم و بیش عشق ہی کو شاعری دا مرکزی کردار بنایا دے۔ پر جس خوبصورتی نال جناب جی صاحبؒ ہوراں عشق دی حقیقت کو پرکھ کے سامنے کیتا دے شاید ڈے کسے شاعر مثن اتنی ڈونگی جی نہیہ مارسکی دی۔

ص:۔

صبر کیتی تاں نہیہ سو کھڑا نجے اے پر عشق لگاں او کیہڑا تے
اجیر صبر دا اللہ ہت دیندا ایہہ عشق دا شان او جیہڑا تے
منزل عشق دی لوں تاں کوئی پیدا ای رستہ او کھا تہ بہت لمیرا تے
عبدا لاکے اساں نے تک لیا دُکھ لکھ نہ غم ہنبیڑا تے

نہ دوتی جاتی غزل کے آکھدن۔ ت

ع۔ عشق دے بحر عمیق اندر کئی عاشق تے بیڑیاں پاوندے نی
کوئی ہو ملاح ہلان تھپے کوئی نال وسیلڑے لاوندے نی
کوئی و یکھن کنڈے پار راروالے کوئی وچے ڈبکیاں کھاوندے نی
کوئی سویلڑے عبدا او نٹ لد گئے کوئی نھلاں دی ابتۂ اڈاوندے نی

[illegible]

کسی کا شعر ہے ؎

من از عشقِ تو خون خوردن گرفتم
تو دیری زی کہ من مردن گرفتم

یعنی تیرے عشق میں خون جگر کھانے لگا ہوں خدا تیری عمر دراز کرے میں نے اب جان ہی دیدینے کا قصد کر لیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ یہ شعر لکھ کر فرماتے ہیں کہ اے احمق یہ کہاں کی شکایت و حکایت نکالی۔ مرنا چاہتا ہے تو مر جا۔ ابدی عمر نصیب ہوگی۔ قیس عامری کی یہ دعا یاد رکھ ؎

یارب تو مرا بروئے لیلی
ہر لحظہ بدہ زیادہ میلی

اللھم زد فزد

Marfat.com

ش :-

نال پیاریاں پیار کر کے بُجھے مُڑ کے مول نہ جِیبّے جی
قدم رکھ کے عشق دے بحر اندر رہتیں اپنے زہر نہ جیتّے جی
عشق جوش مارے کِن ملک سارے غضب دکھ کے مول نہ جھکّے جی
عبدؔ جان ایمان قربان کریے سر دینداں مول نہ رکیّے جی

جی صاحبؒ ہوراں دی شاعری ۔شاعر دی منزل دی تلاش دی خبر دیندی ہے کدے وصل تے کدے انتظار دی کشمکش نہیں جم کے جوان ہوئی دی ہے۔ ہک ہک شعر کئیاں رمزاں دی چغلی کھیندے ۔ ہک طرفو عشق دی اگی دی ساڑ۔ ڈکھ تکلیفاں جھیلے تہ دوتی طرفوں آکھدن ۔

ل :-

دُکھ دے بعد نہ دُکھ آون دُکھ دیکھ تاں سکھاں دی وار آوے
شام آون دے باجھ نہ صبح ہووے دیکھ لیل نے تاں نہار آوے
باجھ خزاں نہ ایں فرفریاد آوے زمستان دے بعد بہار آوے
شمع روشنی دیوندی نہ دوں عبداً جند ساڑ کے جان نثار آوے

فِر کی جاتی فرمیندے ہین ۔ نے

ن ندی ہے عشق دی بہت ڈونگی کئی ڈب موے گھمن گیر اندر
کتنا نظر نہ آوندا یار دا جی عاشق دوڑ دے چار چوفیر اندر
منزل عشق دی کدے نہ مکدی ہے بیٹے قُرد دے لمڑے پھیر اندر
دیایاں نہ عبد اُجالڑے ڈھارن جیمبڑے تے مانے شبیر اندر

بابا جی صاحبؒ ہوراں دی شاعری وچ ہک درد ہے۔ ہر شعر آمد ہے۔ ویلے دا تقاضا ایہہ ہے جے پارے نال سردی گرمی نال حرکت وچ آیندے ۔ہر شعر

Marfat.com

فائدہ[1]

ذکر و معائنہ و مشاہدہ کے بیان میں

زبان سے ذکر کرو تو وہ لقلقہ کہلاتا ہے، اور دل سے ذکر کرو تو وسوسۂ دل کے ذکر کو ذکرِ خفی کہتے ہیں۔ اس میں دل ہی دل میں ذکر کر کے دل پر ضرب لگاتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک میں ظاہر کی رعایت کرتے ہیں یعنی گو ذکر دل ہی دل میں ہوتا ہے مگر ظاہر میں بھی جسم کو کچھ حرکت دی جاتی ہے اور دوسرے میں ظاہر کی بالکل رعایت نہیں کرتے یعنی ظاہر جسم کو کوئی حرکت نہیں دیتے صرف حس کے ساتھ دل پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ اس میں بہت اثر ہے۔ پھر ایک ذکرِ روحی ہوتا ہے جسے مشاہدہ کہتے ہیں یعنی ذکر کرتے وقت ذاکر سمجھتا ہے وہ حضوری میں ہے اور سامنے بیٹھ کر ذکر کر رہا ہے۔ اسے ذکرِ روحی اس لئے کہتے ہیں کہ روح اسے دیکھتی ہے اور اس ذکر کے ساتھ خود بھی ذکر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ذکر ہے وہ ذکرِ سرّ کہلاتا ہے جسے معائنہ کہتے ہیں۔ معائنہ اور مشاہدہ میں فرق ہے۔ مثلاً ایک شئے کو صبح تڑکے دیکھو، پھر اسی کو دوپہر کو دیکھو۔ ان دونوں اوقات کے دیکھنے میں بہت فرق ہو گا۔ صبح کے وقت جھٹ پٹا سا ہوتا اور کچھ اندھیرا باقی رہتا ہے لیکن دوپہر کو سورج کی روشنی ایسی جگمگاتی رہتی ہے کہ کوئی شئے چھپی نہیں رہتی۔ مشاہدہ بعض اوقات صاف نہیں ہوتا کبھی اس میں ہلکا سا حجاب ہوتا ہے۔ اور کبھی واضح تر اور کشادہ تر مشا

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۷) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ جو بعض مریدوں کو معتقدوں کے نام ہے ۱۲

Marfat.com

اپنے اندر ڈُب کے آکھیا دے۔ زندگی تے کائنات کو دے دیاں اکھیاں نال دکھ کے تخیل دا سنگی بنایا۔ جس سخن دے دے ویرانے کو آباد کرکے پک دِیا بالیا دے اسی دے نال تخیل کار دا درجہ حاصل کیتا دے۔ باباجی صاحبؒ ہوراں عشق دے میدان وِچ کاشت کر کے "من تو" دا فرق مٹا کہندا دے۔ اُنہاں کو یک جزو وِچ کل تے قطریاں وِچ سمندر دِسدے۔

ن:

ناگ دے ڈنگ دا خوف ناہیں ڈنگ عشق دا بہت محال دِسدا
کھان بین نہ سون حرام انہاں مارن آہیں تے بہت بے جان دِسدا
پیشہ عشق دا جلی جان ساڑے آوے درد نہ بہت بہال دِسدا
عبدا راز عشق دے اساں لبھ لبھیتے آوے درد نہ نہ دھ وصال دِسدا

و:

وِچ جہان دے لوڑ ہیاں ناہیں عشق دا ہور مکان دِسدا
خالی جن ملایک تاں مول ناہیں سر عشق دا وِچ انسان دِسدا
علم نہ توریت، انجیل، زبورا اندر ناہیں وِچ قرآن بیان دِسدا
عبدا جاکے عشق دے راس اندر ناہیں دھرم تے ہور ایمان دِسدا

الف:

الف دی اُلفت وِچ ہو ویں الف ہوندیاں نقطہ بنا ناہیں !
واحد اک وحید دی ذات لبھے شکل دوسری آپ دکھا ناہیں
نقطہ خاص شریک ہے الف دا جی الویں بے دی وِچ سما نائیں
مبہم ہوندیاں عبدا خوف نائیں اپیر الف نوں دکھ جُدا نائیں

Marfat.com

ہوتا ہے، نیز ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ آفتاب کا عکس پانی یا آئینہ میں لیکن دوپہر کو جس طرح صاف ایک شئے نظر آتی ہے اسے معائنہ کہتے ہیں اس میں کوئی حجاب یا دھندلا پن نہیں ہوتا اسی کو کشفِ حقیقت کہتے ہیں، امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَنْوَارُ الْمُکَاشَفَۃِ بِتَجَلِّی الصِّفَاتِ وَاَنْوَارُ الْمُشَاھَدَۃِ بِظُھُوْرِ الذَّاتِ یعنی مکاشفہ کے انوار کا خزانہ صفاتِ ربانی کی تجلی ہے اور مشاہدہ کے انوار کا قیام ظہور ذات سے ہے۔ تجلّی اور ظہور میں بہت فرق ہے۔ مثلاً معشوقہ لب بام آتی ہے اور عاشق صحن خانہ یا کہیں گلی میں ہوتا ہے اور نظارہ کرتا ہے اسے مشاہدہ کہتے ہیں لیکن ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ عاشق معشوقہ سے ہم زانو یا ہم بستر ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے دل کی باتیں کرتے ہوتے ہیں یہ معائنہ ہے اور ظہورِ ذات۔

ذکر خفی میں مشابہت ہوتی ہے یعنی ذاکر مذکور میں گم ہو جاتا ہے مگر مذکور کی شان یہ ہے کہ کسی شئے کے واقع ہونے سے نہ اس کی ذات میں کوئی تغیر ہوتا ہے اور نہ صفات میں۔ پس اس سے اور گم ہونے سے کیا تعلق۔ ہاں ذاکر جو وجود و صفات دونوں اعتبار سے فانی ہے وہ بیشک باقی نہیں رہتا اور گم ہو جاتا ہے اور انوار صمدیت اسے گھیر لیتے ہیں، اس کے بعد نہ قرب رہتا ہے اور نہ بُعد اور نہ گم ہونا اور نہ ملنا اور نہ فصل اور نہ وصل ؎

تو او نہ نشوی ولیکن ار جہد کنی
جائے برسی کز تو توئی برخیزد

کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا فرماتا ہے لمن الملك اليوم آج کس کی حکومت ہے پھر خود ہی جواب دیتا ہے لله الواحد القهار یعنی اللہ کی جو یکہ و تنہا اور ہر شئے پر غالب اور چھایا ہوا ہے لیکن یہ بھی معلوم ہے کہ میں کیا کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ الله نور السموٰت والارض یعنی وہ آسمان و زمین اور ہر شئے کا اجالا اور ہر شئے پر محیط ہے۔ پھر جب وہی سب پر چھا گیا تو کونین کا

Marfat.com

تھیں ترے سال پہلیاں چھپ کے تیار ہو یا دے ۔ اس تصنیف کو بیسویں صدی دی تصنیف آکھیا گیندے ۔ اتھیں پہلیاں جی صاحبؒ ہوراں دیاں مشہور دو کتاباں " اسرار کبیری " تے ملفوظاتِ نظامیہ نثری روپ دے شاہپارے ہین ۔ کسی کسی جائی اِکا دکا پہاڑی شعر آکھیا دے ۔ مجموعہ سی حرفی حضرت جناب جی صاحبؒ ہوراں دی بیسویں صدی دی قابل ستائش تصنیف ہے ۔ اس صدی وچ پہاڑی شاعر کوئی ہنبہ اتنے عروج نہ پہنچیا نہ ہی کوئی بھی شعری ادب وچ اتنیاں بلندیاں دا سبیل کرسی ۔ جناب جی صاحبؒ ہورے بے شک اس صدی دے عظیم شاعر ہین ۔ پچھلی صدی دی عظمت سیف الملوک دے خالق میاں محمد بخش ہوراں دی جھولی وچ بیندی ہے ۔ اُنہاں دوناں شاعراں سُن معرفت دا دِیا ہاں کے برصغیر کو روشن کیتے ۔ اندا کلام تھوڑے جتے عرصے وچ لوک ادب بن کے لوکاں دیاں سینیاں وچ محفوظ ہو گیا ۔ شکل، صُورت نہ ہیئت دے لحاظ ناں حضرت جی صاحبؒ ہوراں دے شعر اپنے اندر گیت دیاں رنگینیاں رکھدے ہین ۔ غزل دا درد نہ پہاڑی نظم دا روح ہے ۔ عام نظریئے دے تحت جناب جی صاحبؒ ہوراں دی شاعری سی حرفی دے ہی روپ وچ ہے ۔

اندی کتاب مجموعہ سی حرفی کل اٹھاں سی حرفیاں نہ مشتمل ہے جندا ہر شعر یک سمندر ہے نہ اسکو سمجھے واسطے علم شریعت دی سخت لوڑ ہے ۔

م :-

محرم نہ کیتا غیر کوئی میرا مذہب الگ جہان کولوں
اوہی پریت ہے روح نہ قلب والی مخفی بھیت ہے سب زبان کولوں
جلتے نقاب نہ دُور حجاب ہوتے جا دے لنگھ کے پار آسمان کولوں
عبد کراماً کاتبین نہ جاندے نی ساڑی رمز ہے دُور بیان کولوں

Marfat.com

وجود کہاں رہا۔ کونین اس میں فنا اور گم ہو گئے مگر شکر کا نام اور صفات سننا اور بات ہے اور شکر کھانا اور بات ہے۔ پھر شکر کی حقیقت اور اس کے مبدا اور معاد پر آگاہ ہونا دوسری بات ہے اور پھر خود شکر ہو جانا کچھ اور ہی بات ہے۔ خدائے پاک ہمیں تمہیں سیدھے راستے پر رکھے اور جن باتوں کو وہ پسند نہیں کرتا ان سے بچائے اور کجروی اور لغزش اور خطا سے اپنی پناہ میں رکھے۔

Marfat.com

جناب باباجی صاحبؒ ہوراں دی ایہہ تصنیف اُس ویلے لوکاں دے سامنے آئی۔ جس ویلے جمہوریت داناں نہ آسا۔ پورا برصغیر انگریزاں دا غلام آسا۔ ریاست اُتے مہاراجے دی حکومت آسی۔ لوکاں دے ذہن غلامانہ نظریئے دی سوچ رکھدے آسے کسی دی نظر بھی اینی وسیع نہ آسی جے اوہ آزادی نال آزادی دی گل سوچنے۔ واہگنت شریف دے آس پاس دا علاقہ اس گوہر یاباب تے فخر کردے بلکہ پوری ریاست کو اُنہاں تے فخر حاصل ہے جے ریاست ریاست دے اُس کالے دور وچ ہک شمع واہگنت وچ روشن ہوئی۔

جناب جی صاحبؒ ہوراں دیاں شعراں وچ رمزاں رمزاں نال انہاں ساریاں چیزاں دی طرف اشارہ کیتا گیا دے تے لوکاں کو بہادر بنن تے اُمید دے راہ دا چلے واسطے سبق دسیا گیا دے۔ اُنہاں وقتاں وچ لوک گمراہی، ناخواندگی جہالت تے کئی مصیبتاں دا شکار آسے۔ جس ویلے جناب جی صاحبؒ ہوراں ایہہ نصیحت کیتی تے ہمت بنھائی۔

رخ ا:- خار بھی ناہیوں خار اصلی جمن پھل ناہیں جیکر خار ہووے
تازہ کرے دماغ نوں دے خوشبو اہیر داغ پھلاں وچکار ہووے
نالو کنڈیاں دے کلی بہت جاندی پھل کھل کے خوب بہار ہووے
کنڈیاں نال ہر بریوں چیر عتبہ انا ہیں بدن سارا خوشبودار ہووے

ل:-
دکھ دے بعد نہ دکھ آون، اُدکھ دیکھنا سکھاں دی وار آوے
شام آون دے باہج نہ صبح ہووے دیکھ لیل تے نال ہنہار ہووے
باہج خزاناہیں فرفرباد آوے، اززمستاں دے بعد بہار آوے
شمع روشنی دیوندی تدوں جیدا آجند ساڑے جاں نثار آوے

Marfat.com

فائدہ[۱] ۸

چند روزہ زندگی کو غنیمت سمجھنے اور بیعت نماز نبانے کے بیان میں

حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا یعنی اللہ جل شانہ بلند ہمتوں اور اونچے ارادوں کو پسند فرماتا ہے اور حقیر اور پست ہمتوں اور رذیل ارادوں کو پسند نہیں کرتا۔ دنیا کے جاہ و دولت اور مال و مکنت ایک بجلی کی چمک اور بادل کے چلتے پھرتے سایہ کی طرح ہے۔ بجلی کبھی چمکی کبھی ڈوبی کبھی آئی کبھی گئی اس کا کوئی اعتبار نہیں ایسی وہمی چیز سے کیا دل لگایا جائے۔ کھاری مٹی میں کیا بویا جائے۔ پانی پر کیا نقش جمایا جائے اس میں نہ بھلائی کی امید ہے اور نہ کامیابی کی۔ ایک سوکھی لکڑی کا گھوڑا بنانا ہے جس کا نہ قدم اٹھ سکتا ہے اور نہ اس سے منزل طے ہو سکتی ہے۔ آخر کار عاجز ہو کر بے دست و پا بیٹھ جانا پڑتا ہے مگر اس عاجزی اور منزل طے نہ کرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ افسوس صد افسوس بھلے آدمی سے

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست — ہم سوراخ و ابر طوفان بار

بادل گھرا چھایا ہوا ہے اور مکان کے چھت میں سوراخ پڑے ہوئے ہیں اس گھر سے جلد اپنا بوریا بدھنا سنبھالو۔ مقصود یہ ہے کہ اس زندگی کو چند روزہ مگر بہت غنیمت سمجھو اور جو سانس چل رہی ہے اسے بڑی نعمت جانو اور خدائے عزوجل کی جو طاعت و عبادت

---

[۱] ماخوذ از مکتوب نمبر (۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب مولانا نظام الدین محقق رحمۃ اللہ علیہ ۔

ے وسائل الوصول مصنفہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی میں یہ حدیث موجود ہے مگر اس میں الھمم کی جگہ الامور ہے ۱۲

Marfat.com

کسی بڑے شاعر دا کمال ایہہ ہوندے تے اُسدے شعر سدھے سینے وچ گھر کر کھڑن۔ اس کسوٹی تے جناب جی صاحبؒ ہوراں دی شاعری حرف بہ حرف پوری اُتر رہی ہے۔ اللہ کرے پہاڑی زبان دیاں متوالیاں کو حضرت بابا جی صاحبؒ ہوراں دا کلام سمجھنے پرکھنے ہور اس تے عمل کرنے دی توفیق نصیب ہووے۔

سنو آخر تے کجھ شعر جنہاں وچ "سسی" دے موہنوں جیہڑی اپنی ماؤ ناں مخاطب ہوندی ہے اکھالدے ہن جے تاریخ ہولیاں ہولیاں سب کجھ خاب خیال کر چھوڑدی ہے۔ پر عشق دے قصے نت سجرے رہندے ہن سہ سہ ہے۔

راہ عشقے دا مارنا ئیں میرا ناں ہے عشقے دا کاج ماتے
عشق بابہج جہان ویران سارا دنیا ہوندی عشقے ساج ماتے
کدھر گئے نمرود شداد ہورس تجھے کوئی نہ کسے دا راج ماتے
عبد پچھے دا نام نہ مول کوئی تقصے عشقے دے بادمزاج ماتے

کر سکتے ہو کرو اور اس کی یاد سے ہر وقت اپنے دل و جان کو مالا مال رکھو اور اس کے سوائے اور کسی طرف دل نہ لگاؤ اور اِس جہاں کے کام کو اُس جہاں کے سپرد کر دو۔ پس اگر ایک ایسا نفس جو نا مرضیات سے پاک و صاف ہے اور ہر وقت حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے' تمام شرطوں کے ساتھ جیسا کہ حق ہے تمہیں نصیب ہو جائے تو شکر کرو۔ پھر گو تم دنیا میں رہو گے مگر سارے کام ٹھیک ہوتے رہیں گے جب دل میں خدائے عزوجل کی لو لگ گئی اور نفس میں پاکی آگئی تو ضرور بالضرور درجات میں ترقی اور مرفہ الحالی شروع ہو جائے گی خبردار خبردار ایک سانس بھی غفلت میں نہ نکلے ؎

نصیحت ہمین است جان برادر ۔ کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

اے بھائی جہاں تک ہو اوقات ضائع نہ کرو جو کچھ کرو خدا کے لئے اور خدا کے دیدار کے لئے کرو خدا والے ہو جاؤ گے۔

اس فرزندِ شائستہ کے لئے جس کی درخواست حصولِ بیعت تم نے بھیجی تھی اپنی پہنی ہوئی ایک ٹوپی بھیجتا ہوں۔ خدا اسے دلِ خداشناس اور نفسِ حق پرست دے۔ تمہیں اپنی طرف سے وکیل کرتا ہوں اس سے کہنا کہ مولانا نظام الدین کے ہاتھ کو ہمارا ہاتھ سمجھے اور ان کی زبان کو ہماری زبان اور جو تلقین کہ لکھتا ہوں اسے سمجھے گویا کہ میری زبان سے سُنی ہے' اس سے کہنا کہ مولانا کو صدر میں بٹھانا اور ان کی طرف منہ کر کے تین جگہ زمین پر سر رکھنا اور سمجھنا کہ تمہارا منہ ہماری طرف ہے' ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور سمجھنا کہ ہمارا ہاتھ ہے اور ان کی زبان کو ہماری زبان سمجھنا اور ان کے اس بول کو سننا کہ تم نے عہد کیا اس ضعیف سے۔ اس ضعیف کے پیر سے اور پیر کے پیر سے اور تمام مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔ آنکھ کی اور زبان کی نگہبانی کرنا اور جادۂ شریعت پر رہنا اور جب مولانا پوچھیں کہ تم نے قبول کیا تو کہنا ہاں قبول کیا۔ پھر وہ کہیں گے الحمدللہ اور قینچی لے کر سر کے دونوں طرف سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ دیں گے

Marfat.com

حضرت جی صاحب لاروی رح

محمد اسرائیل اثر

خوشہ چین خرمنِ اہلِ دلم   خاکِ راہِ کاملانِ منزلم

حضرت جناب باباجی صاحب خواجہ عبداللہ لاروی بحثیت صوفی شاعر تے اُنہاں دیاں کجھ کرامتاں دا تذکرہ:۔

حضرت جناب باباجی صاحب لاروی علیہ الرحمتہ دا تعلق گوجراں دے بجران قبیلے نال ہے۔ ضلع ہزارہ بالاکوٹ سنجوڑا ناں گراں وچ حضرت "پھل گل" دے گھر وچ اُنہاں دا جنم ہویا۔ والد مرحوم دا سایہ نکیاں ہوندیاں ہی اُنہاں دے سر توں اُٹھ گیا آسا۔ یتیمی، غربی تے بیکسی وچ وقت گزارنا پیا۔ اس وچ شک نہیں جے بچپن تھیں ہی اُنہاں دے دل وچ توحید دی چسک آسی تے ایہہ اپنیاں سنگیاں ساتھیاں جند کاں تھیں کھیڈ دے ویلے بیٹھ ہو کے ذکر وچ مشغول ہو گیندے آسے۔ جناب مولوی داداہود ین اُنہاں دی قوم وچ صاحب کرامت ولی آسے۔ اُنہاں دی لبتری آسی تے جناب باباجی صاحب جیہڑے اس وقت حالے بالغ نہ ہوئے آسے لبتری والیاں نال گھاہ کپدے رہندے۔ شام کو رُوٹی کھینے

اور تکبیر کہتے جائیں گے اور اپنے ہاتھ سے میرے نائب بن کر جو ٹوپی میں نے بھیجی ہے تمہارے سر پر رکھ دیں گے اور اس وقت بھی تکبیر کہتے جائیں گے، پھر دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے ہدایت کریں گے۔ جب نماز پڑھ چکنا تو ان کے سامنے اس طرح آنا جس طرح پیر کے سامنے آتے ہیں اور کچھ نذر پیش کرنا جو اگر ہوسکے تو ہمارے پاس بھیج دینا ورنہ وہیں راہِ خدا میں خرچ کر دینا۔ جب مولانا نظام الدین یہ کہیں کہ تم نے اس ضعیف سے عہد کیا تو ضعیف سے یہ سمجھنا کہ وہ خود "ہم" ہیں۔ اسی طرح ہر قول کو سمجھنا۔ پھر ہمارے اس ارشاد کو جو وہ نیابتاً اپنی زبان سے کہیں گے ہمارا سمجھنا۔ یعنی پانچ وقت نماز باجماعت گذارنا۔ جمعہ کی نماز اور غسل کو ناغہ نہ کرنا۔ ہاں اگر کوئی شرعی عذر مانع ہو تو مضائقہ نہیں۔ ہر روز مغرب کی نماز کے بعد تین سلام سے چھ رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا۔ اس نماز کے بعد دو رکعت اور سلامتی ایمان کے لئے پڑھنا اور اسے ہمیشہ اس طرح پڑھتے رہنا کہ ہر رکعت میں سات سات بار سورۂ اخلاص اور ایک ایک بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کریں اور تین مرتبہ یہ دعا مانگیں یا حیّ یا قیوم ثبتنی علی الایمان یعنی اے وہ ذات جو زندہ و پائندہ ہے ہمارے قدم ایمان پر جمائے رکھ۔ پھر عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت اور پڑھیں جس کی ہر رکعت میں دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا ہوگا اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ **یا وھّاب** کہنا ہوگا۔ اس طرح پر کہ "ھ" جس پر تشدید ہے سینے کے اندر سے نکل رہی ہے اور ہر ماہ میں چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ کو جو ایام بیض کہلاتے ہیں روزہ رکھنا ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو اسی ماہ میں پھر رکھ کر پورا کر لیں اور سفر و حضر کسی حالت میں نہ چھوڑیں۔

Marfat.com

داویلا ہویا۔ تے جناب مولوی وادا ہوراں سن آکھیا: "جیہڑا ناں نوں اک ڈیڑھ برس توں ٹنڈے کواجاں روٹی ہنیہہ دیندی۔" آنہاں سن ایہہ گل سنی تے ایہہ گھبرا گئے کہ کیہا ہے تے میں بڑی محنت نال کیدار ہیا ہاں خبرے کجھ ناراضگی وچ ایہہ گل آکھی"۔ پر اُنہاں سن شام دی نماز پڑھ کے کھیٹے نے چادر ڈاہی تے خود بھی بیٹھے تے اُنہاں نوں بھی اپنے کول بہالیا۔ پھر روٹی منگالی تے اپنے ہتھیں نال دودھ وچ کُٹی تے ہک کنالی وچ اپنے نال کھوالی تے پھر مولوی وادا ہوراں فرمایا "بچہ اجتہس پچھے نوں کسے دا کیہا نہ کیں نہ جلیں۔ بیٹھ کے اللہ اللہ کر" ایہہ گل آکھی آسی تے انہاندا قلب جاری ہوگیا۔

جس ویلے ایہہ کیفیت انہاندے دل تے طاری ہوئی تے پھر مولوی وادے ہوراں لگے عرض کیتی کہ یا حضرت، مکو بیعت کرو"۔ اُنہاں سن آکھیا "بچہ تو ہمری اڈاری بازاں دی ہے تے اسدی کھگیاں ندی۔ میں تکو بیعت نہ کرہدا۔ نال ایہہ گل بھی آکھی سنے "جڑھدے والے پاسے جل"۔

ہجاں اُنہاں سن اپنے ہبیر کوڈٹھا بھی نہ آسا۔ پر اوہ اُنہاں کو اوکھے ویلے خفیہ مدد کریندے رہئے۔ قحط آسا تے بابے جی ہوراں سن کسے جاتی بھس دانے آندے ہک سنگی نال ہو آسا رانیں کسے مسیتی وچ رہئے۔ اُتھے کوئی ہور جناں بھی آسا۔ جیندے کول ماس بدھا دا آسا۔ اندے سنگتے سن کجھ ماس چھپا کیہدا۔ اُس سن سنبھال کڈھی تے اُنہاں دوناں کو بجڑ کیہدا۔ پیرا بھلا بھی آکھن لگا۔ تے اجے ہی ہک شخص آکے آکھن لگا۔ ایہہ ہک جہڑا ہے۔ بابا جی ہوراں دی طرف اشارہ کیتا۔ ایہہ بے گناہ ہے۔ چوری تے دوئے سن کیتی ہے۔ خیر اُس کولوں ماس بھی نکلیا تے شرمندہ ہونا پیا۔ خیر صبح اُٹھوں ٹُردیاں ٹُردیاں رستے وچ سنگیے سن آکھیا۔ "لکڑیاں چُن کے آن جے کجھ ماس تے اوہ جناں ہن گیا ہے تے کجھ میں چھپیا کیہدا آسا۔ اُس کو بھن کے کھانواں"۔ اُنہاں سن انکار کیتا کہ میں نہ ماس کھیندا ہاں۔ نہ نہ لکڑیاں آندا ہاں۔ اگے گئے تے ہک ہور شخص ملیا۔ اُس سن آکھیا "تو تھکیا دیں۔

Marfat.com

فائدہ ۹

یادِ محبوب اور وقت کی معموری کے بیان میں[1]

اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا میں تمہیں آدمیوں کا پیشوا بناؤں گا۔ اے فرزند یہ کارِ عظیم تمہیں دیا گیا ہے اس کے حق کی ادائی ضروری ہے انبیاء بھی اس کے بوجھ تلے دبے جاتے تھے، شرطِ کار یہ ہے کہ خلق خدا کی خیر خواہی اور نصیحت ہر وقت پیش نظر رہے اس کی جفا و قفا پر صبر کرے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرے شکستگی اور بیچارگی کو اوڑھنا بچھونا بنالے بلکہ اور بڑھاتا رہے اور جس شئے میں نقصان و زیاں کا رہو اس سے دور بھاگے۔ جن و انس کو پیدا کرنے سے مقصود صرف عبادت اور بندگی ہے۔ محبّت کی بات ہو یا معاشرت کی، دوستی کی بات ہو یا معاملہ کی اگر وہ خدائے عز و جلّ کے لئے ہے تو کیا کہنا۔ یہ کام جو تم نے اپنے سر لیا ہے اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ بندہ بذل وایثار سے کام لے۔ اللہ جلّ شانہٗ کی راہ میں خرچ کرے اور دوسرے لوگوں کی حاجتوں کو اپنی حاجتوں پر ترجیح دے اور اگر کل کے لئے کچھ نہ بچے تو کوئی اندیشہ نہ کرے۔ پھر ظاہر کے ساتھ اتنا نہیں بلکہ معانی کے ساتھ بہت زیادہ دل کو مشغول رکھے۔ دنیا کی وجاہت اور خلق خدا کی آمد و شد کے لئے صورت بنانا کہ لوگ اسے دیکھیں اور ہجوم کریں اپنے آپ کو

---

[1] ماخوذ از مکتوبات ذیل از خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب مولانا علاؤالدین گوالیاری ثم کالپوری۔ مطبوعہ مکتوبات (۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶)

Marfat.com

دا ہیہ ایہہ اہی کھل مکودے نے اُس پل تے چھوڑ ساں اُتھوں کہن جلیں" ۔ پھر وانعی اُسے پل نو اہناں کو اپنی غرض نبھائی ۔ ایسے نیئے نے ہک ہور بزرگ رستے وچ کھلتا دا ہے اُس مُن اُنہاں کو آکھیا۔ "مسافروتسیں بھکھے ہو۔ آؤ اس جائی ختم پڑھدے ہین ۔ رُٹی تیار ہے تسیں بھی رُٹی کھا کھنوں نے پھر چلو"۔ تے اُنہاں کو رج کے کھانا دنا تہ پھر ایہہ کھلے رخصت ہوسے ۔ بعد وچ جس ویلے حضرت جناب بابا جی صاحبؒ ہور کیمیاں تشریف لے گئے تے اُنہاں کو اندازہ ہویا کہ ایہہ اوہ ہی بزرگ ہین جہڑے اوکھے ویلے بگڑدے رہتے ہین ۔

ہاں نے جس ویلے ایہہ اُتھے گئے ہین ۔ اندے پیر پھٹے دے آسے نے حضرت جناب بابا نظام الدین صاحب کیانی ہوراں مُن فرمایا " کجھ بچہ اوہ اُتھے پانی ایں اپنے پیر نہو کہن نے پھر آہ اُنہاں مُن اُتھے پیر نہوتے ، نے دھونے نال ہی بھٹالاں خشالاں غیب ہو گیاں بالکل چنگے بھلے جنیاں رینہ ، بچو ساں ہی کدھے ہودنا اچنبے ہو گئے لسے گل نے بعد وچ اُنہاں مُن ایہہ شعر آکھیا ہے ۔

ر   راہ سچیاں کھتے ہیبت رُبی اُتھے وچ نمازاں نتیاں ہیں
ڈیٹھا عکس معشوقدا نال اکھیں اُتھے خاص تسلیاں کیتاں ہیں
جتھے آب زمزم جاروان ہویا اُتھے پھر پھر شیشیاں بھنیاں ہیں
جتھے الحمد وی لکار دی ساں اُتھے صاف مراداں لینیاں ہیں

ایہہ گل قابل ذکر ہے کہ اُنہاں کو دوتیاں لوکاں دے مُنقے تھیں کئی سحر گی وت ملے ہی ہتھ تے بھرے خاص توجہ نال بیعت کیتا ۔ اُس سلسلے وچ باباجی صاحبؒ ہوراں ایہہ بیت لکھیتے دسے ۔

ی   یاد رکھنے سوہنے سجناں دے کیتے قول اقرار زبان والے
شاید دین شہادت اساڈڑی اوہ شمس قمر مینے اسمان والے

Marfat.com

ہلاکت میں ڈالنا ہے اس طرف بالکل خیال نہ کرے اور جو کچھ پیش آئے آئے صرف اپنے کام میں یکطرفہ ہوکر مشغول رہے ؎

فارغ چہ بود ز خود گذشتیم　　مارا نہ غمے نہ غمگسارے

بہر حال جو سامنے آئے آئے تم اس طرف بالکل متوجہ نہ ہو نہ دائیں طرف دیکھو اور نہ بائیں طرف۔ سیدھے منہ اٹھائے صراطِ مستقیم پر چلے جاؤ ؎

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو　　وز دورِ زماں ہرچہ شود گو شو گو

مشغول بحق باش و بہراز دو کون　　وز سود و زیاں ہرچہ شود گو شو گو

اے فرزند ہم نے جو بتایا ہے اسی پر قائم رہنا اور قدم پیچھے نہ ہٹانا، اگرچہ تم ہم سے بہت دور ہو اور گو صحبت اور نورِ حضور سے بہت سی برائیاں اور خرابیاں دور اور دفع ہوتی رہتی ہیں تاہم یہ ایک تدبیر ہے کہ جو کچھ ہم نے بتایا ہے اسے کرتے رہو اور تمام معاملات میں اسی تعلیم پر چلو۔ سرسری طور پر نہیں بلکہ توجہ دل کے ساتھ، تو گو مشرق و مغرب کا فاصلہ درمیان میں کیوں نہ ہو ہمارے ہم زانو کہے جاؤ گے یہ ایک کلیہ اور اصل اصول ہے اپنے اوقات کو اوراد و اذکار سے معمور رکھو اور تمام اعمال و اذکار میں اس کلیہ پر عامل رہو ؎

نصیحت ہمین است جان برادر　　کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

من فات وقتہ فقد فات ربہ جس نے اپنے وقت کو کھویا اس نے اپنے ربّ کو کھویا۔ دنیا کے اشغال ہر سالکِ راہ کے مزاحم ہوا کرتے ہیں لیکن طالبِ خدا کو چاہیئے کہ اگر پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے تو بھی دوڑنے سے باز نہ رہے۔

یاد رکھو کہ ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوا کرتا ہے لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یہ ہادی مرشد ہے۔ مرشد کا جب دامن تھاما تو اس سے چپٹ جاؤ ذکر و مراقبہ تخلیہ و تجلیہ جو کچھ وہ بتائے اس پر عمل کرو لا الٰہ تخلیہ ہے اور الا اللہ تجلیہ ہے۔ مراقبہ کی حالت

Marfat.com

، ہتھ ہیر زبان اک تھاں کر کے کیتنے سخن میں خاص دھیان والے
ابن دا نجیں اتھے توڑی ساڈے تک خال عہد بیان والے

مناسب ہوسی جے اندی شاعری نجیں پہلاں اہناں دیاں کجھاں کرامتاں دا ذکر کیتا جلے۔ بیعت ہونے نجیں بعد اپنے آبائی قبرستان سنجوڑے وچ ہک عبادت گاہ بنا کے تقریباً اٹھ یا نو سال تک چلا کر دے رہتے ہین تے اس دوران اہناں سن معرفت دیاں کئی منزلاں طے کر کہدیاں آہیاں۔

ہر پیغمبر، اولیاء تے اللہ والیاں کو آزمائشاں دے طوفان دا مقابلہ کرنا پیا ہے جناب باباجی صاحبؒ ہوراں کو بھی کئی قسم دیاں آزمائشاں دا منہہ دکھنا پیا ہے۔ کیناں لوکاں اگیدا اسکا کوئی سیانا دانہ آسا اج اس کو لوک من دے ہین نہ فقیر آکھدے ہین۔ جناب بجہ اندرے خلاف سازش بنائی۔ تے چوری دا الزام لایا۔ بڑا جرگہ آسا کسے کو لوا کھڑ لیا کر ماہڑا فلانا کپڑا اس سُن چھپایا ہے۔ باباجی صاحبؒ ہوراں سُن فرمایا کہ سچھا اُس فلانی سعیدن مائی کو بلاؤ“ اوہ آئی تے اُنہاں سُن آکھیا کہ ”بچ دسیں توڑی کلھ ہوئی بچ کسے سُن کے جیبز رکھی ہے۔ بڈھی سادی تے سچی آسی۔ اُس سُن آکھیا کہ ”اس جنے سن ہک کپڑا رکھیا ہے۔ تے مکو نا کیدہ کیتی کر نوں کسے کو نہ آکھیں کپڑا کڈھ کے آندا تے جھوٹی تہمت لینے والیاں کو شرمندہ ہونا پیا۔

ایہہ جناب باباجی صاحبؒ ہوراندی پہلی کرامت آسی۔ جہڑی لوکاں تے ظاہر ہوئی۔ جناب باباجی صاحبؒ جدوں پہلی واری راجوری شاہدرے شریف دی زیارتی نے گئے ہین۔ اُتھے اُنہاں لوکاں جنہاں بچ شاہدرے دے ساتھی، مقامی سکھ تے کجھ ہور لوک بھی آسے ہک سازش بنائی تے تقریباً اٹھارہ سال دا ہک مادر زاد گونگا آندا تے آکھیا حضرت اس اُتے ذرا توجہ فرماؤ۔ ایہہ گونگا ہے۔ تاں جے اسدی زبان پھر چلے تے ایہہ گلاں کرن لگ پووے۔ جی صاحبؒ سمجھ گئے کہ ایہہ آزمائش واسطے آندا ہے

Marfat.com

ہو یا اجتماع کی دونوں صورتوں میں دل میں آنے جانے والی باتوں کو روکو اور نہ آنے دو اور جو خدشات اور توہمات ان باتوں سے پیدا ہوں ان سے انکار کرو اور دفع کرو اس سے تجلیہ و تخلیہ حاصل ہوگا۔ اگر ایک ہادی کی پیروی تمہیں میسر ہو گئی تو یہ بڑی نعمت ہے اس کے بڑے اثرات دیکھو گے۔ اس باغ سے جتنے معرفت کے پھل تمہیں نصیب ہوں گے اتنی ہی نعمت زیادہ ہو گی۔ کسی دین میں ان دو صفتوں کے بغیر سلوک طے نہیں ہو سکتا سوائے اس طلب کے جو عزم و حزم کی شدت کے ساتھ ہو اور بجز اس تزکیہ نفس کے جو کمال حضوری کے ساتھ ہو اس معشوقہ تک لے جانے والا اور کوئی نہیں۔ اگر حضوری بکمال کو تم تخلیہ و تجلیہ کا نام دو تو بھی جائز ہے۔ لوگوں سے صحبت کم رکھنا اور کم کھانا پینا لازمۂ حال ہے۔ عاشقوں سے پوچھو کہ معشوق کے بغیر ان کا کیا حال ہوتا ہے محنت و بلا اور معشوقہ کی یاد عاشق کی غذا ہے، اگر مواجہہ یار ہے تو تجلیاتِ حسن کی بجلیوں سے اضطراب ہے اور اگر درمیان میں پردہ آگیا ہے تو عدم حضوری سے بیقراری ہے۔ کھانا پینا کہاں۔ خواب و خور کہاں، غیر یار سے صحبت کہاں ؎

باغم تو الفت و ہم خانگی ۔۔۔ از دگراں وحشت و بیگانگی

عاشق صادق نہ سوائے دوست کے اور کسی کو دیکھتا ہے اور نہ سوائے اسی کے ذکر کے اور کچھ پسند کرتا ہے۔ اس کے منہ سے جب نکلتا ہے تو دوست ہی کا نام نکلتا ہے۔ اسی کے خیال میں مستغرق ہے اور کچھ گفت ہے اور نہ شنید۔ منزل گم شدہ اور بیخود لوگوں کی ہے نہ کچھ اپنا خیال کرو اور نہ رشتہ داروں کا بلکہ ایک لمحہ کے لئے بھی خلق کے رد و قبول پر نظر مت ڈالو ورنہ دیدار دوست سے محروم ہو جاؤ گے نعوذ باللہ منہ اور اسے ضائع ہونے مت دینا اور نوافل و فرائض میں مشغول رہنا لِاَنَّ مَنْ فَاتَ وَقْتُہٗ فَقَدْ فَاتَ رَبُّہٗ اس لئے کہ جس نے اب وقت کو ہاتھ سے کھویا اس نے اپنے رب کو کھویا

Marfat.com

توجہ کیتی تے اوہ سرِعام بول پیا تے لگا گلاں کرن۔

جناب بابا جیہ صاحبؒ ہوریں جدوں اپنے پیر مرشد دے حکم نال کشمیر آئے ہین تے دانگت والی ندی دے کنارے اک پہاڑ تے پیشیں دی نماز پڑھی۔ اُتے لیٹھے دی چادر آسی۔ نماز پڑھنے توں بعد ڈٹھا تے اُس چادر تے رنگ برنگ دے نقش و نگار بنے دے آسے۔ ایہہ گل گجھ کے اپنے روشن ضمیر مرشد کیانیؒ دی خدمت وچ کیتی۔ اُنہاں سن فرمایا۔" بچہ ایہہ توہاڈیاں زمیناں تے ڈھوکاں دا نقشہ ہے۔ ایہہ گل قابل ذکر ہے تے اوہ پتھر جس تے نماز پڑھی تے چادر تے قدرت سن نقشے بناتے۔ اوہ پتھر باباجیہ صاحبؒ ہوراں دیاں اس علاقے دیاں ساریاں زمیناں ڈھوکاں تے زیارتی دے سلسے ایں۔ اوہ چادر اج بھی جس تے نقشہ بنیا آسا۔ ایسے طراں اُنہاں ہور زمیر کا ناں وچ موجود ہے۔ پونچھ ل نے دے کول اک بڑا بھیڑ لوہا پتھر ہے۔ اکثر اتھوں جدوں باباجیہ صاحبؒ ہوریں لوکاں کو اُس پتھر اتے کھلے رخصت کردے آسے۔ اُسدا ناں ہی الوداع دی گٹی پیا گیا آسا۔ بابے جیہ صاحبؒ ہوراں کو پکڑن اتھو یدھیا ہونا آسا۔ اوہ وہابی جہڑے اولیاواں کو نہیں مندے۔ اُنہاں سن اک کوئی لوہا آندا جہڑا جاتی تنفس بھی نہ ہل سکدا آسا۔ حضرات پتھر تے کھلتے دے آسے تے مخلوق جو فری آسی۔ اُنہاں سن لوہا پیش کیتا تے آکھیا۔ حضرت اس نے ذرا توجہ کرو۔ اُنہاں کو علم آسا جے لوہے کو آسے نہے والے اولیاء اللہ دیاں کراماتاں کو نہیں مندے تے بدعقیدہ ہین۔ جلال وچ آگئے تے فرمن لگے۔ اللہ دا بندہ پتھر تے بھی توجہ کرے تے اوہ موم ہو گیندا ہے۔ ایہہ گل آکھنی آسی تے اُنہاں دے پیر مبارک پتھر وچ اس طراں دھسنے شروع ہو گئے جیویں گارے وچ ہی جاتیوں کڈھ کے دوئی جائی رکھے تے اُتھے بھی ایہی گل تے پھر تیجی جائی تے رکھے تے اُتھے بھی پتھر وچ نہیں لگ گئے۔ اتنے وچ کسے شخص سن آکھیا۔ حضرت تسُدے پیر پتھر وچ دھسدے ہین لگے دے۔ اُنہاں

Marfat.com

فائدہ[۱۰]

مجاہدہ وریاضت وتعمیل حکم پیر کے بیان میں

ہمارا یہی مطلب و مقصود ہے کہ جو لوگ ہم سے تعلق پیدا کریں وہ ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر اپنا وقت تنہائی میں گذاریں اور مدام شغل میں بسر کریں۔ خواجہ نظام الدین احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد سے ایک مرتبہ التماس کی کہ حضور میں چاہتا ہوں کہ ہرجائی نہ بنوں۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا مگر مجاہدہ شرط ہے۔ پس آپ نے بہ تقلید شیخ صوم دوام اختیار کیا، پس تم بھی مجاہدہ اور ریاضت کو آخر وقت تک لازم کر لو۔ سب سے کہہ دو کہ جو مرید کہ فاصلہ کے لحاظ سے پیر سے دور ہے مگر اس کے فرمان پر قائم اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اس پر عامل ہے اور رضائے پیر کا خواہاں اور ہر وقت یاد الٰہی کی طرف متوجہ ہے وہ دور نہیں بلکہ قریب ہے اور ہم زانوئے پیر ہے اور جو اپنے شیخ کے فرمان پر نہیں چلتا تو عیاذاً باللہ گو اس کا مکان بہت قریب ہو مگر وہ اتنا دور ہے جتنا مشرق سے مغرب۔

۱۔ ماخوذ از مکتوب ۱۷، ۱۸، ۱۹ از خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب شیخ ابوالفتح علائی کالپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

جلدی فرمایا "ہیں؟" تے جُبہ مبارک اُراں پُراں کر کے اُتھے ای بیٹھ گئے۔ پیراں وچ چھے دیاں سیاں لگیاں دیاں آہیاں اُنداں سے طراں دا نشان ہور جس طراں جیہے کو کھیار کے بیٹھے آسے اُسدا نشان بھی پتھر وچ بالکل اُکرے گیا۔ ہک روایت ایہہ بھی ہے کہ حضرتاں ہُن اُس ویلے پتھر کو آکھیا "بس ہُن ٹھہر جا" پر ایہہ شہادت حاضر مجمعے دیاں زیادہ نا لوکاں سُن نہیں دتی۔ ہک ہور گل ضمناً یاد آگئی۔ حضرتاں دے حرم یعنی محترمہ مائی صاحبہ جہڑے وطن تھیں نکاح کر کے کشمیر آندے آسے۔ اوہ پہلے بنجوڑے وچ مشہور سردار ہوتے ہین۔ انہاندے گھر آہیاں۔ مظفرآباد دے ہک خدا رسیدہ بزرگ سائیں چیڑیا جہناں کو سائیں سہیلی بھی آکھدے ہین۔ اوہ سیاڑی وچ نتھیا گلی کوئی جا ہے جتھے اُنہاں سرداراں دا ڈیرہ آسا۔ پھر دے تُھر دے آنکلے تے مائی صاحبہ دے سر تے جہڑی نکی جیتی چادر آسی چھِک کے ہنار کہدی تے ٹر پیئے۔ شاید فقیری دی اس حرکت وچ ایہہ راز آسا کہ توہڑے سر تے ایہہ چادر نہیں رہن لگی۔ توہڑے سر دی نشان دہی تمام تفیں بھی فہمی ہے۔

حضرت صاحب دیاں کراماتاں لکھنے واسطے پوری کتاب چاہیدی ہے۔ پر اُندے پیر روشن ضمیر دے کشف دے بارے وچ بھی ہک واقع لکھنا چاہندا ہاں۔ جناب باباجی صاحب ہوریں مرشد دے فراق وچ ڈونگھیل ناں دا کوئی اُجت ناز کا باطل ہے جتھو کنیاں شریف دا کُجھ علاقہ دس لبھے اُتھے گُل گئے۔ کڑیاں اُتھے ساگ بھی چُندیاں رلکے ایہہ گیت گیندیاں آہیاں۔

بدل برھدا تے بلیاں جوندیاں　　　عاشق ٹرے تے معشوقاں روندیاں

وس ڈاھڈا یا بندے ڈھولالا

تے حضرت صاحب بیاڑی کو بکرڑے کول ای چھپ کے روندے آسے۔ پھر پہلیاں ہی ایفیں کنیاں شریف حاضر ہوتے۔ تے آہناں کے درشناس واقعے کو اس رمز نال بیان کیتا

Marfat.com

فائدہ[1]

عشق و وصول و ذکر و قرب کے بیان میں

اس دنیا میں سب سے بہتر کام طلب خدائے عزوجل اور اس کا وجدان و عرفان ہے۔ گو کل موجودات کیا حجر کیا شجر کیا فرشتہ کیا جن کوئی اس کی معرفت سے خالی نہیں لیکن انسان کو ایک خاص عرفان و وجدان نصیب ہوا ہے جس سے بہت ہی کم مخلوق آگاہ ہے۔ یہ عرفان خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے پیروؤں کے ساتھ مخصوص ہے۔ معرفت کے لئے یہ ضرور ہے کہ یہ خیال بطور دوام جگہ کرلے کہ وہ معشوق کی خدمت میں حاضر اور اس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب یہ توجہ بطور تام حاصل ہو جائے گی تو طالب یا تو اس کے دروازے پر پڑا رہے گا یا اس کے کام میں رہے گا۔ اس کے لئے لازم ہے کہ ماسوائے اللہ سے دل کو پاک و صاف کرکے اخلاق کی درستی اور تزکیہ کی کوشش کرے دل میں سوائے اس کے اور کسی کا خیال نہ آئے۔ تصور میں بس اسی کی صورت اور زبان پر بس اسی کا ذکر رہے جب بات کرے تو اسی کے لطف و کرم کی اسی کے وفا و جفا کی۔ اسی کے بخشش و عطا کی۔ اس میں کبھی یہ ہوگا کہ غلبۂ حال میں معشوق کے ناز و ادا و لب و رخسار کی باتیں بھی منھ سے نکلنے لگیں گی۔ مگر یہ سب پرکار محبت کی گردشیں ہوں گی۔ معشوق کے کوچہ میں جس بہانہ سے ہو آتا رہے۔ بلکہ مسکین و عاجز و خستہ

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۲) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان۔

Marfat.com

''بیجھ اک روز توں کوڈ ڈھڈا یا ناہیں۔ ماڑا دل خفا آسا تے میں اُس اُچے ڈھیر تے چڑھ کے کیساں اتھوں تو ہڑی جا بھی دسدی آسی۔ کُڑیاں ڈھولا لا گیندیاں آیاں تے میں چھپ کے روندا آساں''

بدل برھدا تے بلیاں پوندیاں　　　عاشق ٹرے تے معشوقاں روندیاں

دس ڈاھڈا یاندرے ڈھولا لا

ایہہ گل قابل ذکر ہے کہ حضرت جناب بابا جی صاحبؒ ہوراں سُن قرآن شریف دے چھ ست پارے تے ہک دو کتاباں دے دو چار سبق ہی استاذی طور پڑھے ہین۔ پر اُن دیاں بڑیاں بڑیاں تصنیفاں تھیں معلوم ہوندا ہے کہ قدرت سُن اہناں کو علم لدُنی عطا فرمایا دا آسا۔ تاں ہی اہناں کتاباں دی نظم تے نثر تصوف دے موتی چُن چُن کے رکھے دے ہین۔

ہاں تے تصوف دی پہلی کتاب سلطان ابو سعید ابوالخیر سُن نثر بچ فن تصوف دے بارے لکھی ہے۔ تے پھر علامہ محمود شبستری دی کتاب تصوف بچ سو ہر سے سبھی ہونا ری ہے۔

درمیان بچ بچ سارے ناں آسکدے ہین۔ پر پیر رومی سُن تصوف دی شاعری کو جس مقام تے پہچایا ہے اوہ بھی ہر شاعر دے بس دا روگ نہیہ۔ پنجابی بچ بابا بلھے شاہ بابا فرید۔ شاہ حسین تے کجھ ہور تاں سر فہرست آسکدے ہین۔ پر سیف الملوک دے خالق میاں محمد بخش ہوراں دا پلا تصوف دی شاعری بچ کجھ اُڑ دا سی ہوندا ہے۔

میں سمجھدا ہاں تے بڑیاں لوکاں دیاں شخصیتاں دا مقابلہ کرنا اک ناخوشگوار فرض دا دا کرنا ہے۔ پر حقیقت دا اظہار نہ کرنا بھی کسے قلم کار واسطے فرض نہیں اکھیاں قبر تے دے برابر ہے۔ مکو ایہہ گل آکھنے بچ کوئی جھاکا نہیں جے حضرت جناب بابا جی صاحبؒ اپنے دور دے صوفی شعراء بچ تصوف دی شاعری دے سر تاج ہین۔

Marfat.com

اس کی گلی میں ایک تنکے کی طرح پڑا رہے طرح طرح کی تدبیریں کرے طرح طرح کے ڈنے ڈھکے کرے کہ کسی طرح حصولِ مقصد نصیب ہو۔ کوئی ایک دروازہ کھل جائے۔ اسی کوشش میں اس کے دروازے اور درگاہ کے بیٹھنے والوں اور اس بارگاہ کے رہنے والوں سے ملاقات اور دوستی پیدا کرے تاکہ معشوق تک رسائی کا سامان ہو بلکہ یہاں تک کوشش کرے کہ آشنائی خاص حاصل ہو جائے۔ اس کوشش میں خواہ جان صرف کرنی پڑے خواہ مال، خواہ جاہ کام آئے، خواہ عزت و جلال، اس درگاہ کے کمترین بندوں کا کمترین غلام بن جائے انہیں لوگوں سے کام نکلا کرتا ہے اس لئے انہیں سے موافقت پیدا کرنا ضرور ہوتا ہے۔

طالب کو چاہیئے کہ ہمیشہ ذکر و مراقبہ اور فکر و تلاوت میں مشغول رہے۔ جس حال میں رہے اسی کی مناسبت سے فکر و ذکر کرے اور امید و بیم میں رہے، یعنے یہ امید رکھے کہ ایک دن مقصود ضرور حاصل ہوگا اور معشوق و مطلوب کے حضور تک پہنچ جائے گا۔ لیکن ڈرتا بھی رہے کہ محبوب مرتبہ والا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادبی سے دھتکار دیا جائے اور آغوش سے ہٹا کر دروازہ کے باہر اور در سے ہٹا کر یاوہ گرد نہ کر دیا جائے۔ کبھی اس کے بہاو جمال میں وارفتہ اور کبھی اس کے کمال و جمال میں مضطرب و آشفتہ رہے۔ طالب یا تو مسجد یا گورستان میں یا جنگل اور ویرانے میں رہتا ہے یا ان مشائخ اہل ارشاد اور عارفان امجاد کی خدمت میں رہتا ہے جن کی ملازمت کے بغیر کام نہیں چل سکتا یعنی جب تک کوئی اس کی رہبری نہ کرے گا وہ ہرگز مراد کو نہ پہنچے گا۔ پس اے بھائی جو کچھ پاس ہے سب ان پر سے تصدق کردو اور جو عزت و شرف حاصل ہے سب ان پر نثار کردو اس لئے کہ سب سے اہم کام اخلاق کی زینت و آراستگی ہے تخلقوا باخلاق اللہ و تصفوا بصفاتہ اللہ جل شانہ کے سے اخلاق سیکھو اور اسی کی سی صفت اختیار کرو جب تک کہ اس کی

Marfat.com

چنانچہ حُبِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ اُنہاندے کلام دا کجھ نمونہ پیش ہے۔

یارسُول اللہ کراں ندائیاں ۔۔۔ میرے بابل تیرے لڑ لائیاں
یارسُول اللہ یارسُول اللہ کو کاں ۔۔۔ بوہے یا شافی مخلوقاں
یارسول اللہ سُن فریاداں ۔۔۔ بنی مشکل کریں چا امداداں

جھولی اڈکے تیرے در آئیاں

یارسُول اللہ بلانواں ! ۔۔۔ تینوں پکار دی کیوں نئر مانواں

آلوئیں والیا او میرے سائیاں

یارسُول اللہ بنے لانویں ۔۔۔ گھمن گھیرو چہ چیبہ ملا ویں

تیرے خلقِ عظیم دیاں آساں لائیاں

یارسُول اللہ یلانویں ۔۔۔ میرے زخماں دی ہیٹر ملانویں

پالنواں واسطے من دو ہائیاں

میرے بابل تیرے لڑا تیاں

حضرت شیخ سعدیؒ سُن حضرت یعقوبؑ دا حضرت یوسفؑ دے کپڑے نے دی خوشبو سونگھن تے یوسفؑ وا کنعان دے کھوہ بیچ نہ دکھ سکن دے سلسلے بیچ حضرت یعقوبؑ دی زبانی اسطراں نظم لکھی ہے۔

گہی برطارم اعلیٰ نشینم ۔۔۔ گہی بر پشت پائے خود نہ بینم
اگر درویش برحال بماندے ۔۔۔ سر دست از دو عالم بر فشاندے

بابا جی صاحبؒ ہوراں دی اتھے ایہہ نظم پڑھن دے قابل ہے ۔

کدے کدے عشق انہیدا پیا ۔۔۔ کدے چپ تے کدے نغورہ بھیدا پیا
عشق آہدا قدرت نوں ملاوے ۔۔۔ الست بربکم کو کیندا پیا
کدے کدے پیاوا عذا کرا وے ۔۔۔ کدے کدے پتھراں نال مراوے

Marfat.com

صفتوں سے متصف نہ ہو گے اس کی ذات کا مشاہدہ نہیں نصیب ہو سکتا۔ افسوس کہ یاروں نے نفس ذلیل سے انس پیدا کر لیا ہے اور اللہ کی طرف سے فارغ و بے غم ہیں ؎

درچہ کارید و درچہ مصلحت اید اے فرو ماندگان بے مقدار

درجہاں شاہدے و ما فارغ در قدح جرعہ و ما ہشیار

اے جوانمرد یہ آگ تیرے سینے سے کیوں نہیں بھڑکتی اور تیرے دل میں کیوں نہیں جگہ کرتی! ہائے یہ کیا ہو گیا ہے۔ اے یار عزیز و برادر شفیق طلب کرد طلب۔ اور اس راہ میں جما کر قدم رکھو۔ لیکن جب تک کوئی رہبر نہ ہو گا اور اس کی پیروی نہ کرو گے راہ مقصود دکھائی نہ دے گی اور منزل کا نشان نہ ملے گا۔ میرے خواجہ؏ فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی بغیر پیر کے جلدی سلوک طے کرتا جائے گا اس کی مثال اس رسی بٹنے والے کی طرح ہے جو جس قدر آگے بٹے گا اسی قدر پیچھے کھلتا جائیگا اور سب سے پیچھے چلے گا۔ طالب کو لازم ہے کہ ہر وقت اوراد و وظائف میں مشغول رہے اشراق و چاشت تہجّد و اوابین کی نمازیں۔ فی زوال (سایہ ڈھلنے کے وقت) کی نماز، اوقات مرجوہ (یعنے جب قبولیت کی امیّد ہے اس وقت) کی نماز شام کے وقت ہو یا صبح کے وقت۔ انہیں برابر پڑھتا رہے یہی سب ہمارے ہاں کے ٹونے ٹوٹکے ہیں ایک دروازہ سے نہیں بلکہ مختلف دروازوں سے اندر داخل ہو۔ ہر دروازے کو کھٹکھٹاؤ پھر دیکھو کہ کس دروازہ سے فتوح روح ہوتی اور عروس روح تجلّی فرماتی ہے تحقیق یہ ہے کہ جب تک یہ سب کام نہ کرتے رہو گے کامیابی کا منھ نہ دیکھو گے اور یہ سب ظاہری اسباب یا باطنی نعمتیں اس وقت تک نصیب نہ ہونگی جب تک کہ طلب میں شدّت اور محبّت میں غلبہ نہ ہو۔ یہ شئے سب پر مقدّم ہے جس راہ پر کہ میں بلا رہا ہوں اس میں ایسی تجارت ہے کہ جتنا زیادہ نقصان ہو گا اتنا ہی فائدہ زیادہ ہو گا۔ وہ کون خوش نصیب جوانمرد اور کس باپ ماں کا جایا ہے جو اس راہ میں نقصان

؏ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ العزیز۔

Marfat.com

کدے کدے مجنوں آپ کہلاوے کدے طوفان چڑھیندا بیبا
کدے آذر دے گھر جاوے کدے کدے بیچ تمارے جاوے
کدے نمرود تھیں چخہ چڑھاوے کدے اگ گلزار کریندا بیبا
کدے کدے نے اگ منگاوے کدے آپ کوہ طور جاوے
پردہ لاہ دیدار دکھاوے رَبِّ اَرِنِی کوکیندا بیبا

محمد بوٹا۔ دلپذیر۔ عبدالستار نے کجھاں ہوراں شاعراں حسن چار تقیاں بیچ تصوف دا رنگ بھریا ہے۔ اس میدان بیچ حضرت جناب بابا جی صاحبؒ ہوراں دا سوز تے کسک صفحۂ قرطاس تے اس طراں کھنڈ یا دا لشکارا ہے ۔

م :

محرم ہون تھیں باہج نالا نائیں اُٹھدے گھنڈ شہانیاں دے
نخلے ہوکے کرازمائش لیندے ظاہر دیکھ نہ حال ستانیاں دے
مطلب دلاندے دین نہ مول کدے کرن کدا عتبار بیگانیاں دے
جانی نور عرفان دی ہتھ جنہاں عیب کھول دے قفل خزانیاں دے

ظ :

ظلم کیتا مجھے مول نائیں کو ہاڑا اپنے ہتھ تھیں ملیا میں
انیویں جند گالی رہی صاف خالی عمر گنت کے کی اوسا ریاں میں
اصلی کار تھیں رہی بے کار صدا جھیکڑ دشمناں آن لتاڑتا میں
رہی لوڑدی عبدا عمر ساری دشمن وچ گریبان نے دتا ڑیاں میں
جان رکھنی کم کاذ باندا شمع وانگ پتنگ دے جال لیئے
کثرت غیر دی کہن آفات ڈھندی محدث کے جان دم سنبھال لیئے

Marfat.com

برداشت کرنے اور نفع کمانے پر آمادہ ہے۔ لوگ آبِ رواں پر نقش کاڑھنا اور اس سے عشق بازی کرنا چاہتے ہیں۔ سبحان اللہ اس طرح کبھی کعبۂ وصال تک نہیں پہنچ سکتے۔ شور زمین میں کاشت کرتے اور فصل درو کرنا چاہتے ہیں بہرحال اگر اس عالم کی کوئی نقد شئے تمہارے ہاتھ لگ گئی ہے تو زہے بخت ورنہ وائے محرومی۔ اُس بیچارے پر صد ہزار افسوس ہے جو محروم رہا۔ خبردار طلب کا دامن مت چھوڑنا اور اِدھر اُدھر نظر مت ڈالنا۔ اس نعمت کے سوا جو کچھ ہے وہ ہزل و ہزیان ہے، جس طرح کیمیاگر پارے کو کھرل میں ڈالکر گھوٹتا ہے، تم بھی جب تک اس طرح گھسنے اور رگڑے نہ جاؤگے کام نہ بنے گا۔ بس اس راہ میں بھسم ہو جاؤ واللہ جب تک کہ تمہیں محبت کی چنگاری اور معرفت الٰہی کی سُرخ گندھک نہ ملے گی تمہارے وجود کا تانبا کبھی سونا نہیں بن سکتا ؎

نصیحت کرد بکتوساںؔ اگر آزادۂ بستاں   وگر گوئی کہ نتانم غلام تست بکتوساں

ع؎ بکتوساں ایک ترکی شاعر کا نام ہے ۱۲۔

Marfat.com

غوطہ لا کے نفی دے حوض اندر بدن بِچ اثبات دے گا لیئے!

اسم ذات دی ہر دم رکھ جاری باغ ہُو دا عبدا پال لیئے!

ایہہ بیت جیدن سنجوڑیوں جلے تجیس نکلے ہین اُسدن آکھیا ہے:۔

الف:۔

آجا نوں مہربان ہو کے میں تنے لکھ مقبنناں جھیلیاں نی

اُہر زہر ہویا بدن خیر ہوڑ گاں وانگ رباب دے ہلیاں نی

مکھ دس کے بار نہ تس جانوین تکاں کوہ میدان تے گلیاں نی

خشک ہو یا نی میرا بدن عبدا ہنراں نجواندی جدوں جیلیاں نی

جیوں کہ حضرت جناب بابا جیما حیتے ہوراں دا تصوف دا بڑا خزانہ اہناں دیاں اپنیاں

تصنیف شدہ کتاں ہین جیڑیاں نظم تے نثر بِچ لکھیاں گیئاں ہین۔ جنہاں بِچ ملفوظات

نظامیہ، اسرار کبیری، تے "سی حرفی" شامل ہین۔ چنانچہ "اسرار کبیری" دے بارے بِچ آپ

فرمیندے ہین:۔

اسرار کبیری سفنے اندر کسے ولی بتایا — اس مجبوری کارن میں بھی ایہہ ہی نام رکھایا

یا ہر قرآن حدیثوں بھاتی قدم نہ بودھر یا — سنت اُہر رسول اللہ دے کیتا جو کجھ سر یا

عبدی سائل تیرے در دا نوشہ کجھ نہ لیلے — رکھی جھولی وانگ گدایاں منت کوتی نہیں کھلے

عبدشکستہ آپے کیتا آپے خود نہ ماناں — جگہ ہور نہ لبھے کوئی کس دروازے جاواں

عبدھ قدم دے سر رکھیند اتوں برتوبائے — قطرے وانگو عبد بیچارہ بِچ سمندر جاوے

ہاں تے جس وقت اُہناں کو کیناں شریف تنیس حکم ہویا نے کشمیر جلوتے

اُہناں عرض کیتی کہ یا حضرت میں اُتھے دی زبان میں نہ سمجھ سکدا فِر کس طراں گزارہ ہوسی،

فرمایا تو ہڑ سے کوں کابل دے ٹک پھا ایسن۔ ہندوستان بادشاہان دے بھی ایسن تے

جاتی جاتی دے سمجھنے والے بھی موجود ہوسن۔ یا آخر ایہہ آئے تے کشمیر لا دے

Marfat.com

فائدہ ۱۲[1]

معرفتِ الٰہی کے بیان میں

وہ شئے جس کی طلب سب سے زیادہ کرنی چاہیئے اور وہ مقصد و مراد جو سب سے زیادہ پیاری اور اہم شئے ہے معرفتِ الٰہی ہے۔ یہ نعمت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ محبت نہ ہو۔ محبت کی دو قسمیں ہیں ایک عام اور دوسری خاص۔ جب یہ پہلی جلوہ گر ہوتی ہے تو بندہ امتثال اوامر یعنی بجا آوری احکام کی طرف دل لگاتا ہے اور دوسری یعنی خاص قسم جیسا کہ اس کا نام ہے ویسے ہی اس کی حقیقت ہے۔ یہ شئے لطفِ محض اور اللہ تعالیٰ کی دین ہے، کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کی علامت تزکیہ نفس اور توجہ تام ہے جسے یہ دو نعمتیں نصیب ہوئیں تو سمجھو اُسے محبّت کی نعمت بھی عطا ہوئی۔

تزکیۂ نفس کم کھانے، کم سونے، کم بولنے اور کم ملنے جلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ استقامت شرطِ کار ہے مگر توجہ تام بغیر پیر و مرشد کی تلقین کے میسّر نہیں ہوتی، اگر پیر و مرشد اپنی صورت کے تصوّر اور حضوری کے لئے کہے تو اس میں مصلحتیں ہوتی ہیں۔ آدمی بن دیکھی چیز کا تصوّر مشکل سے کرسکتا ہے۔ شیخ کی صورت اس کی دیکھی بھالی ہوتی ہے۔ اس کا تصوّر ممکن ہے اور یہ بات جلد حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح جب دل جمعی پیدا ہوئی

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۲۱) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب قاضی اسحاق و قاضی سلیمان۔

Marfat.com

ملاقے کول اُس دے نیڑے ہک مست فقیر نال ملاقات ہوتی۔ تے اوہ آکھن لگے
"اسیں سُتے نے نشاندی واری آئی" نالے ہک گلاس دودھ دا بھی پین واسطے دتا۔
سُنے تالے گنیاں شریف دیاں حضرتاں مُن ہتڑی گل فرمائی آسی نے کابل دے بھی
لوک تو ہڑے کول اِبسن۔ تے پھر ہک دیہاڑا اوہ بھی آیا کابل دا وزیر اعظم جیڑا ایہہ واسطے
کشمیر آیا جیدا ناں عبدالرحیم خان مدنی آسا۔ انہاں دی خدمت وچ حاضر ہوئے بیعت ہویا
اوہ ہی مدنی صاحب پھر مدینے وچ جا کے فوت ہویا۔ تے انہاں دیاں کو نیاں کو نیاں تھیں
لوک آئے مرید بنے تے پھر واقعی اُنہاں کو نیاں سمجھن دی کوئی دقت نہیں ہوئی تے
ہزاراں دی تعداد وچ لوک آکے بیعت ہوتے۔ سب تھیں پہلے بیعت ہون والے
مرید دا ناں حبیب آسا جیڑا توجہ دی تاب نہ لا سکیا تے اُس دی موت واقع ہوگئی
اُس تھیں بعد حلیم ملاں حبیب نہ کا لوا ابتدائی مریداں وچ کوئی سے "اسرار کبیری" دے لکھن
تک جتنے لوک مرید بنے ہین اُنہاں دا اندازہ انہاں شعراں تھیں ہوندا ہے۔

سِت ہزار خلائق بیٹھا ہٹے آئی	سبھے از گنہگار جیہڑے ربا بخش خطائی
تابع رکھے شریعت دے قدم نہ باہر جاون	تائیں روز قیامت اندر من خلاصی پاون
دنیا عقبیٰ سنوارن والا ساہڈے کار تمامی	سبھے مشکل حل کراوے واہ واہ پیر نظامی
اُبہر تلے نقش لگاوے اسم ذات نشانی	وچ مراقب حاضر ہوندے دائم اخاں پیشانی

ظاہر ہے "اسرار کبیری" لکھن تھیں بعد دا زمانہ حضرت صاحبؒ ہوراں دا کمال تے عروج دا زمانہ آسا
اس واسطے وثوق نال آکھ سکدے ہاں کہ اُس وقت تھیں گھن کے آخیر تک آندیاں
مریداں دی تعداد لکھاں تک پہنچن دا امکان ہو سکدا ہے۔
گل تصوف دی شاعری دی آسی۔ پنجابی دے ہک مشہور شاعر وارث شاہ
جیہاں ہیں قصہ ہیر رانجھے وچ تصوف دا رنگ۔ بھرے بڑی شہرت حاصل کیتی ہے۔
اس میدان وچ حضرت تماب بابا جی صاحبؒ ہوراں دیاں اُنہاں شعراں دا ملاحظ

Marfat.com

تو مرید آسانی سے آگے ترقی کر سکتا ہے۔ تصوّر حضور میں جو بات پیدا ہوتی ہے وہ گو مراقبہ کرنے پر بھی حاصل ہوتی ہے لیکن ہر وقت اپنے آپ کو پیر و مرشد کی حضوری میں تصوّر کرنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اتفاق سے کبھی کبھی دونوں کے قلب ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجایا کرتے ہیں اور محاذات ٹھیک بیٹھ جاتا ہے پھر پیر کے قلب سے مرید کو براہِ قلب فیض پہنچتا ہے وہ بھی ایسا فیض کہ جو کچھ پیر نے سنوں ریاضتوں میں حاصل کیا تھا وہ مرید کو باوجود اس کی گوناگوں گرفتاریوں کے بہ آسانی حاصل ہوجاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ آفتاب کا عکس اُس پانی میں پڑ رہا ہے جو اس کے محاذی ہے' اس پانی کے سامنے ایک دیوار ہے اس پر بھی یہ عکس پانی پر سے جھک کر پڑ رہا ہے جسے عکس کا عکس کہنا چاہیئے۔ یہی حال مرید کے قلب پر عکس پڑنے کا ہے جو کچھ پیر نے ساری عمر میں طرح طرح کی محنت و مشقت سے کمایا تھا طالب کو پہلے ہی قدم میں حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ نعمت قلم و زبان سے بیان نہیں ہو سکتی۔ طالب کو جب اس کا ادراک ہوتا ہے تو پہلے پہل اس کی سمجھ میں نہیں آتا مگر تلقینِ پیر جس قدر بالمشافہ مفید و مؤثر ہوتی ہے' غائبانہ طور پر خط و کتابت سے اتنی مفید و مؤثر نہیں ہوتی گو اس کا بھی کچھ اثر ہوتا ہے اور فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ شہد ایسا ہوتا ہے اس کا مزہ ایسا ہوتا ہے اور بات ہے اور پیر کا اس کے چند قطرے منہ میں ڈال دینا اور بات ہے۔ یہ کام پیر و مرشد کے حضور میں بنتا ہے اور جو دولت اور اثر نصیب ہوتا ہے وہ اور ہی بات ہے۔ دل کی آنکھ اگر بینا ہے تو بیناتر ہو جاتی ہے اس کام میں ملاومت کی بہت ضرورت ہے فتح باب کا انتظار کرنا اور امیدّ رکھنی چاہیئے' تا وقتیکہ بندہ خدا کے ساتھ ایک نہ ہوجائے یعنے جدھر دیکھے خدا ہی کو دیکھے۔ جانے پہچانے تو صرف اسی کو جانے

Marfat.com

کرو، تے ذوقِ حسن دا لطف چاؤ۔

الف:

آکھدی تینوں ماں سیتے وے اس ربت دے وچ کی تکیا تیں
لبھے یار بلوچ نہ ریت دے وچوں ایسی کار نچھیں دس کی کھٹیا تیں
پہلا قول اقرار نہ یاد تینوں ورو ہنوں دے نام دا رکھیا تیں
عبد تے عہد پیمان نوں توڑ کے تے ادھنوں اپنے آپ نوں لٹیا ایں

ی:

یار دی شکل یا عکس ڈٹھا نائیں ہور حسیناں یاد ما تے
لبھے وصال دے جام دا اصل جیکر کھولال کھنڈ نبات دا سواد ما تے
نقش نہ تصویر دا بینش اکھیں دے سب وجود آ یاد ما تے
جمی جسم دی عبد آرو ونیدی ہاں پہنوں نام نچھیں ہوتے دلشاد ما تے
ہُن کلام دا دُوا رنگ ملاحظہ کرو۔

پ:

بندی ہیں منڈ صفا ہم دی ملی اللہ چاہے بھاتوں یا نہ بھاتوندی ہاں
زلف کھول سکے کبیں لال بچا خاطر یار دی سیس تمت الوندی ہاں
لکھاں عاقلاں دے ثناں بحران توڑ بے تے کو جھجری نظر کیوں آوندی ہاں
خوش خیر دی خبر نہ آئی عیدا و بھوری کو نیج دیوانگ کر لا نوندی ھاں

خ:

جاندہیاں حکم ملت رہیاں بھاوں بھی نائیں کو تے چلدا ای
بیڑی غرق ہوتی تمن گھیرا نیہ جیہ بہانیا نتیں مول نہ ہلدا ای

Marfat.com

پہچاننے نہ اس کے سوا اور کوئی نظر آئے اور نہ سوائے اس کے کسی اور کی واقفیت و شناخت باقی رہے، اگر یہ بات نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں۔ ایذا رہو ذاتا بہت سخی ہے۔

Marfat.com

دل بھس جاندا عقل نس جاندا جدوں عشق مصیبتاں گھلدا ای
جلوہ عشق دا عبد دا جد آوے تاں یدعرش بھی رب دا ہلدا ای

س:-

سرد ہو جانا ایں اک گھڑی ایہہ ہوا کیوں گرم ہن لگدی اے
دیا جلیا بخہ ہما بیاندے تدی عشق دالی مشعل اگدی اے
آپ روندی ہاں شالا عمر ساری ہنمت ہور مجنوں سارے جگدی اے
پنکھ جھوں عبد نام ذات والا فدا جھنگ محبوب دی لگدی اے

جناب بابا جی صاحبؒ ہوریں سالک متشرع تے سخی مرد سے شغل والی تے عبادت گذاری دے نال اپنیاں ہتھاں کمائی تے محنت بھی کردے آہے۔ اوہناں نے اپنے پیر روشن ضمیر دے آکھن نال چھ سیر جوں ہن نے لنگر دی ابتدا شروع کیتی تے پھر اسے جلدے منّاں دے حساب نال روزانہ لنگر پکدا رہیا۔ ہسی سنے رُٹی ہمیش دا معمول بن گیا۔ خاص تے عام عرف نبرکاری اوہ ہسی سنے مکی دی رُٹی نہ کھیندے آہے۔ جہڑی بیماراں سنے مرض داراں واسطے شفا آسی۔

ہور ہک خاص اعجاز ایہہ آسا جے تقریباً ہک میل تیکس لنگر دیاں رٹیاں دی خوشبو ایندی آسی۔ تے کدے کوئی ہن کے جُلدا ہووے تے رستے بنج ہر واقف شخص خوشبو نجیر معلوم کر کہندا آسا کہ اس کول لنگر دی رُٹی ہے۔ ایہہ خصوصیت جناب حاجی بابا صاحبؒ مرحوم ہور اندے وونزنک رہی۔

جناب بابا جی صاحب لاردیؒ تیں جہڑے بچے نے دیاں کتاباں ہین۔ اُن دی مثال اس صدی بنج ملنی مشکل ہے۔ اوہ اپنے اوصاف حمیدہ بنج قلوب السالکین تے زبدۃ العارفین آسے نے عارف باللہ ہون دی وجہ نال انہاندا کلام

Marfat.com

فائدہ [۱۳]

محبتِ الٰہی و حضوریٔ دل و رضا بالقضا کے بیان میں

نماز پڑھنا روزے رکھنا، خیر خیرات کرنا یہ کام تو بیوہ بڑھیا بھی کر لیا کرتی ہے۔ طالبانِ خدا کے کام اور ہیں جو بغیر پیر کی مدد کے نہیں ہو سکتے، اس درخت کا پھل محبتِ الٰہی ہے۔ یہاں عقل گم اور دل پردۂ عدم اور جان حیرت و ہیجان میں ہے۔

یاد رکھو کہ بغیر حضوریٔ قلب کوئی عبادت، عبادت نہیں اور کوئی طاعت، طاعت نہیں اور حضوریٔ قلب صرف پیر کی توجہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے سامنے رہنے کی ضرورت ہے۔ غائبانہ خط و کتابت سے کام لینا کافی نہیں۔ ہاں اگر پیر کے حکم پر عمل کیا جائے تو حضوریٔ دل بہ آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ لوگ اسے محال کہتے ہیں مگر یہ کوئی محال شئے نہیں۔ مشکل بے شک ہے، مگر عجب بات ہے کہ ایسی مشکل شئے پیر کے واسطے سے سہل بلکہ سہل ترین، ممکن اور قریب الحصول ہو جاتی ہے۔

یہ مردوں کے کام ہیں، اگر عورتیں بھی انھیں کریں تو وہ بھی مردوں میں شمار ہوں گی اور اگر مرد پست ہمتی کریں اور عورتوں کے سے کام کریں اور ہوائے نفس کی غلامی میں گرفتار رہیں تو وہ مرد عورت ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔

زندگی ہمیشہ عبادتِ الٰہی میں گزارنا چاہیئے اور اگر دور و نزدیک کے عزیز رشتہ دار ہوں تو ان کا حق ادا کرنا اور جیسے کہ چاہیئے اچھی زندگی بسر کرنا اور اس جہاں سے صرف

---

[۱] ماخوذ از مکتوبات نمبر (۲۲، ۲۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب شیخ زادہ خوندمیر وغیرہ۔

Marfat.com

گیاں ہین" ورنہ اس وادی دا ہبر کرنا ہو وسے نال اُنہاں دی تصنیف ات دا مطالعہ ضروری ہے۔" ملفوظات نظامیہ" جیدی نظم نے نثر ہر دو تصوف دا دریا بند ہے تے سلوک دا سمندر ٹھاٹھاں ماردا ہے۔" اسرار کبیری" دے پڑھنے نال اسرار روحانی فاری تے منکشف ہوندے ہین تے معرفت حقیقی دے دروازے کھلدے ہین۔" سی حرفی دے" مطالعے نال روحانیت دا قرب تے توحید دا عشق حاصل ہوندا ہے۔

اس مدافنت دا آشنا ہون تھیں بعد ملا نال ایہہ گل آکھ سکدے ہاں جے حضرت جناب بابا جی صاحب لاروی ہوراں دا کلام توحید تے معرفت دا حال ہے۔ تے اُودا شمار صوفی شعراء دی صفِ اول وچ ہو سکدا ہے۔

Marfat.com

نیک عمل لے جانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

سُن لو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے وہ خالق خیر و شر ہے جیسا وہ کرے اس پر راضی رہو اور ہرگز ہرگز ناخوشی کا اظہار نہ کرو، تمہارے غم و غصّے سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور وہی ظاہر ہوگا جو اللہ شانہ کی مرضی ہے، ارادہ اسی کا ارادہ ہے علم اسی کا علم ہے وہ قادرِ مطلق ہے اگر کہے کہ ہم سر پہ تلوار کا وار کرتے ہیں تو دم مت مارو سر جھکا دو اگر کہے کہ جگر کو پارہ پارہ کرتے ہیں تو خبردار آہ تک مت نکالو اگر وہ دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو پیشانی پر شکن تک مت لاؤ مگر ہاں وہ غفور و رحیم ہے بڑا عفو فرمانے والا اور کرم کرنے والا ہے اس سے ہمیں مغفرت و رحمت عفو و کرم ہی کی توقع ہے، بندہ کو سوائے اس کے آستانہ پر سر رکھ دینے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے

چہ چارہ باشد بیچارگان دردِ ترا | جز آں کہ بر سرِ خاکِ درِ تو خوں بازند

یہی مردوں کے کام ہیں۔

Marfat.com

"اسرار کبیری"
ہک تعارف

مرزا حمید الوشیال

حضرت اقدس قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین فخر

خاندان عالیہ نقشبندیہ جناب مولانا خواجہ محمد عبید اللہ صاحب عرف باباجی صاحب لاروی ہوراں نی شہرۂ آفاق تصنیف "اسرار کبیری" نے متعلق کجھ لکھن اچے درجے نے عالم زاہد ہور صاحب بصیرت ناہی کم ہے۔ مہاڑے جئے کم علم شخص کی اس عظیم تصنیف نے بارے کجھ لکھنے واسطے اگر کوئی چیز مجبور کری رہی ہے تاں اوہ باباجی صاحبؒ سنگ مہاڑی عقیدت محبت ہور باباجی صاحبؒ نی روحانی مدد ہی ہوئی سکنی ہے۔ کجھ چیزاں علم نا اظہار کرن نی ہور کجھ چیزاں صرف ثواب نی کھیے جانیاں ہین جنہاں بچ عقیدت مند اپنے مرشد سنگ اپنی محبت ہور عقیدت نا اظہار کرنے ہین ہور جگر نا خون کڈھی کے حرف جوڑنے ہین جنہاں بچ سادگی ہور عقیدت تحسین سوا ہور کجھ بھی نہیں ہونا۔ اللہ تعالیٰ نیاں ہہناں نیک ہور برگزیدہ [illegible]

فائدہ ۱۴

فراغتِ دل سے یادِ الٰہی کرنے کے بیان میں

اس سے بڑھ کر کونسی دولت ہو سکتی ہے کہ تم فراغت کے ساتھ، آنے جانے والوں، دوست دشمن، آشنا و بیگانہ، سب کی مزاحمت سے محفوظ اپنے خدا کی یاد میں مستغرق رہو ے

بہ فراغ دل زمانے نظرے بہ خوب روئے
بہ ازاں کہ چترِ شاہی ہمہ عمر ہائے و ہوئے

تمہیں لوگوں کی صحبت سے کیا کام، تعلیم و تعلّم سے کیا نسبت، وضو و نماز اور جو کچھ لازمات دین ہیں انھیں کافی جانتے ہو اب خدائے عزّ و جل کی یاد میں مستغرق رہو۔ جس روز کوئی تمہارے پاس نہ آئے نہ تم کسی کا منہ دیکھو اور نہ کوئی تمہارا منہ دیکھے، اس روز گویا تمہاری معراج ہے جو لوگ حمام کی تصویر دل سے امیدِ وصال اور کھاری مٹی سے کھیتی کاٹنے کی توقع رکھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جو لوگ پانی پر نقش بناتے ہیں یا بدکاروں سے عشق بازی کرکے امید وفا رکھتے ہیں انھیں دیدار یار نصیب نہیں ہو سکتا۔ جس لمحہ تمہارے دل میں غیر خدا کا خطرہ آئے اس لمحہ اپنے آپ کو مشرک و بت پرست سمجھو۔

لے ماخوذ از مکتوب نمبر(۲۴) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب امیر سلیمان و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان۔

Marfat.com

ہوئی سکنی ہے جنہاں نی صفت اللہ تعالیٰ نے خود اپنی پاک زبان سنگ اپنی کتاب "قران مجید" بچ کیتی نی ہے۔

احقر نی انکساری ہور عاجزی ہوی باباجی صاحبؒ نیاں عقیدت منداں سنگ جنہاں اس خصوصی نمبر واسطے ایہہ مضمون لکھی کے اپنی بے پناہ عقیدت نا اظہار کیتا نا ہے نی صف بچ شامل ہونے ہور ثواب بچ شریک ہونے وسطے مجبور کری رہی ہے۔

"اسرار کبیر" شریف نی تالیف حضرت جناب باباجی صاحبؒ ہوراں نے اس واسطے ضروری سمجھی کہ اُنہاں نے سینے بچ تصوف، روحانیت ہور معرفت نا جہڑا سمندر چھلیاں مارنا پیا نا سا اُس کی اسرار کبیری نی شکل بچ بیان کیتا۔ اس بے پناہ معرفانہ سمندر کی باباجی صاحبؒ ہوراں نے اسرار کبیری نے صفحے بہری کے روحانیت ہور تصوف نے علم کی ہتنے والیاں لشاں ہور عقیدت منداں وسطے جمع کری دتا۔ "اسرار کبیری" شروع توں آخر تک اگر صحیح طریقے سنگ پڑھی جاتے تاں اُس بچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توں لے کے تمام نبیاں، تمام خلفائے راشدین ہور تمام اولیاء اللہ جنہاں نی مجلس باطنی ہور پر باباجیؒ ہوراں دکھی اُنہاں کی بیان کرن وسطے اس کتاب نی تالیف ضروری سمجھی۔ اگر حالات جہڑے اسرار کبیری شریف بچ درج ہیں اُنہاں بچ حضرت بابا بدلیاؒ، حضرت خواجہ نقشبندؒ، حضرت مجددؒ یا باقی نبیاں اولیاں نیاں، جنہاں نیاں گلاں، ہور باطنی رازاں ہور روحانیت نیاں سمنداں کی یک کوزے بچ بند کری کے رکھی چھوڑیا نے۔ جس نا نقطہ قطرہ ہونا ہے اوہ تحریرے اسرار کبیری نیاں سطراں ہور صفحے دکھے جان نہ سمجھ آنی ہے کہ ایہہ معرفت نا اوہ سمندر ہے جیہڑا نے ہک قطرے بچ غوطہ لان سنگ روحانیت نے کئی سمندر سامنے دسن

Marfat.com

فائدہ ۱۵

محبتِ الٰہی کے بیان میں

محبت تین قسم کی ہے، ایک محبتِ عامہ ہے۔ تمام علمائے تفسیر و احادیث اور استادانِ فقہ متفق ہیں کہ خدائے عزوجل کی محبت سے مراد اس کے احکام کی فرمانبرداری ہے۔ عقل بھی یہی کہتی ہے۔ نفس بھی یہی جانتا اور سمجھتا ہے۔ چنانچہ رابعہ عدویہ کہتی ہیں ؎

تعصی الاله وانت تظہر حبه　　　هذا لعمري في الفعال بديع

لو كان حبك صادقاً لاطعته　　　ان المحب لمن يحب مطيع

یعنی اللہ جل شانہٗ کی نافرمانی کرتے ہو اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ مجھے اس سے محبت ہے یہ عجیب بات ہے۔ اگر تم اپنی محبت میں سچے ہوتے تو ضرور اس کی فرمانبرداری کرتے۔ اس لئے کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی ہمیشہ اطاعت کیا کرتا ہے۔

دوسری قسم محبتِ خاصہ ہے۔ اس کے بھی تین حصے ہیں۔ محبتِ افعال، محبتِ صفات اور محبتِ ذات، محبتِ افعال میں صانع کے مصنوعات کا نظارہ ہوتا ہے اس میں اندیشہ یہ ہے کہ بتقاضائے بشریت بندہ ان مصنوعات ہی کی محبت میں

لہ ماخوذ از مکتوب نمبر (۲۵) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالٰی بجانب قاضی برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ ساوی ایرجی و سید حسین رحمۃ اللہ علیہ اور امیر سلیمان رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

لگی پیندے ہین۔ روحانیت ہور تصوف دے بھیت انہاں قطریاں کی چکھنے ہین ہور انھاں تھیں فیضیاب ہوندے رہندے ہین۔ اسرار کبیری شریف وچ جتنے بھی حالات لکھے گئے نے ہین اگر انہاں کی غور سنگ پڑھیا جاوے تے اوہ تمام حالات قرآن پاک نی روشنی وچ نظر آنے ہین ہور تمام حدیثاں نا نچوڑ اسرار کبیری شریف نے وچ سمجنا ہے۔ اس واسطے اسرار کبیری شریف نی تالیف کی باباجی صاحبؒ ہوراں نے ضروری سمجھیا۔ اسنتھیں علاوہ اسرار کبیری نی تالیف نے پس منظر وچ جہڑی اہم ہور سب توں ضروری گل ہے اوہ ایہہ کہ "حضرت جناب باباجی صاحبؒ حاتف تے ذریعے حکم ہویا کہ معرفت ہور علم سلوک نے متعلق ہک کتاب لکھو بلکہ اسرار کبیری نا ناں بھی۔ حضرت ہوراں کی اللہ تعالیٰ نے طرفوں باطن وچ دسیا گیا سا۔ اسنتھیں ایہہ ظاہر ہوندا ہے کہ اسرار کبیری نے جتنے بھی مضمون ہین اوہ سبھی باباجی صاحبؒ ہوراں کی باطن وچ دسے گئے ہور اس سمندر کی حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں نی زبانی "قلمبند کرایا گیا۔ اسرار کبیری شریف کی پڑھن نال ایہہ پتہ لگنا ہے کہ اس مضمون وچ سب تھیں پراچین حضرت بایزید بسطامیؒ ہور حضرت خضرؑ ہوراں دسیا ہے۔ اسرار کبیری شریف نا کوئی بھی مضمون شروع کرنے دیلے حضرت جناب باباجی صاحبؒ ہوراں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں نے مبارک بیان سنگ لکھنا شروع کیتا ہے ایہہ اس عظیم تالیف نی ہک اہم ہور اچی خاصیت ہے۔ آپؒ ہوراں اپنی اس بے پناہ تالیف اسرار کبیری وچ جو کجھ وی لکھیا ہے۔ اوہ شریعت نی چھاننی وچوں چھان کے کڈھیا ہے۔ پرکٹے کٹے جاتی کے مضمون توں ظاہراں ہوندا ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نے وقت عشق رسولؐ نے درمیان نے پردے کی ہٹا کے وی دسیا ہے

[illegible]

Marfat.com

مبتلا ہو کر نہ رہ جائے۔

دوسری محبتِ صفات ہے، جتنے حسین وجمیل ہیں وہ سب جمالِ الٰہی سے اکتسابِ جمال کرتے ہیں۔ خود اللہ جلّ شانہٗ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اللہ نور السمٰوات والارض۔ نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح الخ یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا اُجالا ہے۔ اس کے نور کی مثال چراغ کی سی ہے (آخر آیت تک پڑھ جاؤ) یہ آیت ہے اور وہ حدیث و اقوال ہیں اور محبّتِ صفات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اسی زنجیر میں بہت سے مجذوب و سالک گرفتار رہ گئے ہیں اور قید سے خلاصی نصیب نہ ہوئی۔ ذات جو اس پردہ کے پیچھے ہے اس کی طرف نظر نہ گئی اور جس ذات نے نعتِ لطف وجمال اور صفتِ رحمت وکرم کی صورت میں جلوہ فرمایا ہے ادھر نگاہ نہ اٹھی۔ بہت سے بڑے بڑے لوگوں کو اس میدان میں رہ جانا اور بہت سے راہ چلنے والوں کو یہیں گرفتارِ بلا ہونا پڑا ہے اور ملحد و زندیق ہو گئے ہیں۔ اس گھاٹی سے جان بچا لینا سوائے پیر کی عنایات کے ممکن نہیں۔ محبّتِ ذات اسی کی عنایت و توجہ سے حاصل ہو سکتی ہے اور بس۔

تیسری قسم محبتِ اخص الخواص ہے وہ ذاتِ مقدّس ومطہّر کی محبّت ہے۔ ابرار و احرار کی زبان و نعل سے اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہاں بیان کا دروازہ بند اور عقل کی زبان پر گرہ لگی ہوئی ہے اللّٰھم لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك یعنی اے بار الٰہا تیری تعریف کا احصی ہم نہیں کر سکتے تو ویسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثناء کر کے فرمایا ہے اسے ایک اشارہ سمجھو العجز عن المعرفۃ معرفۃ (یعنی معرفت الٰہی سے اپنی عاجزی اور بیچارگی کو جاننا بھی ایک معرفت ہے) جو ایک رمز ہے اس پر غور کرو۔ خبردار دھوکہ دینے والوں کے دھوکے میں مت آنا اور ان کی پیروی نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور یہ نعمت نہیں نصیب ہو سکے گی ؎

Marfat.com

نی مجلس ہور حضرت خواجہ فنکل کت، حضرت بایزید بسطامیؒ حضرت امیر کلالؒ
حضرت مجدد الف ثانیؒ دے عشق وچ محبت نے جوش دی بیان کرنے ویلے لکھنے
نے وقت پردے دی بالکل ہٹائی دیندے ہین پر اس نے نال ہی شریعت دی پابندی
جس نے حضرت باباجی صاحبؒ ہوریں سخت پابند ہے نہ جدو پابندی وی نہیاں
پلیناں نے فر بردہ رکھی چھوڑنے ہین۔ ہور لکھنے ہین کہ ہمارے مرشد نے ہمانے
کولوں ایہہ وعدہ کرایا ہے کہ میں رتی برابر وی شریعت محمدیؐ توں باہر قدم نہ رکھاں
اس قسم نے ڈھیر مضمون اگر کوئی صاحب بصیرت پڑھے تے اس کیتے لگدا ہے ہور
محسوس ہوندے کہ میں وی حضورؐ دی مجلس، حضرت صدیق اکبرؓ دی مجلس ہور سلسلہ
نقشبندی دیاں تمام اولیاواں دی مجلس وچ بیٹھا ہاں ہور لطف اندوز ہو رہیا
ہاں۔ پر ایہہ گل صرف اس کی ملی سکدی ہے جس دی نظر وچ صوفیت نت دی تھوڑی جہی
روشنی ہووے۔ اسرار کبیری نے وچ جیڑا ہوا ہے اوہ اس گل دی تصدیق کردا ہے
کہ حضرت باباجی صاحبؒ سلسلہ نقشبندیہ نے وچ کیہ مقام رکھدے ہین۔ اوہ
پیدائش توں ہی شاہ دی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم آہے دیندے باباجی
صاحبؒ ہوریں مادری ولی سے۔ ہور اس گل دی تصدیق آپؒ ہوراں نے
پیر مرشد حضرت باباجی صاحب کیدانیؒ ہوراں نے کئی مہینیاں وچ فرمائی ہے۔
" اسرار کبیری" شریف جناب باباجی صاحبؒ ہوراں نے اپنی صحبت وچ ایہہ
کہ سحر گی نے ویلے روزانہ اپنے بھانجے ہور جانشین جناب حضرت میاں اللہ
جی صاحب مرحوم ہور مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم جیڑا علاقہ بھاٹہ نا رہنے والا
سا کولوں لکھائی ہے۔ اوہنوں علاوہ حضرت جناب بابا نظام الدین صاحب ہوراں نے
وی اس عظیم کم وچ مدد کیتی ہے۔ اسرار کبیری دیاں پاک مضموناں دی عبارت
اپنی پاک زبان شخوں لو لئے دیلے حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں ۔۔۔

Marfat.com

"ترا ممکن چنیں دولت تو از بے دولتی غافل"

مگر ایک لمحہ کے لئے بھی ہوسِ نفس کے پھندہ میں نہ پڑنا، کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس جہاں سے چلے جاؤ اور اس دولتِ نقد میں سے کچھ بھی تمہارے حصہ میں نہ آئے۔ ایک وقت ایسا آئیگا کہ اپنے تمام کئے پر پشیمان ہونا پڑے گا۔ پس غافل اور بے غم مت بیٹھو۔ آخر تمہیں خدا کے ساتھ رہنے میں کیا نقصان ہے اگر کسی بے حقیقت خیالی و فانی شئے کو دے کر اس نعمت کو خرید لو اور ایک ذلیل شئے کے بدلے خدا تمہارے ہاتھ آئے تو کیا کوئی نقصان و زیاں کی بات ہے۔ چلے آؤ چلے آؤ ابھی وقت باقی ہے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ دربان مزاحم کار نہیں اور راہ گذر عام ہے۔ تم ہی کیوں محروم رہو، امید ہے کہ سب مسلمان اپنے اپنے راستہ پر ہولیں گے اور مقصود سے محروم نہ رہیں گے۔

Marfat.com

زباناں یعنی اردو، فارسی ہور پہاڑی دی استعمال کیتا گیا ہے۔ اس توں علاوہ قرآنی آیتاں ہور حدیثاں عربی زبان وچ درج کیتیاں گیاں ہین۔ پر فارسی دا اس کتاب وچ سب توں زیادہ غلبہ نظر آوندا ہے۔ جس توں جناب باباجی صاحبؒ ہوراں دی علمی بصیرت دا پتہ چلدا ہے۔

اسرارِ کبیری دے سنگ سنگ حضرت باباجی لارویؒ دی دوجی عظیم کتاب ملفوظاتِ نظامیہ وی تصنیف ہوئی جس دا تعلق پہاڑی مضمون سنگ ہے۔ پر ایہہ گل لکھنی ضروری ہے کہ اسرارِ کبیری ہور ملفوظاتِ نظامیہ کتابیں ہی "اکبوٹ آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور" تھیں ۱۳۳۶ھ ہجری وچ چھپیاں۔ حضرت باباجی صاحبؒ ہور خود ایہناں کتاباں کو چھپان واسطے لاہور تشریف لئی گئے سے۔ اسے سفر دے دوران حضرت باباجی صاحبؒ ہوریں سرہند شریف بھی تشریف لے گئے۔ راہ وچ دوران ریل وچ بیٹھنے سے آپؒ ہوراں نے سیرتے اوپر یک ہندو ٹھگاں دا مکانی لے بیٹھا سا تاں اس ہندو نے پیر آپؒ ہوراں نے سرہا کے۔ پر پیسے سن کوں ہی بیٹھے تے برادری نے "بزرگ نما لیا جیب۔ بجران ہور بابا عبدالکریم صاحب بجرالی ہوراں کی غصہ آئی گیا کہ ایہہ بدبخت دکھنا تھیں کن ہستی بیٹھی نے ہے اس ویلے باباجی صاحبؒ ہوریں مراقبے وچ سے۔ ہلدم تے آکھن نہ رہتا دیو کجھ نہ آکھو۔ حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں ایہہ واقع اسطراں بیان کیتا ہے۔ ؎

ہر جگہ جدوں رندم ہندواں دسنے نا ہین قلب دے وچ اسرار ڈٹھے
اوہی منزلاں وچ دیدار ہوئے یوسف اک دو تن پنجیں چار ڈٹھے

ایہہ شعر تجھ گداں جیتڑیاں۔ حضرت جناب باباجی صاحبؒ ہوراں دی شہرہ آفاق تصنیف "اسرارِ کبیری" دے متعلق احقر نے اپنے ناقص علم ہور محدود مطالعے بیشتر نظر محض اس غرض واسطے لکھیاں کہ ایکی بھی خداوند کریم

Marfat.com

فائدہ [۱۶]

ضرورتِ صحبت و ارشادِ پیر و محبتِ الٰہی کے بیان میں

جو کوئی تنہائی میں زندگی بسر کرے اور کھانے پینے میں کمی کرے اس میں نور اور صفائی قلب پیدا ہو جائے گی۔ جو خواب دیکھے گا صحیح اترے گا۔ جو بات اس کے دل میں آئے گی تقدیر کے موافق ہوگی۔ اس عمل سے ہر قسم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے اور معتقد ہو جائیں گے مگر اہلِ طریقت کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ مقصود جو ہے اس سب سے بہت دُور ہے اور وہ بجز پیر کی صحبت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک مشفق پیر کے ارشاد کی بہت ضرورت ہے اس کے بغیر اس مقصد تک جو سب سے زیادہ بڑا، سب سے زیادہ اہم ہے پہنچنا دشوار ہے۔ پس پیر کی ملازمتِ صحبت و اطاعت اختیار کرو۔ وقت بہت قیمتی ہے اور عمر تھوڑی رہ گئی ہے اور غفلت جو طاری ہے ایک جنونی کیفیت رکھتی ہے۔ جانتے بھی ہو یہ غفلت کس چیز سے ہے ؎

درجہاں شاہدے و ما غافل درقدح جرعۂ و ما ہشیار

کوشش کرو۔ گو عمر اخیر ہے مگر ممکن ہے اب بھی یہ نعمت نصیب ہو جائے۔

ایک حکایت سنو! ایک سوداگر کے پاس ایک لونڈی تھی اس سے ایک نوجوان کو عشق ہو گیا۔ اس غم میں گھلتے گھلتے وہ بیمار پڑ گیا سب طرح کے دارو درمن، ٹونے ٹوٹکے

---

[۱] ماخوذ از مکتوبات نمبر (۲۶ و ۲۷) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بہروچی و شیخ خوجن رحمۃ اللہ علیہ دولت آبادی۔

Marfat.com

حضرت بابا جی صاحبؒ ہوراں نے عمل نا صدقہ اپنی رحمت نے جام نصیب کرے ہور نیک عمل نی توفیق دے آمین۔

بابا جی صاحبؒ ہوراں نی ایہہ شہرۂ آفاق تصنیف برصغیر بچ ہر جگہ آہناں نیاں عقیدت منداں ہور مریداں کول موجود ہے۔ ریاست بچ پونچھ راجوری ہور وادی نیاں پہاڑی نہ گوجر بستیاں تو علاوہ ہر صاحب بصیرت جی صاحبؒ ہوراں نے اس شاہپارے کی پڑھن نی دل جان نال کوشش کرنا ہے۔ اس معرفت ہور تصوف نے سمندر نے سامنے آونے نوں بعد ہزاراں لوک ٹولیاں بناں ٹولیاں بابا جی صاحبؒ نی خدمت بچ پیش ہوئی کے بیعت ہوتے۔ دراصل اسرار کبیری بابا جی صاحبؒ نے اندر معرفت نا ایک سمندر سا جس نے باہر نکلنا ماں اک مفہوم مل گئی ہو کہ ہزاراں قسمت والے اس تھیں فیضیاب ہوئے اجاں وی ہو رہے ہیں ہور انشاء اللہ ہمیش ہونے رہسن۔

Marfat.com

کئے گئے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ماں نے پوچھا۔ پوت تو میرا گوشت و پوست میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ بتا تو سہی کہ معاملہ کیا ہے۔ اس نے ماں کی شفقت دیکھ کر سب حال بیان کر دیا۔ ماں نے کہا یہ کونسی بڑی بات ہے۔ سوداگر کے یہاں پیام بھیجا کہ لونڈی کو ہمارے ہاتھ بیچدو۔ اس نے انکار کیا۔ ادھر اس کنیزک کی حالت بھی خراب تھی اپنے آپ گھل رہی تھی۔ حتیٰ کہ اسے دق ہوگئی۔ سوداگر نے یہ دیکھ کر سودا کر لیا اور کنیزک اس گھر میں آئی۔ نوجوان کے سب اعزا آگئے اور بتدریج اسے محبوبہ کے آنے کی خبر دینی شروع کی کہ کہیں شادی مرگ نہ ہو جائے غرض جب وہ سامنے آئی تو لڑکے نے سب کو ہٹا دیا کہ راستہ خالی کر دو تاکہ میں اس جمالِ جہاں آرا پر ایک نظر ڈال سکوں۔ جس وقت نوجوان کی نظر اس کوکب دُری پر پڑی دونوں ہاتھ بغلگیر ہونے کے لئے پھیلا دیئے لوگوں نے لڑکی کو سینہ پہ ڈال دیا۔ دونوں کا سینہ سے سینہ ملا اور لڑکا جان بحق تسلیم ہو گیا۔ یہ عشق کی ایک کمترین تجلی تھی۔ پس اُس تجلّی اور نعمت کا کیا پوچھنا جو جمال و جمیل دونوں کی خالق کی تجلی ہو۔ جب اس بھید کی طلب سر پہ سوار ہو گی تو کیا حال ہو گا۔ اب سنو کہ ہم جو ہر ایک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتے اور مرید کر لیتے ہیں تو اس لئے کہ ہم اسی کام کے لئے بنائے گئے ہیں کہ اس بھید سے لوگوں کو آشنا کریں۔ ہماری مثال ایک شکاری کی سی ہے جس نے جال بچھا دیا ہے اور مرغ زیرک کا انتظار ہے اس اثنا میں چھوٹی موٹی چڑیں بھی جال میں آجائیں تو کوئی مضائقہ نہیں اگر جاہ تمہارے لئے مانع ہے تو اسے کوئیں میں ڈالو اور اگر کوئی اور شئے دامن گیر ہے تو اس پر بھی مٹی ڈالو اور آؤ ادھر آؤ ؎

چہ بکونین می شوی مغرور ہر دو عالم بدہ و مبادلہ کن

Marfat.com

یاداں جی حضرت صاحب دیاں

جناب میاں بشیر صاحب نال کجھ گلاں

کریم اللہ قریشی

نال ملاح صلاح ملائیں ٹھیل چلائیں بیڑا
بے تدبیر نہ کوئی جھوٹا ہیو جیہڑا

میاں محمد بخش

آدمؑ دی اولاد جہری ہور ہر تماتی دی ازلی نجیبں ہی لوڑ رہی ہے۔ ہور ایہہ طریقہ حضرت آدمؑ دی پیدائش دے نال نال ہی شروع ہوتے۔ سب تیں پہلیاں اللہ تعالٰی ہسیں حضرت آدمؑ کو دنیا تے پیدا کر دیاں ہی دنیا دیاں کجھاں ہجیاں چیزاں دے ناں دسے جہڑے اسدیاں فرشتیاں کو بھی نہ ایندے آسے نہ جد فرشتیاں دے سامنے حضرت آدمؑ ہسیں ربدے حکم نال اُنہاں چیزاں دے ناں کہدے تے فرشتے حیران رہ گئے۔ اس بیچ اللہ تعالٰی دی قدرت دے ہر شے ہی ڈونگھے نہ بھیدار راز بجھے دے آسے۔ آدمؑ کو خدا دے نائب دا خطاب بھی انہاں ہی ڈونگیاں رازاں بجوں ہک ہے۔ اس بیچ اللہ تعالٰی ہسیں آدمؑ کو ندامت ہور شکر دا درس بھی دتا۔

Marfat.com

فائدہ ۱۷

ترک ماسوی اللہ اور حصولِ قربِ الٰہی کے بیان میں

خدا کی یاد اور اس کے کام کے سوا جو کچھ بھی ہے سب خرافات ہے لہو ولعب ہی نہیں بلکہ ممنوع ہے۔ کیا جو شئے خدائے عزّوجلّ سے باز رکھے وہ ممنوع نہ کہی جائے گی؟ ایسی باتوں میں خبردار مت پڑنا۔ کہیں آب رواں پر کوئی نقش بنایا جا سکتا ہے۔ شور زمین میں کھیتی کرنے سے کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ اندھیرے راستے میں آفتاب عالم تاب کا انتظار مت کرو۔ سب کو دل سے دور رکھو اور صرف خدا کو اس میں جگہ دو۔ پیر سے مدد لو اور این و آن میں دل مت اٹکاؤ۔ اس میں شک نہیں کہ تدبیر معاش لابدی شئے ہے مگر اس میں اتنا انہماک نہ چاہیئے کہ بندہ خدا کو بھول جائے اور اس کی یاد میں غفلت کرنے لگے۔ استغفر اللہ۔

جو شئے کہ خدائے عزّوجلّ سے باز رکھے وہ حرام ہے اس میں کبھی برکت نہیں ہوتی۔ اس تھوڑے کو بہت سمجھنا، خبردار یہ گمان نہ کرنا کہ کہاں میں اور کہاں یہ کام، ہر شخص میں خدائے وہّاب نے اس کی استعداد و قابلیت رکھی ہے جو میں کہتا ہوں اور جو پیروں نے کہا ہے اس پر عمل کر کے دیکھو تو سہی۔ ایسا جہان نظر آئے گا کہ کبھی نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کبھی وہم کا ادھر سے گذر ہوا ہوگا۔ ہماری بھی عجب حالت ہے ہر شخص سے چاہتے

لہ ماخوذ از مکتوبات نمبر (۲۸ و ۲۹) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب مولانا قطب بدر و دیگر ساکنان گجرات و بعضے دیگر مریدیہ ۱۲۔

Marfat.com

نہاں جے آدم ؑ اللہ تعالیٰ دی ذات نال کسے کو شریک نہ کرے ہور اسی کو دوالوں جہاناں دا واحد مالک سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھیڈ نال آدم ؑ کو ایہہ سبق وی دینا آسا جے جہاں عملاں دا جاننے والا صرف اللہ ہی ہے۔ انسان ہر لحاظ نال محتاج ہے۔ اس کیتے انسان کو فخر تکبری کنیں ہمیش دور رہنا چاہیدے۔ کیناں جے تکبری ہور نافرمانی دی وجہ کنیں فرشتیاں دا سردار عزازیل شیطان بن گیا۔ ہور اسدے دوہیں جہان خراب ہو گئے۔ اسدی لکھاں سالاں دی عبادت اس کو نہ بچا سکی۔ ہیر ہوراں کہہ سوہنی طراں اسدی وضاحت کیتی ہے۔ شعر

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

آدم ؑ دی پیدائش دے ہکدم بعد اپنے والا ایہہ عظیم واقع انسانی تاریخ دا ہک دہشت ناک واقعہ ہے۔ اس واقعہ نے انسانی زندگی کو ہمیشہ کہاں وچ پھسا چھوڑیا تے انسان دی منزل کو کنڈیاں نہ بچھیاں والیاں اوکھاں لندھاں کنیں لنگھا کر چھوڑیا نال ہی ہجر تے فراق دا ناقابل برداشت احساس انسان دی اگے دگے بنا رکھیا چھوڑیا جیس وچ سڑنے والا منزل نے پہنچنے واسطے آپ نہاں آجیاں اوکھیاں تے کنڈیاں ہور پٹیاں وانیاں کندھاں تو تڑپ کے ہنجو کوہان ہونا ہی بہتر سمجھدے دراصل منزل تے پہنچ کے ہی دائمی سکھ تے آرام حاصل ہو سکدے پیا دہ منزل جیڑی اوکھیاں گھاٹیاں بچو لنگھ کے تھیندی ہے۔ جس کو وصل دی پوڑی آکھدے ہن۔ ہر کیس دے وہم گمان وچ نہیں آسکدی۔ اس واسطے دے دیاں اکھیاں دی لوڑ پیندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جیس بنیادی مقصد واسطے اس دنیا تے آندا آسا اسدی خلاف ورزی جس شخص یا قوم سُن کیتی ہے اُس وچ اوہ عقل تے شعور نہ آسا جس نال اوہ اس لذت دا اندازہ کر سکدی۔ بلکہ

Marfat.com

ہیں کہ ادھر آئے۔ ہاتھوں میں شراب محبت الٰہی کا خُم لئے کھڑے ہیں۔ شراب جوش مار رہی ہے اور راہ گیروں کے لئے سبیل رکھی ہوئی ہے ایک شخص اس میں سے قدح بھر کر صدا لگا رہا ہے حیئی علی الراح والریحان۔ یہ نور رحمت و رزق الٰہی کے پیالے ہیں۔ لیکن لوگوں کی یہ بے پروائی ہے کہ کوئی ادھر رُخ ہی نہیں کرتا اور ہماری صدا پر لبیک ہی نہیں کہتا۔ کب تک آخر اس اندھیری کوٹھری میں رہنا ہے آخر ایک دن سب سامان اٹھا کر صحرائے عدم میں بستر لگائیں گے۔ بیگانوں سے خلاصی حاصل کرنے کی خوشی منائیں گے اور اپنے نشان کا علم میدان لاہوتی میں نصب کریں گے اور اطراف عالم کو آراستہ پیراستہ کریں گے اور جہاں اپنا ملجا و ماوا اور جائے قرار ہے وہاں گھر بنائیں گے۔ اپنے وقت کے خود مالک و سلطان ہوں گے، کچھ روحانی اشیاء روحانی عالم کے باشندوں کو تحفہ دیں گے اور پھر اس سے آگے اور اونچے اڑیں گے، حتیٰ کہ ایک کے ساتھ ایک ؏ ہو جائیں گے یہاں تک کہ اپنا نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ خود ہی اپنی باتیں، خود اپنے سے، اپنے ہی حال کی اپنے ہی نفس سے کریں گے۔ والسلام۔

؏ اس اتحاد سے ضم ہو جانا مراد نہیں بلکہ اپنی فنائیت تامہ مراد ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

اس لئی جھوٹھی دنیا دی مادی لذت کوہی سب کجھ سمجھدی رہی نہ اس پچ ست ہوگئی۔ خدا دا فرمان دلوں بھاڑ چھوڑیا۔ جھوٹھ فریب بدکاری ہور خونریزی ہی بہتر کم سمجھیا ہور اس گمراہی دا صدقہ اس دنیا توں نیست و نابود ہوگئی۔ انسانی تاریخ پچ عاد تے ثمود دیاں قوماں دی تباہی آدم دی اولاد واسطے اک ہیبت ناک سبق ہے۔ بابل شہر دے وارث جہڑے کسے ویلے خدائی دا دعویٰ کردے آسے ہور اللہ دیاں بندیاں نوں قتل کردے آسے۔ اج خاب خیال بن بر گئے۔ اُنہاں کو ولے دی لو ہوندی تے اوہ کدے وی اتنی بھیڑی موت نہ مردے۔ پر افسوس بے اُنہاں سچی سدھا راہ دسنے والیاں ہور رہنمائی کرنے والیاں دی کجھ قدر نہ کیتی۔ رہبری قبول کرنے بغیر اس عظیم لذت دا اندازہ کدوں کر سکدے سن۔ ع

شراب وصل کی لذت کا پوچھو پینے والوں سے
نہیں آتی تصور میں یہ بالا ہے خیالوں سے — قریشی

مختصر ایہہ بے بقول میاں محمد بخش رحؒ۔ ملاح نال صلاح رکھے ای بیڑا پار پہچین ہوندے اکثر خاں ہمیش ادھ راہ ای رہندے رہندے تے بن ہور ڈبدے رہے ہیں۔ حضرت آدمؑ دے جنت تجیں کڈھے گیئے دے متعلق اُمت دی اولاد منڈھ قدیم تجیں تبصرے ہور بحثاں کردی آئی ہے۔ ایہہ بحث جدو طول پکڑدی ہے تے اس پچ تقدیر دا نازک سوال پیدا ہوندے جس دے متعلق مسلماناں کو سوچنے ہور کوئی رایاتے تم کرنے تجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں سختی نال منع فرمایا پر اس واقعے تجیں عاشقاں صادقاں سن اس گلے تے اُمنا صدقنا کیتے ہے۔ ع

نکالا اس لئے فردوس سے آدمؑ کو اللہ نے
حقیقت میں بلانی تجیں تصوف کے پیالوں سے — قریشی

حضرتِ آدمؑ دا جنت تجیں نکلنا انسانی تاریخ دا عظیم ہور عبرت ناک واقعہ ہے

Marfat.com

فائدہ ۱۸

محبتِ الٰہی کے بیان میں

اللہ جل شانہٗ کا ہر حال میں شکر ہے، آرام میں بھی، تکلیف میں بھی، نرمی میں بھی گرمی میں بھی اور سب تعریفیں ہر حال میں اسی کے لئے ہیں پھر درود نامحدود اس ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو جو تمام انبیائؑ کے سردار ہیں اور آپ کے اصحاب و اولاد و عترت پر۔

تمام اہل تحقیق کے سامنے یہ مسلّم ہے کہ تمام کاموں میں سب سے بڑا کام اور تمام مقصدوں میں سب سے اہم مقصد محبتِ اللہ جل وعلیٰ ہے۔ محبت کے اسلوب کے اسبابؒ موجبات طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک عقلمند آدمی یہ سوچتا ہے کہ جب ہر شئے فنا ہونے والی ہے تو عمر کو کس کام میں صرف کرنا چاہیئے۔ سب سے بہتر اور عمدہ شئے عبادتِ الٰہی ہے مگر اسے بھی فنا ہے۔ آج ایک آدمی نماز پڑھتا ہے بہترین طریقہ پر، تمام شرائط پورے پورے ادا کر کے پڑھتا ہے۔ کل قیامت کے روز اسے اس نیکی کا پھل ملے گا۔ لیکن نماز کہاں ہوگی؟ صرف ورطۂ خیال میں، جنت انعام و اکرام کی جگہ ہے۔ مشقت و تکلیف کی جگہ نہیں۔ وہاں یہ ریاضتیں کہاں اور اگر کوئی پڑھے گا تو جہاں اور بہت سی لذیذ و مرغوب اشیاء وہاں ہوں گی لذت لینے کیلئے وہاں ایک یہ شئے بھی ہوگی یعنی ملذات میں اس کا بھی شمار ہوگا مگر نماز نہ ہوگی۔ جب اس کا یہ حال ہوگا تو اس

Marfat.com

اس واقعے دے بعد حضرت آدمؑ تے اُنہاں دی اولاد دا زمین تے رب دے نائب دی حیثیت وچ اللہ دے قانون تے حکم دے مطابق زندگی گزارن دا سلسلہ شروع ہویا ہور پیغمبری دا پاک تے عظیم سلسلہ وی حضرت آدم ہی تھیں شروع ہویا۔

ظاہری طور تے ویکھیا جاوے تاں ایہہ واقعہ حضرت آدمؑ تے اُنہاں دی اولاد واسطے اک خطرناک ہور آزمائشاں دا بھریا ہویا سمندر آسا۔ پر اس وچ وی ربّ دی اک ڈونگی حکمت چھپی ہوئی آسی۔ اللہ تعالیٰ ساہنوں جنت دی لذت ہور عیش عشرت دے بدلے حضرت آدمؑ کوں عشق حقیقی دا رمز سکھا دتا۔ ہور اس نایاب نعمت کوں حاصل کرن واسطے تصوف دیاں ڈونگھیاں سمندراں وچ چھپیا مارن دی ہمت، شوق ہور طاقت عطا کیتی۔ تاں جے انسان دی عظمت ساریاں مخلوقاں کولوں بلکہ فرشتیاں کولوں وی بدھ گئی۔ اس اندر لگی رمز نوں جناب میاں محمد بخش ہوراں اسطراں بیان کردے ہن ؎

ملک عبادت خاصی اندر دائم رہن کھلوتے
پر عشق دی لہرے اندر مار نہ سکدے غوطے

علامہ اقبالؒ ہوراں انسان دی اس شان کوں اسطراں بیان کیتا ؎

مقامِ شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں
انہیں کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیادہ

حضرت آدمؑ ساہنوں جنت وچ اُس مخلوق نال کجھ وقت گزاریا۔ جہڑی صرف ربّ دی تسبیح ہور صفت وچ مشغول رہندی آسی ہور آپنے تھیں بالکل بے خبر آسی۔ اس مخلوق کوں مہر محبت شفقت تے اُلفت دی نعمت نصیب نہ آسی۔ بلکہ ہر اک اپنے ہی حال وچ مست آسا۔ حضرت آدمؑ دی پیدائش دا ایہہ وی اک راز آسا جے اللہ تعالیٰ ساہنوں اس مخلوق وچ مہر محبت ہور، ہجر فراق دا احساس ہنیا آسا تاں جے دنیا

Marfat.com

جہاں کی اور اشیاء یعنی مال وجاہ و قوت وعیش سے تمتع کا کیا ذکر۔ لیکن محبّتِ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کو دوام ہے وہ رہے گی وہ ازلی وابدی ہے۔ جب محبوب خود ازلی ابدی ہے تو اس کی دوستی بھی ایسی ہوئی۔ پس جس کو قلبِ سلیم عطا ہوا ہے وہ سب کو پس پشت ڈال کر صرف محبتِ الٰہی کی طرف رُخ کرتا ہے۔ حکیم سنائی فرماتے ہیں کہ حکمتِ ہمّت کا یہی تقاضا ہے کہ سوائے اللہ جلّ شانہٗ کے اور کسی کی طلب میں عمرِ عزیز صرف نہ کی جائے۔ ہاں ایسا ہی ہے مگر میری بھی بات سن لو طالب جس میں محبّت کا مادہ بھر دیا گیا ہے اور عاشق جو سوز و گداز عشق میں مبتلا ہے وہ دوسری ہی شئے ہے۔ وہ اس سب کے پرے ہے۔ اس کا باطن اس ذات قدسی وسبوحی کی طلب میں منہمک ہے جو تمام وجودات کے پرے اور جملہ نسبت واضافات کے وراے ہے۔ ناصحِ مشفق یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ اے حیض والی کے بچے، کہاں مٹی کا ڈھیر اور کہاں سب کا پالن ہار کہاں میلا کچیڑا اور کہاں تمام جہانوں کا پروردگار۔ اور اس کی باتیں۔ تیری ہستی ہی کیا ہے اپنی جگہ پر قائم رہ اور خطِ بندگی کو درست کر اور امیدوار رہ کہ کل تجھے بھی نجات مل جائے گی اور جنت میں رہنے کو جگہ ملے گی یہ غریب بھی سوچتا ہے کہ ہاں یہ لوگ نصیحت تو ٹھیک کر رہے ہیں۔ محبّت میں یک گونہ جنسیت چاہیئے۔ مجھ میں اور اس میں کیا نسبت۔ اس خبط سے دل کو باز رکھ اور بس نماز، روزہ وتلاوت وغیرہ میں مشغول رہ۔ یہ سب سچ ہے۔ لیکن دل کی حالت اور ہی نظر آتی ہے، وہ اپنی جگہ گرفتار ہے اور نہ چھوٹتا ہے اور نہ چھوٹنا چاہتا ہے ؎

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ایں بت پرستِ کہنہ مسلماں نمی شود

محمد حسینی اپنے دل میں کہتا ہے، کیا خوب، یہ گرفتارِ بلا تو میں ہی ہوں ؎

محمد را ز حالِ او چہ پرسی گرفتارم گرفتارم گرفتار

ایک بھنور میں پڑا ہوا ہوں، نہ کوئی شئے ہے جسے ہاتھ سے پکڑوں اور نہ اتنی سکت ہے

Marfat.com

ستے درد دل رکھنے والی ایہہ مخلوق خدا دی خوشنودی دا باعث بن سکے۔
حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہوری اس ڈونگی رمز نوں سمجھدیاں آکھدے ہین سے

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

حضرت آدمؑ تھیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں تک کیتی پیغمبر ہور رسل دنیا تے آتے ہور اپنے اپنے وقت نہ دور نچ قانون قدرت دے مطابق راہ حق دا درس دے گئے نہ رہبری دا اوہ سلسلہ جہڑا اللہ تعالیٰ دی ذات سُن حضرت آدمؑ کو نا معلوم چیزاں دے ناں دس کے شروع کیتا آسا۔ آسدیاں پیغمبراں نہ نیک بندیاں دے ذریعے لگے بدھدا رہیا۔ نبیاں دے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں تھیں بعد جدوں نبوت دا سلسلہ ختم ہویا تے دین دی تبلیغ دا کم نبی دیاں جانشیناں عالماں نہ عاشقاں ہور صادقاں سُن لگے ٹورنا شروع کیتا۔ اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نچ لکھاں نہ بلکہ کروڑاں رب دے بندے پیدا ہوئے جنھاں سُن سچا دین رو ئے زمین نے کھنڈانے واسطے تاج تخت تے مال اولاد سبھی قربان کر چھوڑے۔ دنیا دا سب ''لیالاتہ'' چھوڑ دنا صرف رب ہی دے ہو گئے تہ ایہہ نور زمین دے چپے چپے تے کھنڈا چھوڑیا۔
کشمیر دا ایہہ جنت دا ٹوٹا بھی اس برکت تھیں فیضیاب ہویا تہ استھے سبھی اللہ دے بندے ٹولیاں دیاں ٹولیاں ونے کونے پیبر پیادے ہزاراں میلاں دا پلینڈا مار کے رب دے دین دا دیا بلنے نچ مشغول رہیاں۔ سبھے کیھے تہ لہندے چڑھدے اج کل جہڑا قال اللہ قال رسول اللہ دا ورد ہو رہیا ئے ایہہ اُنھاں ہی رب دیاں بندیاں دی برکت دی وجہ تھیں ایہی، جنھاں سُن عشق

Marfat.com

کہ کہیں بھاگ جاؤں۔ بس ایک شیخ کا دامن ہے جو ہاتھ میں ہے، اس وقت تک یہی حال ہے، قد دوہرا ہو گیا ہے مگر دل ویسا ہی والہ و شیفتہ ہے ے

ندانم برچہ گردد آخر ایں کار   مرا دل والہ و معشوقہ خود کام

پس اے برادر میری بات مانو کہ محبّت الٰہی سبھی کچھ ہے اور پوری پوری محبّت اسی وقت ہوتی ہے جب کہ پہلے معرفت حاصل ہو چکی ہو۔ جو کچھ تیرے پاس ہے کچھ نہ رہے گا۔ اگر کچھ عقل ہے تو عمر ضائع مت کر۔ کچھ وقت یادِ الٰہی اور خدا کے کام میں بھی صرف کر۔ زن و فرزند اور مال و اسباب اور عیش و روزگار کی فکر کب تک۔ ایک شخص ایک حسین و جمیل عورت کی طرف گھور رہا تھا۔ عورت نے بیزار ہو کر پوچھا میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے اور کیوں گھور رہا ہے اس نے کہا میں تیرا عاشق ہوں۔ عورت نے کہا دیکھو یہ پیچھے میری بہن ہے جو مجھ سے بہتر ہے۔ اس نے پیچھے منہ کر کے دیکھا۔ عورت نے سر پر ایک دھول رسید کیا اور جھڑکی دی کہ اے مردک دعویٰ عشق کرتا ہے اور پھر یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ سے بھی کوئی خوب تر ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ جس روز تمہیں قبر میں لٹائیں گے اس وقت سوائے اس ذاتِ واحد کے جو احد و صمد و وتر و فرض ہے اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہو گا؟ کوئی نہیں۔ پس اے جوانمرد کچھ اس ذات کے ساتھ بھی مشغول رہ جس کے سوا اور کوئی شئے تیرے ساتھ نہ ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آخری الفاظ کو یاد کر کہ الرفیق الاعلیٰ۔ اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا تو خیر کم سے کم جادۂ شریعت پر قائم رہ۔ زمانہ اخیر ہے۔ اولیاء اللہ کم ہو گئے ہیں اور طالبانِ حق بہت کم ہیں۔ تمام گناہوں سے توبہ کر و اس پر قائم رہو، ظاہری عبادت پر قائم رہنا ہی توبہ پر قائم رہنا ہے۔ والسلام

Marfat.com

حقیقی وچ گلاب ہوکے ایہہ خوشبوئیاں اِتھے ہی کھلاریاں ۔ ایہہ اوہی لوک ہن جہڑے معرفت دیاں ڈوہنگیاں تے اوکھیاں منزلاں پار کر کے رب دے ہو گئے ۔ ہور جنہاں واسطے رب قرآن مجید وچ فرمیندے ۔ الا اِنّ اولیاء اللّٰہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون : ترجمہ ۔ خبردار ہے کہ بیشک جہڑے اللہ دے پیارے ہن اُنہاں واسطے کوئی خوف نہیں ہو رہنا اوہ غمگین ہوسن ۔ ایہہ بشارت اس کہ کے آئی کئی اوہ انجیاں ۔ اوکھیاں گھاٹیاں دے اوہلے چھپی دی اس خوبصورت منزل تک پہنچے واسطے کنڈھاں تون تریپ گئے دے ہوندے ہن ۔ ہور ہڈی پسلی چور کر رہے دے ہوندے ہن ۔ گلاب دیاں پھُلاں دیاں جھولیاں بھرنے تیکر پہلیاں اپنا جسم رت بھجول کراں پھولیا دا ہوندے ۔

محبوب برحق دا دیدار حاصل کرے واسطے بڑا کجھ کرنا پیندے ۔ ایس راہ وچ ہزاراں تے لکھاں مصیبتاں ایندیاں پر جہڑے انہاں مصیبتاں تھیں ڈر گئے ۔ اوہ ہمیش کھانے وچ رہے تے جہڑے ایہہ تکلیفاں جھل گئے اوہ پار ہو گئے ۔ میاں محمد بخش ہوریں کہہ سوہنی طراں اس گلے دی وضاحت کر دے ہن ۔ ع

کنڈے سخت گلاباں والے دوروں ویکھ نہ ڈر دے
جھلّاں بھلیاں رت چولے پھول سٹیں تد بھر دے

پھُلاں دی جھول بھرنے دا اشارہ دراصل وصال یار دا ہے ۔ جسدی لذت تے چشکا جنت دی طلب تھیں بھی مونہہ موڑاں چھوڑ دے ۔ کیونکہ سچے عاشقاں، صادقاں کو محبوب دا دیدار جنت تھیں ہزاراں حصے بہتر سی ہوندے ۔ جنت حاصل کرکے راحت نصیب نہیں ہوندی بلکہ راحت دا راز وصال یار وچ ہے ۔ یار دی گلی دا راہ رہبر کامل دے بغیر کسے کو نہیں لبھ سکدا ہور نہ ہی وصال دی لذت ذاکر دے کامل بغیر مزہ چکھ ہوندے ۔ سیانے آکھدے ہن ۔ حکیم اوہی جس نے برتی دی ہووے ۔ ع

Marfat.com

فائدہ ۱۹[1]

معرفت و محبّت خدائے عزّوجلّ اور دُنیا کی قدر

اس عالم کو عالم مجاز کہتے ہیں اور مجاز کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ یہ عالم محل جواز حقیقت ہے۔ عالم حقیقت سے ایک علاقہ خاص رکھتا ہے اور اسی کے بموجب اس کا وجود بھی ہے۔ مشہور ہے کہ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ یعنی یہ عالم مجاز عالم حقیقت تک پہنچنے کا ایک پل ہے۔ اسی پل پر سے گذر کر وہاں پہنچتے ہیں پھر اس عالم میں لذّتیں ہیں جمال ہے اور کمال کی صورت ہے۔ آدمی ان رکاوٹوں سے نہ رُکے اور ان کی طرف سے بے پروا ہو کر چلا جائے تو امکان ہے کہ عالم حقیقت سے کچھ اسے مل جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مجاز بمعنی رہ گذر کے ہے۔ اس عالم میں جو آتا ہے وہ گویا رہ گذر میں آتا ہے، ایک چلتا ہوا راستہ ہے پس جو کوئی اس میں قیام کرنے کی نیّت رکھے گا وہ بیوقوف اور دیوانہ ہو گا۔

آدمی کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس عالم کے غم میں نہ گھلائے۔ یہ سراب سا ہے سراب کو پانی سمجھنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے لیکن بایں ہمہ بے ثباتی اس جہاں میں سب سے افضل شئے کہتے ہیں کہ عبادت الٰہی اور علم ہے علم کے مراتب اعلیٰ ہیں۔ علم میں بھی افتاء اجتہاد سب سے اعظم شئے ہے، مگر یہاں سے گذر جانے کے بعد نہ عبادت رہتی ہے اور نہ علم۔ صرف اس کا اثر اور ثواب رہ جاتا ہے جس کے بدلے جنّت ملتی ہے، پس

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۳۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ الجانب بعضے مریدان و معتقدان ۱۲

Marfat.com

شرابِ وصل کی لذت میں کتنی تیز یہ گھڑیاں
گزرتی ہیں کوئی پوچھے ذرا اُن کہف والوں سے
قریشی

مولوی دلپذیر صاحب ہوریں وصال یار ہور جنت دی لذت دا مقابلہ کردیاں ہوئیاں فرمیندے ہین اکھے۔ ع

جنت بھی اُسی کارن جنت جنوں یار بلاوے
جیکر یار بلاوے نائیں اُس جنت کیہ کرنا۔

عشق بنھیں خالی عبادت دے متعلق میاں محمد بوٹا ہوریں فرمیندے ہین۔ ع

کرے لکھ رکوع سجود بہاویں یار بج عشق نماز قبول نائیں۔

حبیبؔ ہوراں واقعی سوہنی نہ شگرہ گل آکھی ہے۔ بہتھہ اوہ زہدی جہڑی کے لالچ نال ہوجتیں کیتی گئی۔ ع

زاہدا زہد کماندیا! دل وچ طمع جے جنتاں چاہوسی
ملے بیچ فردوس نہ یار جیکر بعد اُس تھیں کہڑی سزا ہوسی
جنھے یار ملسے اُتھوں تُوں نسیں بعد اُتھیں کہڑی خطا ہوسی
نظر ہوسی صاف قریشیا تاں جیکر ہیر دی اِک نگاہ ہوسی قریشی

دراصل حضرت آدمؑ کو جنت تھیں نکلنے دے بعد ہی اس لذت دا احساس ہویا تہ اُس کو حاصل کرنے واسطے من دا بھا دیا بالیا جس نال رودے زمین دی ہر شے نور و نور ہوگئی۔ اوہ رب دے عشق وچ غرق ہو گئے تہ اپنی اولاد دی کو بھی ایہی وصیت کیتی۔ جنت دیاں نعمتاں آندے عشق دا ذریعہ نہ بنیاں۔ بلکہ اوہ رب دے دیدار دے طالب رہے۔ اوہی عبادت اللہ تعالیٰ کو منظور ہے جہڑی خالص اُس دی ذات واسطے ہووے جس وچ کسے قسم دا ڈر یا لالچ نہ ہووے

Marfat.com

یہ افضل شئے بھی فانی اور زائل شدنی ہوئی۔ اس شئے کے بعد تعبّد کا مرتبہ ہے، اس میں صلوٰۃ یعنی نماز سب سے بہتر ہے۔ اگر کوئی پوری پوری شرائط سے اسے ادا کرے تو خدائے عزّوجلّ اس کے اخلاص کے بموجب قبول فرماتا اور ثواب عطا فرماتا ہے۔ حُور و قصور، جنّت کا ملنا اور دوزخ سے نجات اس کا ثمرہ ہے۔ لیکن مرنے کے بعد پھر نماز نماز نہیں رہتی اس لئے کہ دوسرا عالم جس میں بندہ منتقل ہوتا ہے انعام و اکرام کی جگہ ہے نہ کہ مشقّت و تکلیف کی۔ پس جب یہ چیزیں سب کی سب سایہ کی طرح زائل ہو جانے والی ہیں تو پھر کس چیز کی طرف متوجّہ ہونا چاہیئے۔ ایسی جسے ثبات و قیام نصیب ہو۔ ایسی جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے، جب تک تم اس عالم میں رہو تمہارے ساتھ اس عالم میں رہے اور جب تم اس عالم سے جاؤ تو بھی وہ ساتھ ہی ساتھ وہاں رہے۔ جب تک قبر میں رہو وہ بھی تمہارے ساتھ قبر میں رہے اور جب قیامت میں اٹھو تو وہ بھی تمہارے ساتھ اٹھے۔ یہ چیز بس معرفت و محبّتِ خدائے جلّ و علیٰ ہے۔ محمد حسینی کا کہنا مانو اور ان دو چیزوں کے واسطے ہر دوسری چیز سے دست بردار ہو جاؤ۔ انھیں نہ زوال ہے نہ فنا۔ اگر ان دونوں میں سے کچھ بھی تمہیں یہاں مل گیا تو بس تم اللہ کے ساتھ رہ کر غنی اور تمام ماسوا سے مستغنی ہو گئے۔ جتنے نبی اور ولی یہاں سے گئے سب اس لحاظ سے پشیمان گئے ہیں کہ افسوس ہم نے اس دنیا کی قدر نہ جانی۔ ذات پاک و خرقۂ شیخ کی قسم اس جہاں میں ایسی نقد نعمت ہے کہ اگر محرموں کو حقیقتِ حال معلوم ہو جائے تو اپنے جگر خون کر دیں اور اپنے آپ کو خائب و خاسر جانیں۔ غیرت و ہمّت تو یہ کہتی ہے کہ میں پردہ اٹھا دوں اور حقیقت کھول کر رکھ دوں لیکن واسطۂ تقدیرِ الٰہی بیچ میں آ جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ نصیحت کرو خیر خواہی کرو۔ علم سکھاؤ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جو کوئی اس راہ میں آئے گا اور تمام شروط کے ساتھ طلب و سلوک میں قدم اٹھائے گا اس کے لئے اس کی حیثیت کے مطابق ہم

Marfat.com

اس فلسفے دی حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ ہوراں جد و اُنہاں کو کسے نے
پچھیا کہ تساں نے ہمیشہ واسطے پانی دا لوٹا تے دیا کیتیاں چایا رہندے او؟ اُنہاں
اسطراں وضاحت کیتی جے کدے تسیں اللہ دے جہنم بھیں ڈر کے اسدی عبادت کردے ہو تاں میں اس پانی
دے لوٹے نال اس کو بجھا چھوڑاں جے تسدے دے بجواوہ خوف ختم ہو گیسے تے فیر تسیں جہڑی عبادت کرداوہ خالص
اللہ واسطے ہووے نہ کہ ہر نسیر اسدے جنت دی لالچ واسطے اسدی عبادت کردے ہو تاں میں اس دیئے نال اسدا
جنت ساڑ چھوڑاں تاں جے تسیں بلا لالچ صرف رب واسطے عبادت کرو" اس توں ایہہ
گل صاف ظاہر ہوندی ہے کہ جے عبادت دی بنیاد انسان دے
دل دی نیت تے ہے کدے جنت دی لالچ واسطے جس عبادت کیتی تاں بھی
شرک ہو گئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ دی عبادت وچ جنت بھی شریک ہو گیا۔ ایہہ اس قسم
دی اک سطحی شرک ہے جسکو ہر کوئی نہیں پرکھ سکدا۔ ایہہ ڈونگھیاں
تے اوکھیاں رمزاں مرشد یا رہبر بغیر کوئی نہیں سمجھا سکدا۔ اللہ تعالیٰ دے قانون دا
ناں شریعت ہے۔ تے اس تے کس طراں عمل کیتا جاوے اسکو طریقت یعنی شریعت تے
عمل کرنے دے صحیح طریقے کو طریقت آکھیا جاندا ہے۔ جہڑے لوک شریعت تے
طریقت وچ زمین اسمان دا فرق دسدے ہین اوہ اصل اوہ کسے ہور طریقت دی
گل کردے ہوسن جہدا اسلام وچ کوئی درجہ نہیں ـــــ

دنیا دیاں باقی حصیاں نالوں کشمیر تے بھی رب دی رحمت دی صدیاں
تئیں بارش ہوندی رہی ہے تے ایہہ لوٹا تصوف تے روحانیت دا ایہاں کر کے
اس خوش قسمت سر زمین وچ اسلام دا نور پھیلان والیاں اُنہاں سوا لکھ
اولیاواں نوں پتہ چلدا اسیں اکثر تسی وڈے نہاڈے بڑے احترام تے عقیدت
نال نال ہندے ہاں ہور فاتحہ پڑھدے ہاں۔ قطب ربانی عارف باللہ حضرت
بابا جی رحمۃ اللہ المعروف حضرت بابا جی صاحب محی دی نقشبندی الاویسی

Marfat.com

ان پہ دوں کو اٹھاتے جائیں گے ورنہ ہماری مہر لگی ہوئی ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ ختم اللہ علی قلوبھم اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کافروں کے دلوں پہ جو غیر خدا کو عبادت میں شریک کرتے ہیں مہر لگا دی گئی ہے چنانچہ وہ اسی حال پر مرتے ہیں۔ دوم یہ ہے کہ بعض مومنوں پر مہر لگا دی گئی ہے کہ وہ اس اعتقاد پہ جم گئے ہیں کہ اس جہاں میں الٰہیات سے ہمیں کچھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسی عقیدہ پر رہتے ہیں اور اسی پہ لوگوں کو بلاتے ہیں اور اسے لبد فی اللہ تصور کرتے ہیں۔ ان علمائے ظاہر و خود بین فقیہوں پہ افسوس ہے۔

اے دوستو اے عزیزو۔ خدا نے عزوجل کے کرم سے تمہارے پاس سب چیزیں ہیں۔ ہاتھ پاؤں زن و فرزند سب ہی کچھ ہیں۔ تم کہتے ہو کہ سب کچھ ترک نہ ہو نہ سہی۔ خدا کے لئے ذرا استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سنو وہ کہتے ہیں کہ جب آیت فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ - (کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی بھیجی ہوئی روشنی پر چلتا ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا ہے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل یاد خدا سے غافل ہو کر سخت ہو گئے ہیں) نازل ہوئی تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرح صدر کے معنی پوچھے جس کا قرآن میں یوں ذکر فرمایا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ ایک نور ہے جو بندۂ مومن کے قلب میں ڈال دیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ اس نور کی علامات کیا ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ یعنی اس دھوکہ کے گھر سے اعراض کرنا اور اس میں دل نہ لگانا اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت آنے کے پہلے اس کے لئے تیاری کر لینا۔ اس قد

Marfat.com

اس پہ نور وادی کو جو طرنو اسلام دے نور نال منور کرنے دے علاوہ برصغیر
ہندوستان پاکستان ایکے تنیاں دوہیاں ملکاں وچ بھی روحانیت دیاں
رسماں کھنڈا گئے۔

حضرت باباجی ناروی رحمۃ اللہ علیہ ہوریں اپنے درجے دے
ولی ہوونے دے نال نال جوٹی دے عالم بھی سے۔ جدکہ انہاں سن صرف ست
سپارے قرآن مجید ناظرہ پڑھیا آسا۔ اسیں علاوہ عربی فارسی اردو تے عالمانہ
نظر رکھنے دے نال نال پہاڑی زبان دے ہلی ادیب ہور صوفی شاعر آسے جنہاں
سارا کلام اللہ ہور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی تفسیر ہونے دے
نال نال عاشقاں صادقاں واسطے روحانیت ہور تصوف دا ڈوہنگا سمندر ہے
انہاں کتاباں 'اسرار کبیری' ملفوظات نظامیہ، مجموعہ سی حرفی
تے باراں ماہ اندے ادبی معیار دا لوہا منانے واسطے وچ بہارا ثبوت ہین۔ جی صاحب
ہوراں دی ایہہ عظیم ادبی ہور دینی خدمت "شیرازے" دے خصوصی نمبر دے ذریعے
اندیاں ہزاراں نہ لکھاں عقیدت منداں تکر پجے دی تقریباً چار سال پرانی سوچ
ہور نا ہے ایہناں اڑیکاں تیں پلیٹ کہدی دی آسی۔ جندے بارے وچ گل
کرنی ایتھے مناسب نہیں۔ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دی زندگی تہ شخصیت
دے متعلق جہڑیاں کجھ گلاں جناب سجادہ نشین صاحب ہوراں دی زبانی سن
کے اس رسالے وچ شامل کرنیاں ضروری آسیاں۔ دراصل اوہ ای کجھ حد تکر
اس لمے انتظار دا باعث بنیاں ــــــــــ

سولہ اکتوبر ۱۹۸۳ء دا بابرکت تہاڑا ماہڑے واسطے بڑا ہی خوشی تہ مسرت
دا نہاڑا آسا۔ جدوں میں جناب میاں بشیر صاحب سجادہ نشین خانقاہ وانگت شریف
ہوراں نال اس موضوع تے کجھ گلاں کیتیاں۔ لا دیاں کجھاں دوستاں تہ رفیقاں

Marfat.com

لکھ کر استاد ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ توضیح فرماتے ہیں کہ وہ نور جو بارگاہ حق سبحانہ تعالیٰ سے آتا ہے وہ نور لوائح ہے جو علم کے تاروں سے چاندنی چھٹکاتا ہے پھر نور طوالع ہے جو اسرار کے فہم میں آنے کے بعد دل کو منور کرتا ہے اور ادراک و فہم کے ساتھ پرتو افگن ہوتا ہے۔ اس کے بعد نور لوامع ہے جو ایقان کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر نور مکاشفہ ہے جو تجلی صفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد نور مشاہدہ ہے جو ظہور ذات کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے۔ پس اے مرد ناداں تو کیوں غافل سو رہا ہے۔ راستہ بھٹک کر اس پر خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں برسر راہ ہوں۔ استغفر اللہ اگر یہ نعمت نصیب ہو جائے تو زہے قسمت بڑی نعمت ملی ورنہ اس کام میں اگر سر بھی جاتا رہے تو کچھ پروا نہیں۔ اس کام کے پیچھے لگے رہو۔ ہر شخص کا ایک مقصد و مطلب ہوتا ہے پس اگر تمہارا مطلب و مقصد خدائے عزّوجلّ ہے تو زہے کار۔ ایسے طالب کے لئے جو عقل رکھتا ہے بس اس قدر کافی ہے۔ والسلام۔

Marfat.com

سمیت ۱۶ راکتوبر ۱۹۸۳ء کو صبح ساڈھے نو بجے اپنی ایہہ سالانہ دی نذر بُجھانے دے بَیّنے وانگرن شریف پہنچ گیاں۔ جناب میاں صاحب ہورین اپنے مکان دے سامنے ملنے والے کوٹھے تے بیٹھے دے کالسریاں تے مریداں دے ہجوم بیچ دم درود بیچ مشغول آسن۔ اساں کو دکھدیاں ہی اُنہاں سُنے لوکاں کوں آراں بُراں ہوتے نا آکھیا تھے ماہڑے کوئی مزمان دور روں آ رہے ہین۔ جناب میاں صاحب ہورین اپنی شفقت ہور عادت دے مطابق اساں کوں اٹھ کے ملے ہور فرمایا "جلو بیٹھکے بیچ بہو"۔ اساں حکم دی تعمیل کیتی۔ چھیتی ہی کوچاہ آ گئی۔ اساں چاہ پینی اننے بجو جناب میاں صاحب ہورین بھی تشریف گھن آئے ہور ایندیاں ہی وارد واری بڑی نرمی ہور شفقت نال اساں کولوں کم پچھیا۔ میاں سُن اپنا اپنا کم دسیا۔ ہر جدوں ماہڑی واری آئی تہ میں بکیاں جندکاں نال واڑی کرکے لگاں آکھن "جناب میں اَج تُساں نال رَج کے گلاں کرنیاں چاہندا ہاں" میاں صاحب ہورین ہس گئے تہ لگے فرمین "اوہ اَنیاں کیہ گلاں ہین؟" میں موقع غنیمت سمجھ کے اپنے مطلب دی گل چھیڑدیاں عرض کیتی "حضرت اسیں جناب بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے نال مبارک تے بہاڑی زبان بیچ "شجرانہ" دا اِک خصوصی نمبر چھاپ رہے ہاں اس واسطے تسیں بھی اس دی تیاری بیچ اپنا فرض ادا کرو"۔ ماہڑی ایہہ گل آکھنی ہی تے میاں صاحب ہورین لیٹے ہورین نرم بیٹھے آسے۔ آندے چہرے تے جلال آ گیا۔ ہور چہرہ بار تغیب لگا دینیں۔ کول بیٹھے دے سارے لوک چُپ چَپ ہو گئے۔ ساریاں ہی جی صاحبؒ دیاں یاداں دی ایہہ بھی داستان کناں سُنی خوش قسمتی سمجھی تہ سارے ہی اپنے کم ہو کے گئے۔

سید تخفیں ملیاں میں جناب میاں صاحب ہوراں کولوں پچھیا۔ ... حضرت ...

Marfat.com

فائدہ ۲۰[1]

ترکِ ہوائے نفس کے بیان میں

کوئی شخص اس وقت تک خدائے عزّ و جلّ کا راستہ طے نہیں کر سکا ہے جب تک کہ اپنی ہستی و خواہشات میں گرفتار رہا ہے۔ جب ان سے نجات حاصل کی تب وصالِ محبوب کی راہ ملی ہے جو شخص اس مقصد سے کسی ایک کام میں مستغرق رہ وہی ایک اعتبار سے اپنی خواہشاتِ ہستی سے چند قدم پیچھے ہٹا ہے اور اس راہ میں چند قدم آگے بڑھا ہے، مگر ایک شخص ہے کہ اکثر اوقات بہترین احوال میں صرف کرتا ہے۔ اس کے حق میں اصطلاح صوفیہ کے بموجب ہوائے ہستی سے باہر آنا اس وقت تک نہ کہا جائے گا جب تک کہ وہمی نہیں بلکہ حقیقی طور پر اس گرفتاری سے باہر نہ نکل آئے اور یہ بات اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ اس نے کسی رہبر کی پیروی نہ کی ہو اور اس کے حکم پر نہ چلا ہو۔ میرے خواجہ[2] رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو بار پیدا نہیں ہوا وہ ہرگز آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت میں باریاب نہیں ہو سکتا۔ دو ولادتیں درحقیقت یہ ہیں۔ ایک طبعی۔ دوسری حقیقی۔ طبعی وہ ہے جو انسان کی عادت جاریہ ہے

---

[1] ماخوذ از مکتوب (۳۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالٰی بجانب بعض مریدان چندیری ر کالپی۔

[2] حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

ایہہ گل دسو جے جناب باباجی صاحبؒ ہوریں کہڑی سن وچ کہڑے گراں ہور علاقے وچ پیدا ہوئے ہین؟

جناب میاں صاحب ہوراں بڑے آرام نال تھوڑا جیہا سوچ کے متھے تے ہتھ رکھ کے فرمایا" باباجی صاحب ہوریں سنگوڑہ تحصیل مانسہرا جیہڑا ہون تحصیل بالاکوٹ ضلع ہزارہ ہے وچ سنہ ۱۹۲۰ ہجری وچ پیدا ہوئے ہین"

دوا سوال پچھدیاں میں عرض کیتی جے حضرت ایہہ گل دسو جے "جناب باباجی صاحبؒ ہوراں دے والد بزرگوار دا کیہ ناں آسا"؟

اس سوالے دے جواب وچ میاں صاحب ہوراں فرمایا "باباجی صاحب رحؒ ہوراں دے والد دا اسمِ گرامی میاں گل محمد آسا بر عرفِ عام وچ اُنہاں کو میاں "بھُل گل" آکھدے آسے"

اس تھیں بعد میں عرض کیتی جے حضرت اکثر سندے آئے ہاں جے کسے بھی ولی اللہ دی پیدائش تھیں پہلیاں ہی اُس دی آنوندت دی کسے نہ کسے ربدے بندے دے ذریعے پیشنگوئی کر دتی گیندی ہے۔ اس قسم دی پیشنگوئی باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے متعلق بھی کسے ولی کامل یا رب دے پیارے دے ذریعے ہوئی ہے۔ تساں کو اس بارے وچ کیہ کجھ علم اے؟

ماڑے اس سوالے کو سن کے میاں صاحب تھوڑے جیہے مسک گئے ہور فرمین لگے جے "جناب جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے متعلق کسے ہکی نہ بلکہ کئیاں ربدیاں بندیاں اُنہاں دی پیدائش تھیں کئیں سال پہلیاں بشارت دے چھوڑی آسی۔ اس بشارت دی وضاحت کر دیاں ہویاں جناب میاں صاحب ہوراں فرمایا جے "اُس زمانے وچ گندھیلے شریف وچ کئیں اولیاءاللہ آسے جنہاں وچوں مولوی احمدالدین صاحبؒ المعروف "مولوی دادا صاحب ہوریں

Marfat.com

حقیقی وہ ہے جس کو اس طرح سمجھو یعنی انسان بوجہ اس کے کہ وہ بھی ایک حیوان ہے اور حیوانیت کے جذبات مثلاً غضب و غصہ و شہوات نفسانی وغیرہ وغیرہ جو جانوروں کے صفات ہیں اس میں بھی پیدا کیے گئے ہیں اس کے لئے ان کو روکنا، حدِ اعتدال میں رکھنا اور نفس کے لئے انھیں ترکِ مطلق کر کے خدا کے لئے حسب ضرورت کام میں لانا ان صفات حیوانی سے باہر آنا ہے۔ یہی ولادتِ حقیقی ہے۔ جب یہ ولادت نصیب ہوتی ہے۔ تب خدائے جلّ وعلیٰ کا وہ لطف جو انھیں خواص کے ساتھ مخصوص ہے اس پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تمہیں جو حسن عطا کیا گیا ہے اس میں ایک حسن صورت ہے اور ایک حسنِ معنی۔ حسن صورت کو تم جانتے ہی ہو مگر حسنِ معنی اس وقت تک جلوہ گر نہیں ہوتا جب تک کہ تم میں حسنِ صورت سے قطع نظر ملکوتی صفات بھی نہ ہوں جتنی حیوانی صفتیں ہیں وہ سب زائل ہو گئی ہوں اور ملکوتی صفات باقی رہ گئی ہوں۔ جب تک چھلکا دور نہیں کیا جاتا مغز نہیں ہاتھ آتا۔ صفاتِ حیوانی پوست کے مانند ہیں اور صفات ملکوتی مغز کے مانند۔ اس لئے حیوانیت کو دور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ہر چیز کے خلاصہ کو ملکوت کہتے ہیں کہ ملکوتُ کلّ شی باطنہ یعنی ہر شئے کا باطن اس کا ملکوت کہلاتا ہے۔ ولادت معنوی سے اسے ملکوت کی راہ ملتی ہے یعنی جب تک کہ آدمی خسیس اور رذیل خواہشات کو ترک کر کے صفاتِ حسنہ نہیں پیدا کرتا آسمانوں اور زمینوں کے خلاصہ تک جو ان کا باطن اور سر ہے رسائی نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے کہ لولا الشیاطین یحومون۔ یرمون حول قلب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السموت یعنی اگر شیاطین انسان کے قلب میں خطرات اور رکیک ارادے نہ ڈالتے رہتے تو وہ آسمانوں کے خلاصہ اور باطن کو دیکھ سکتا۔ خطرات و ہواجس نفسانی خواہشات اور حیوانی آرزوؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر

Marfat.com

بھی آسے۔ اس توں علاوہ ملتان شریف تھیں بھی متواتر اولیاء اللہ اس علاقے وچ اَبندے رہندے آسے ہور آکھدے آسے جے " اتھے اللہ دا اک ولی پیدا ہوسی۔ جیدیاں دُنیاں ہر ہر وچ تھماں بیسن۔"

اُنہاں نہاڑیاں مولوی دادا صاحب دی چادری واسطے اُن باباجی صاحب رحمت اللہ علیہ دے نانہال وچ کتن ہوندی آسی۔ باباجی صاحب دی والدہ کوں اُنہاں سُن بشارت دِتی جے "اس لڑکی دے بطن تھیں اللہ دا اک پیارا بندہ (ولی) پیدا ہوسی"۔ جدوں باباجی صاحب دی والدہ کوں پہلا بچہ پیدا ہویا اوہ لڑکا نہ بلکہ لڑکی آسی۔ جدوں مولوی دادا صاحب ہوراں کوں خبر پہنچی تے اُنہاں سچ فرمایا "جے تا اتھیں پچھے اک ہور لڑکی پیدا ہوسی۔ ہور اوس تھیں پچھے خدا دا اوہ بندہ جس متعلق اسیں آکھدے آسیاں پیدا ہوسی ہور فرقوں کیسے دی آن نہ کتسیں۔"

جدوں میں عرض کیتی جے باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ... دی عمر دے نہاڑے کیویں گزرے ... والد محترم اُنہاں نوں ... عمر ... آخر دے سفر کوں ٹُر گئے تے میاں صاحب ہوراں فرمایا۔

"باباجی صاحب ہوراں ... سال دی عمر ... تے ... ملفوظات نظامیہ دے مطابق والد بزرگوار دی وفات دے ... چار پنج سال دی عمر ... گزران ... اوہ ... نجے ہی ولی آسے۔ خدا دا کرنا کہ لے سن ... باباجی صاحب نوں ... نال رکھے وچ کجھ خفگی ظاہراں کیتی۔ کیتا ... جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں کُن کانسے لے بال متھیاں چادر سے تھیں اُتار کر ... آسا۔ اُس ویلے اُنہاں کول صرف اک پاجی (صوفے) دی چادر آسی۔ باباجی صاحب ہوراں دی والدہ اُنہاں کوں نال کہن کے اپنے اُس پرانے تے پچھے ٹُر تے دے مکان وچ چل گئی۔

Marfat.com

آدمی ان خواہشات اور آرزوؤں کے پیچھے نہ پڑے تو شیطان و نفس کی پیروی سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور اُسے آسمانوں کا باطن نظر آسکتا ہے اور اپنی حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم (یعنی اے ایمان والو اپنے نفس سے آگاہ و خبردار رہو) کے یہی معنی ہیں۔ بہرحال نہ تم سے باہر کوئی کام ہے اور نہ تمہارے سوا کوئی دوسرا یار ہے۔ تم اپنے آپ کو کسب کرو۔ اور ہر شئے کو اپنے ہی ساتھ اور اپنے ہی اندر تلاش کرو۔ شرط طلب تمہیں اوپر بتادی گئی ہے یعنی ہوائے نفسانی سے نجات حاصل کرنا اور مرادات نفسانی کو ترک کرنا۔ جب تک کہ یہ شرط جو مطلوب ہے پوری نہ ہوگی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حیوانوں اور انسانوں میں یہی فرق ہے۔ انسان میں خدادانی۔ خداشناسی۔ خداپرستی اور خدابینی ہونی چاہیئے ورنہ وہ دو پاؤں کا ایک جانور کہا جائے گا۔ انسان کو احسن تقویم سے نسبت اس لئے دی گئی ہے کہ اسے عبادت معرفتِ خاص حاصل ہوئی ہے۔ اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اب تم بتاؤ کہ کس کام میں عمر بسر کر رہے ہو، چاہو تو خوار جیو، مردار مرو اور ترے رہو۔ آخر اپنے آپ کو کیوں نقصان میں رکھتے ہو۔ اچھا پانی چھوڑ کر گدلا پانی پی رہے قبول و وجدان کے بعد اب محرومی اور خسران میں پڑ گئے ہو ع۔ تا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل اس قدر عمر بیکار گزر گئی۔ نفس کی خدمت جو کرتے رہے اس سے کیا نقد نصیب ہوا۔ آج سب کچھ تمہارے لئے ممکن اور قریب الوصول ہے کل یہ بات نہ ہوگی جا ہو سکے تمہیں خدائے عزوجل کے ساتھ مشغول رہنا چاہیئے مگر تم ہو کہ اس نعمت سے محرومی پر قانع ہو۔ کیا اچھا ہو کہ ایک رذیل و شنیع چیز کو چھوڑ کر لطیف و شریف چیز اختیار کرلو۔ اس تجارت میں بس نفع ہی نفع ہے۔

Marfat.com

کتاباں تے آندی والدہ کواندے متعلق کیتیاں گیاں پیشنگوئیاں ایچھی طراں یاد آئیاں اس واسطے انہاں سّن اپنے بہتر ے ربابا جی صاحبؒ کو آکھیا۔ "بچہ کچھ ہور نہیں کلی جاندی ہے کے اپنے رب کو یاد کر۔ اپنی مہربان ماؤ دا فرمان ملدیاں ای بابا جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ جُھل گئے۔ جلدیاں وچے والدہ محترمہ سّن اوہ چادر جہڑی اُندی ساری جادات سی حوالے کیتی پر بابا جی صاحبؒ ہوراں فرمایا کے "تساں کوں اس چادرے بغیر ٹھکے جو گا ہور کچھ بھی نہیں کہہ کرسو"؟ مہربان والدہ لگی آکھن "بچہ کچھ ہور نہیں ہوجاں ماڑا کچھ فکر نہ کر"۔ حکم ملدیاں ہی بابا جی۔۔۔ قبرستان بیچ قبر کُھن کے اُس بیچ چلے واسطے بیٹھے۔ دو سال اس قبرے بیچ باہر اندر آندے گیندے رہے۔ اس دوران اُندی والدہ ہوریں بھی فوت ہوگئے

والدہ دی وفات دے بعد بیچ سال قبرے بیچ رہے ہور انہاں پنجاں سالاں بیچ کوئی چیز نہ کھادی۔ جو نواں دے بیچ دانے نال ۔۔۔ کے قبرے بیچ لئے آئے جنہاں بجوٹھائی دانے اس وقت بھی تبرکات بیچ موجود ہین۔ انہاں پنجاں سالاں دے بعد لوکاں سّن انہاں کو قبر کھن کے باہر کڈھیا بابا جی صاحبؒ دا حکم آسا جے کدے کوئی اس قبرے تے آوے ہور بیٹھے نال ٹک ٹک کرے تے بس آواز دیساں نہ تے قبرے کو نہ بھنّیو۔ جدو قبرے بیچو آواز بند ہوئی تے قبر بیٹھ کے جنازہ کر چھوڑیو یا اس طراں جنازہ کر چھوڑیو یا جیراں تُسّدی مرضی ہوئی ایسطراں کریو"

جدوں انہاں پنجاں سالاں دے بعد قبرے تے لوکاں سّن ڈنڈ کیتی نہ جواب نہ ملیا۔ ہور لوکاں سّن یکدم قبر پٹی۔ بابا جی صاحب قبرے بیچ قبلے دے پاسے مُڑ کے بیٹھے دے آسے۔ ہور قبرے دیاں چولواں پاسیاں تھیں اللہ اللہ دی آواز آرہی تے آسے۔ بابا جی صاحبؒ جدو قبرے بیچ چلے واسطے لگنے آسے

Marfat.com

فائدہ ۲۱[۱]

سلوک و توجّہ پیر و تخلیہ و تجلیہ کے بیان میں

سلوک کی بنیاد تخلیہ و تجلیہ پر ہے۔ تخلیہ سے مراد ہے اللہ جل شانہٗ کے سوا اور سب طرف سے دل کو ہٹا لینا اور تجلیہ سے مراد ہے نفس کا تزکیہ اور جلاء۔ توجّہ تام کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہونے اور نفس کو طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رکھنے سے جلائے باطن حاصل ہوتی ہے۔ جس نے یہ دو نعمتیں پالیں اسے دونوں جہاں کی نعمتیں مل گئیں۔

خدائے عز و جل تک جو لوگ پہنچے ہیں وہ ہوائے نفس کے خلاف عمل کرنے، اللہ کی یاد میں راتوں کو جاگنے، دن میں روزے رکھنے اور کھانے پینے میں کمی کرنے اور دوام متوجہ رہنے سے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں۔ اس نعمت کے حصول کے لئے پیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم سے جو پیر نے فرمایا ہم اس پر چلے اور ان کی اقتدا کی برکت سے فضلِ الٰہی ہمارے شاملِ حال ہوا اور تمام مرادیں مل گئیں۔ یہ ایک کلیّہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں جزئیات کو اسی پر تطبیق دے لو۔ جہاں ہوائے نفس ہو اسے ترک کر دو جہاں کوئی آرزو[ع] ہو اسے نظر سے دور کر دو۔ دیکھو تو پھر کیا کیا نعمتیں نصیب

---

[۱] ماخوذ از مکتوبات (۲۴-۳۴-۳۵-۶۲) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب بعض مریدان گجرات ملک قطب الدین وغیرہ۔

[ع] آرزو سے مراد ہیں شیخ چلی کی سی تمنائیں جن کی بناء وہی خواہشات پر ہو اور ہوا و ہوس انکی بنیاد ہو ۱۲۔

Marfat.com

اُسویلے اُنہاں حسن کھوڑے دا اِک دانہ اُتھے دبیا آسا۔ جد وہ اُگ کے نکلنہ اوہ کھوڑی دا بوٹا جنگا بھلدار ہو گیا دا آسا۔ اس تھیں پچھے بابا جی صاحب نے لے چلے پنج کدے نہیں بیٹھے ہور عام لوکاں نالو اللہ تعالیٰ دی عبادت دے علاوہ زمینداری وغیرہ ہور دُنیا بسنے دا کم شروع کیتا۔

اُنہاں وقتاں پنج جگیردار لوک زمینداراں کولوں بگار لیندے آسے۔ بابا جی صاحب ہوریں ضعیفاں منڈیاں، رنڈیاں ہور غریباں دی جائی آپ بگار لاں لئی جاندے آسے۔ جنہاں نے خاں لوکاں دیاں کندھاں جھڑیاں اُس وقت اُنہاں حسن بگار بیچ بنوالیاں دیاں آیاں۔ انج بالاکوٹ دیاں آساں پاساں تبرک دے طور تے نے سنبھال کے رکھیاں دیاں ہین۔ ہور تھنے جتنے بابا جی صاحب ہوراں کے دے دوران نمازاں پڑھیاں دیاں ہین اتھے کندھاں تے جھنڈے ہور بوٹے لگے دے ہین۔ ہور اُنہاں جائیاں ہُن کے لوک کلمات پڑھدے ہین۔ اُس دوران مولوی دادا صاحب دی رہنے دے رواج دے مطابق بادی لیتری آسی۔ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اس لیتری پنج شامل ہوتے۔ رمضان دا مہینہ آسا تنہاں افطار دے وقت مولوی دادا صاحب (رحمۃ اللہ علیہ ہوراں) آکھیا۔ جے "میاں عبداللہ کوئی روٹی دینی" بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے پنج خیال کیتا نے جے میں نے بڑے احترام نال باوضو کیتے۔ خدا جانے کوئی غلطی نے نہیں ہو گئی۔ مولوی دادا ہوریں اُس ویلے نمازاں دی نمازے واسطے کھلے رہندے آسے نہ ڈنڈ کر کے بیگے آکھن دا جھڑی گل نو ہڑے دے پنج ہے۔ اوہ نہیں آہ بین تکو رب دے حکم دے مطابق اوہ راز دسالاں بابا جی صاحب دورڑے گئے ہور اُنہاں حسن نمازے واسطے بابا جی صاحب ہوراں کے ... ... نمازاں دی نماز پڑھنے دے بعد بابا جی صاحب

Marfat.com

ہوتی ہیں۔

تخلیہ میں جہاں اعراض عما سوی اللہ شرط ہے اس سے مراد ہے تمام مال و منال جاہ و جلال عزّو کمال، فر و وقار، ہوا و نوال، افتقار و غنا وغیرہ اس میں سب آگیا وہ ایک کلیّہ ہے اس کی تفصیل ہر شخص خود سمجھ لیا کرتا ہے اسی طرح تخلیہ بھی ایک کُلی کلمہ ہے جس میں تہذیب اخلاق، اعتدال غضب و غصہ شہوت و اکل و شرب سب آگیا۔ غصہ اگر آئے تو دینی امر میں جیسے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائی میں شان ہوتی تھی۔ اعتدالِ شہوت سے اگر یہ نیت ہو کہ نکاح سے دفع تعلق و تشویش کیا جائے یا ولدِ صالح کی توقع کی جائے تو اس کا رُخ بھی بدل جاتا ہے اور برائی سے نیکی کی طرف آجاتا ہے۔ کھانے پینے میں اعتدال کے معنی یہ ہیں کہ صرف اس قدر کھائے جو جسم کو قائم رکھے اور صحت و تندرستی کے لئے ضروری ہو اور قلب میں اضطراب نہ پیدا ہو۔ سونے میں اعتدال کے معنی یہ ہیں کہ تمام رات میں ایک رُبع سوئے۔ ایک ربع نماز و تلاوت و اوراد کے لئے رکھے۔ باقی حصہ ذکر و مراقبہ میں گذارے۔ اعتدال اس حد تک رکھے جس قدر کہ اس کی ہمت و طاقت ہو اعتدالِ حرص سے مراد ہے صرف اس قدر رعایت کرنا کہ طاعت و عبادت سے جی نہ گھبرا جائے۔ خاموش رہنا اور زیادہ باتیں نہ کرنا بہتر ہے۔ اپنے اس حال کو دوسروں سے کہتا نہ پھرے۔ کلام اتنا کرے جس قدر کہ ضرورتِ بشری کے لئے لازمی ہو۔ تلاوتِ کلام مجید و اوراد و وظائف میں مشغول رہنے سے خود بخود گپ شپ میں کمی ہو جاتی ہے۔ للّٰہ فی اللہ نصیحت کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر ان حکایتوں سے جو دل اپنے خیال میں رکھتا رہتا ہے، دل کو نشاط اور جولانی معلوم ہو تو تحقیق جانو کہ حق تمہارا یار ہے اور اس کے علم نفسی میں جس میں تحویل و تغیر نہیں تم سعید ہو اور اگر اہمال و سستی، تضیعِ اوقات پر رضامندی و قناعت اور عبادتوں سے محرومی ہے تو بس سمجھو کہ نقصان و گمراہی و شقاوت ہے۔ خدائے عزّوجل اس سے پناہ

Marfat.com

ہوراں مولوی دادا صاحبؒ ہوراں اگے عرض کیتی "بچے تُسیں دعا کرو" مولوی دادا
صاحب ہوراں رحمانی نیچ ہتھ کھلے کر کے آکھیا "شکر ہے ماہڑیا اللہ ماہڑیاں
دو نمازاں قبول ہو گیاں۔ باباجی صاحبؒ ہوریں حیرانی نال لگے پچھن" حضرت
دو نمازاں کیہڑیاں نُسدا اسان سدا نمازی ہے" مولوی دادا صاحبؒ ہوراں فرمایا
"ہک نماز جہلیاں کو حضرت غنیؒ تُہاڈے پڑھنے دا موقع ملیا آسا نہ ہور ہک
نماز اج خدا تعالیٰ اسیں تُساں پچھے مکو نماز پڑھنے دا موقع دِتا" ایہہ فرمینے دے
بعد مولوی دادا رحمۃ اللہ علیہ ہوراں آکھیا "خبردار ہوندے او جو بعض لوکی دی
کاربگار کردے ہن کوئی بھی نزگدہ نہ کرلوے داہنہ ذرا اسمان دا ہر دکھو۔ اسمانی
مخلوق نیچ اُتردے پئے لشکارے بندے ہن لگے دے" باباجی صاحبؒ ہوراں
جد اسمان دا ہر ڈِٹھا تاں آہناں کو ہر چیز اسم ذات نیچ غرق نظر آئی۔ باباجی صاحبؒ
ہوراں مشوں مولوی دادا صاحب ہوراں کو عرض کیتی "میں کیہہ کراں" تاں اوہ لگے
فرمون "اللہ اللہ" باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیاں سیراں تخفیں کہن
کہ "ہر سِرّ تکڑی یعنی جسم دا بال بال اللہ اللہ پکاردا آسا"

میاں بخش صاحب ہوراں ماہڑے سوالے دے جواب نیچ تھوڑی ہکی بچو جی
صاحبؒ دی نڑنوان سالاں دی زندگی نخفیں اہنا کے جوانی تک دے سارے
حالات ہک سوہنی تقریر دے انداز نیچ بیان کر چھوڑے۔ سبحان اللہ ربیاں
بلند بالی دیاں باتاں پتھر دلاں کو کتنی موم کر چھوڑ دیاں ہن۔ اس بیچی بخش
[illegible] بیٹھے دے سارے عقیدتمند دل جانو ایہہ سوہنیاں گلاں سُننے نیچ محو
ہو گئے دے آسے۔ ادب ہور تعظیم دی انتہا سی ہوندی آسی۔ ماہڑی بھی رگے
رگے نیچ سرور ہوندا آسا۔ پر میاں صاحب ہوراں دا بیان ختم ہوندیاں ہی
بلا اجازت کہ [illegible] ساتھ مہمانی کر [illegible] صاحبؒ

Marfat.com

میں رکھے۔ بہرحال جس عبادت میں کہ دل کو متوجہ اور خوش پاؤ اور دل میں گرہ نہ پڑے اسے کرتے رہو۔ پیر کی توجہ کے ساتھ، اوراد وظائف کی پابندی کے ساتھ رات دن آگے پیچھے یادِ حق میں لگے رہو اور بندگانِ الٰہی کے ساتھ لطف و مہربانی، ان کے ساتھ نیکی کرنا اور عام و خاص سب کے ساتھ احسان کرنا، چھوٹے بڑے عظیم و حقیر، بعید و قریب، غلام و کنیز، سب کی جفا سہنا اور بدلہ نہ لینا، ان کی ایذادہی پر صبر کرنا اصلی کام ہے

نصیحت ہمین است جانِ برادر　　　کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

اے عزیز خواجہ ہو یا سلطان، گدا ہو یا بادشاہ، غلام ہو یا آقا، عالم ہو یا جاہل، فقیہہ ہو یا صوفی۔ اگر یہ دو صفتیں یعنی تخلیہ و تجلیہ تم میں ہیں تو دونوں جہان کی نیک بختی تمہارے نصیب میں ہے۔ نفس کو منہیاتِ شرع سے پاک رکھنا اور دل کو یادِ حق تعالیٰ میں مشغول رکھنا ہی تزکیۂ نفس اور توجہ تام ہے۔ یاد رکھو پیر کی یاد بھی ضروری ہے جو یادِ حق میں معین ہوتی ہے بلکہ بغیر یادِ پیر کے یادِ حق حاصل ہی نہیں ہوتی کیونکہ یادِ پیر ایک سیڑھی ہے جو مقصود یعنی یادِ حق تک پہنچاتی ہے۔ جس شخص میں ان دو صفتوں میں سے کوئی صفت نہیں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

یہ پانچ سورتیں یاد کرلو یعنی سورۂ یٰسین، سورۂ نوح، سورۂ فتح، سورۂ واقعہ اور سورۂ ملک، روز پڑھ لیا کرو اور بستر خواب پر جانے کے قبل پانسو مرتبہ یہ درود شریف

اللّٰھم صل علی محمد عبدك ورسولك ونبيك وحبيبك وعلى آله اور اسی قدر سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو۔ اس کے بعد پلنگ پر قدم رکھو۔ تجدید بیعت جس طرح پر کہ بیان کیا گیا ہے کرلیا کرو اور اس کی بڑی قدر کرو اور ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ پیر سے خالی نہ رہو اور تمام دینی اور دنیاوی امور میں پیر کی یاد مقدم رکھو۔ یہی سب کچھ ہے، باقی سب بے کار ہے۔

یہ چند سطریں جو میں نے لکھی ہیں اچھی طرح پڑھو جو کوئی اپنی وسعت و ہمت کے

Marfat.com

ہوراں سُن کس عمر وچ مرشد پکڑیا اُندے مرشد دا نام گرامی کیہ آسا کیہ اُنہاں کو مرشد پکڑنے وچ کسے رہبری کیتی آسی ۔؟

ماہڑے اس سوالے دے جواب وچ جناب میاں صاحب ہوراں سُن جناب مولوی دادا صاحبؒ ہوراں دا ذکر کردیاں ہویاں فرمایا جے " مولوی دادا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہوراں کو نماز مغرب پڑھا لینے دے کجھ عرصہ بعد جدو بابا جی صاحبؒ ہور بے عشق حقیقی وچ بے حالو یے حال ہوندے گئے تے تک تہاڈے مولوی دادا صاحبؒ ہوراں کول آئے تے عرض کیتی " جے حضرت تُساں نے مکو اس پاسے لا چھوڑیے تے لہذا ماہڑا ہتھ بھی پکڑو یعنی مکو بیعت بھی کرو، مولوی دادا صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہوراں باباجی صاحبؒ ہوراں کو فرمایا " تے اسیں نکیاں نکیاں چڑیاں دی مثال ہاں ہور تُسیں " شاہ باز ہو" تساں کو بیعت کرنے یا تسدا ہتھ پکڑنے دی اسدی کوئی طاقت نہیں ۔ تُسیں قطب الاقطاب معرفت آفتاب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دربار کنیاں تشریف گھنیں جیہناں کو اس وقت مشرق ہور مغرب دی مخلوق باباجی صاحب دے ناں نال یاد کر دی ہے اُنہاں کول گچھو ہور اُنہاں گھنیں بیعت ہو گچھو" جناب باباجی صاحبؒ ہور بیں پہلیاں ہی اس فراق دی اگی وچ سڑدے آئے گئے دے تے ہن جدوں اُنہاں کو مولوی دادا صاحبؒ ہوراں کولوں ایہہ بشارت ملی تے اُندے عشق بٹ ہور تپش پیدا ہو گئی ۔ سیلیے آکھدے ہیں سالاں دے ہجر فراق دی سختی سکھیں وصل دی امید دیاں گھڑیاں زیادہ تکلیف دہ ہوندیاں ہیں ۔ ایسیاں جناب باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہور بیں بھی مرشد دا ناں پتہ سُن کے حد درجہ بیتاب ہوئے تے ۔ ہور اُنہاں سُن اپنے اندر دے حقیقی عشق دی اگی دا سیک اِنہاں شعراں وچ ظاہراں کیتا ۔

Marfat.com

مطابق ہمارے کہے پر عمل کرتا رہے گا وہ یقیناً محروم نہ رہے گا، خبردار نا امید مت ہونا اور یہ نہ سمجھنا کہ ہم سے یہ نہیں ہوسکتا، یہ بدگمانی اچھی نہیں۔ سوائے کفار کے اور کوئی رحمتِ الٰہی سے مایوس نہیں ہوتا۔ پیر کا دامن تھام و۔ ہر کام میں اسے پیشوا بناؤ، جو حکم دے اس پر عمل کرو جہاں لے جاتے جاؤ۔ تھوڑی ہی مدت میں ملکوت، جبروت و لاہوت سب کے مالک ہو جاؤ گے۔ اگر فرض کرو کہ تم میں اس حد تک قابلیت نہیں ہے بارے فائدے سے خالی نہ رہو گے۔ اگر ہمارے کہنے پر عمل کرو گے تو کچھ کمی نہ ہوگی اور بالآخر مقصود تک پہنچ جاؤ گے، تم کیوں دُور دُور بھٹکتے پھرتے ہو اور اپنی مفروضہ محرومی پر راضی ہوگئے ہو۔

افسوس کہ ہاتھ میں جام ہے اور تو ہوشیار ہے، معشوقہ تیرے ساتھ ہے اور تو بھولا ہوا ہے۔ اے برادر اس راہ میں کوئی نقصان نہیں، جس نے اس میں زیان اٹھایا اس نے بھی تمام منافعوں پر صد ہزار شرف و بزرگی حاصل کی۔ اے نادان کیا تجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ ہمنشینِ خلیل اللہ اور ہم کاسۂ کلیم اللہ اور ہم زانوے رُوح اللہ اور قدم بہ قدم حبیب اللہ ہو۔ اے عزیز خم جوش مار رہا ہے اور راستہ چلنے والوں کے لئے رہگذر پر سبیل لگا دی گئی ہے اور ساقیِ غیب ہاتھ میں قدح لے کر بلند آواز سے صدا دے رہا ہے کہ حی علی الروح والریحان حی علی الذوق والوجدان لوگو آؤ اور رحمت و رزق الٰہی اور ذوق الٰہی اور ذوق و وجدانِ لامتناہی کے پیالے پیو۔ مگر حیرت ہے کہ راہ چلنے والے اُدھر رُخ ہی نہیں کرتے اور اپنے حرمان پر قناعت کئے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

حالی تیہاں رب نہ دستے جد مصیبت آوے
جھڑکاں دیون لوک تمامی تن من سب جل جاوے
وقت غریبی یار نہ کوئی ہو دن ساک قبیلے
بچ گلیاں دے پھرن نمانے ہو گئے رنگ پیلے
دیکھ حیرانی لوک تمامی کرن مزاخاں ہاسے
یا ہجراں بھیڑا ظالم عبد اولیسے کون دلاسے
ہوئی معراج قبولی تینوں کر بسم اللہ قدم ٹکائیں
دانا نام دلاسا دے کوئی ملک دراوے جا ڈیہا
جاگن بھاگ جنہاں دے عبد اسن تنہا دلجانی
وانگ زلیخا کنیاں بچوں ملیا ماہ کنعانی
ماہیو ہو دن جنہاں دے نال ارومون سدا کیلے
یا ہجوں یار کیا نی عیب بنان نہ ریکان تھیں
وقت غریبی جیکر عاجز یار کسے دے جاون
جرأت نہ رکھن جاون والی ہوات نجی شرماون
گذریا وقت جدائیاں والا ہوئی دور حیرانی
وانگ زلیخا خواباں اندر ملیا یار حقانی
شکر الٰہی حمد الٰہی ملیا یار سوہانا
اندر ستھا ٹھ سمندر غم دی صاحب فیض سہانا
الٹ گئی ہنڈ بچ غماں دی باغ بہار وسائی
ہمین ہی گلزار کرم دی رونق نشان دکھائی
اللہ ذاکر نال نے طالب ہور مطلوب دوناں دا فراق بچ کسے جیا حال ہو گیا دا آسا۔

Marfat.com

فائدہ ۲۲

صراطِ مستقیم پر چلنے اور فراغِ دل سے یادِ الٰہی کرنے کے بیان میں [1]

اے عزیز! ایک شخص سرِ راہ کھڑا ہوا ہے تاکہ راستہ بتائے۔ ایک راستہ دائیں طرف جاتا ہے اور دوسرا بائیں طرف۔ لوگ ہیں کہ جوق در جوق بائیں طرف چلے جا رہے ہیں۔ یہ مرد فریاد کر رہا ہے۔ اے عقلمندو! جس راستہ پر تم جا رہے ہو یہ خراب و خطرناک ہے، جو اس طرف سے گیا ہے سلامتی کے ساتھ کبھی منزل پر نہیں پہنچا اور درمیان ہی میں ہلاک ہو گیا اور خواری و زاری کے ساتھ جان دی ہے۔ یہ دوسرا راستہ جو دائیں طرف ہے امن و امان و راحت و فراغت کا راستہ ہے اس میں سلامتی اور نفع ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ لوگ اس شخص کو سچا تو سمجھتے ہیں اور اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ ٹھنڈی سانسیں بھر رہے ہیں اور اسی بائیں طرف والے راستہ پر جو خطرناک ہے چلے جا رہے ہیں، یہ بیچارہ راستہ بتانے والا تنہا کھڑا سمجھا رہا ہے مگر کوئی اس کے کہنے پر عمل نہیں کرتا۔

اے میرے دوستو ذرا سوچو تو سہی کہ ان دونوں میں سے تم کس جماعت میں ہو۔ بائیں طرف جانے والے ایمان رکھتے ہیں۔ جزائے عمل کے قائل ہیں بعث و نشر پر انہیں اقرار ہے لیکن پھر بھی ادھر جا رہے ہیں جہاں نشانۂ ملامت بنیں گے اور بعدِ مطلوب

۱؎ ماخوذ از مکتوبات نمبر (۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب داؤد خان افغان۔ قطب خان و جمال خان۔

Marfat.com

اُدھر حضرت بابا نظام الدین کیانیؒ ہوریں وی اپنے پیارے خلیفے کو بیعت کرنے والے اُسے شہراں بیقرار آئے جیہڑاں ادھر باباجی صاحبؒ ہوریں آئے۔ جدوں باباجی صاحبؒ ہوریں پیر مرشد کول پہنچے تے اُنہاں فرمایا "عبداللہ میں تینوں کدوں دا اُڈیک رہیا آں دِکھ ماہڑا سینہ دو ڈِتیاں نال پھٹدا پیا سی سوچدا آں کدوں توں پہنچیں تے جوہنی لائے تینوں ہولیا کرسیں۔" پیر تے مرید دے درمیان ہون والی ایہی اوہ ملاقات آہی جس دے بعد باباجی صاحبؒ دے تعلق کنیاں سالاں دیاں بھلیاں ہوئیاں گنڈھاں پیار دیاں کھلیاں ہویاں جنہاں اللہ تعالیٰ دیاں کجھاں بنھیاں آکھیا دا آساں مشرق کنیں حضرت عمرؒ صاحب دیاں تعلیم دا پیالہ جنہاں دا نگیلی ریاست ہی نہ بلکہ برصغیر دا ہر اک بندہ چنگی طرحاں باخبر ہے۔

اس تھیں پچھے میں ناچیز عرض کیتی "حضرت ایہہ فرماؤ تے جدوں جناب باباجیؒ ہوراں اپنے مرشد کولوں خلافت حاصل کیتی تے اُنہاں دے مرشد دے ہور کنے خلیفے سن؟"

میاں صاحب ماہڑے ایس سوال دا جواب چھیتی سوچن دے بعد اسطراں دتا "اس بارے صحیح معلومات تے نہیں البتہ اتنا ضرور علم ہے کہ حضرت جناب بابا نظام الدین کیانیؒ ہوراں دے پہلے خلیفہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ ہوریں آہے۔"

میں فیر عرض کیتی "حضرت باباجی صاحبؒ ہوراں دربار شریف دی پیر مرشد دے حکم نال کیتا یا خود اپنی مرضی دے مطابق پیر کولوں اجازت لئی سی؟"

میاں صاحب جواب فرمایا "حضرت باباجی صاحبؒ ہوریں پہلاں کشمیر وچ حضرت احمد شاہ صاحب نارہ بل تے حضرت رسول شاہ صاحب اُتے پہنچی ہو کے نیاز شریف تے چار شریف اولیاء اللہ دے مزارات دی

Marfat.com

اور ذلّت و خواری میں گرفتار ہوں گے۔ شاید یہ سب سوچ کر سیدھے راستہ پر آجائیں اور ہوا پرستی سے باز آکر بالآخر خدا پرستی اختیار کریں۔ وہ دن ضرور آنے والا ہے کہ اس روز سب اپنے کئے پر پشیمان ہوں گے مگر اُس وقت اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

پانچ[ع] باتوں کو پانچ باتوں کے قبل غنیمت سمجھو۔ ان میں سے ایک فراغت بھی ہے جو آج نصیب ہے۔ کل ممکن ہے کہ نہ رہے۔ کوئی نبی و ولی نہیں ہے جو موت کے وقت پشیمان نہ رہا ہو کہ ہائے ہم نے اس زندگی کو غنیمت نہ سمجھا اور اس کی قدر نہ جانی۔

جس حال میں ہو رہو۔ جہاں ہو وہیں رہو مگر اک پاک نفس کے ساتھ یادِ خدائے عزوجلّ میں مشغول رہو، اگر تمہیں یہ بات نصیب ہوجائے تو سمجھ لو کہ تمام سعادت مندیاں اور نیک بختیاں تمہیں مل گئیں۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ ایسی سعادت جس کا مبدا وہی ہو اور منتہیٰ بھی وہی ہمیں تمہیں نصیب کرے۔ والسلام

ع یعنی جوانی کو بڑھاپے کے قبل۔ تندرستی کو بیماری کے قبل۔ تونگری کو محتاجی کے قبل فراغت کو مشغولی کے قبل اور زندگی کو موت کے قبل غنیمت جانو ۱۲۔

Marfat.com

زیارت واسطے آئے ہین۔ زاہد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہور اوسی وقت
کو باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں ڈٹھا آسا۔ بر کشمیر دے علاقے
وانگن بڑی عزت کیہ باطنی اشارے نال شہر دے تحت ہی آئے ہین۔ اِتھے
دریا دے کنڈھے اِک پنج پڑا پہاڑ ہیٹھ اے جس تے جناب باباجی صاحب ہوراں
دوپہری دی نماز پڑھی۔ نماز پڑھنے دے بعد جد اُٹھے تے اُندی لیٹھے دی
چادری تے چھاپا جیا لگ گیا۔ جناب باباجی صاحب ہوراں اُس کو صاف کرنے
دی بڑی کوشش کیتی پر صاف نہ ہو سکیا۔ آخر پانی نال دھونا پر دھونے
نال ہور وی چارخ ہوگیا۔ قدرت دا ایہہ کرشمہ دیکھ کے باباجی صاحب ہوریں
ڈونگیاں سوچاں وچ پے گئے ہور اوہ چادر ٹھیپ کے رکھ چھوڑی۔ جدوں
فیر واپس کشمیر شریف اپنے پیر گھر پہنچے تے سفر دا حال سنیندے نال نال
اوہ چھاپے والی چادر وی کڈھ کے دتی۔ حضرت کیانی رحمۃ اللہ علیہ
ہوراں چادر ڈٹھی ہور فرمایا جے اللہ تعالیٰ جیں تھاں دا اس جاتی بسنے رہنے
ہور روزی دا بندوبست کیتے دے۔ اس واسطے تساں کو آکھی گیا ہیسی
باباجی صاحب ہوراں کافی عذر پیش کیتے جے اوہ اوپریاں لوکاں دی بستی
ہے جتھے ماڑیاں گلاں کوئی نہیں سمجھدا کس طرح گزران ہوسی کہہ کرساں۔ پر
جناب باباجی صاحب کیانی رحمۃ اللہ علیہ ہوریں لگے فرمن سنے
وانگن دی اس جاتی اللہ والو بڑی حد قیامت تک اللہ تعالیٰ اُتھے
لگنے والیاں دیاں دین ہور دنیا دیاں مراداں پوریاں کرسی۔ اس سلسلے
دے نیڑے نیڑے گدی دا قبر ہوسی جس فیض قیامت تک اللہ
دا فیض جاری رہسی۔

باباجی صاحب دی پیر مرشد دے حکم نال وطن عزیز تھیں ہجرت ہر۔

Marfat.com

فائدہ [۲۳]

عمل کرنے اور مشغول بخدا رہنے کے بیان میں[ل]

تقدیر الٰہی کا قلم جاری ہے اور قضائے الٰہی کی زبان گویا ہے کہ سعید وہی ہے جو ماں کے پیٹ سے سعید پیدا ہوا اور شقی وہ ہے جو ماں کے پیٹ سے شقی پیدا ہوا یعنی بچہ ابھی شکم مادر ہی میں تھا کہ قضا و قدر نے لکھ دیا یہ شقی ہے اور یہ سعید السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام کے دو معنی لئے گئے ہیں ایک ماں کا پیٹ دوسرے ام الکتاب جس سے مراد ہے اللہ جل شانہ کا علم نفسی، اول الذکر معنی لئے جائیں تو یہ حدیث تائید کرتی ہے اکتب الاجل والرزق وانہ شقی وسعید یعنی فرشتہ کو یہ فرمان ہوا کہ بندہ کی عمر رزق نیک بختی اور بدبختی سب لکھ اور اگر ام الکتاب مراد ہے تو یہ آیت ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ام الکتاب سے یہاں مراد علم نفسی ہے جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا اور اللہ جل شانہ جس شئے کو محو فرماتا یا قائم رکھتا ہے اسے علم نفسی کے موجب رکھتا ہے غرض کہ جب صحابہ کو یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ عمل کرنے سے اب کیا فائدہ ہمارا انجام تو لکھا ہی جا چکا ہے بس اسی پر بھروسہ رکھیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو، کسی کو نہیں معلوم وہ شقی پیدا ہوا ہے یا سعید، صرف عمل ہی سے ایک اشارہ ملتا ہے۔ جس انجام پر بندہ پیدا کیا گیا ہے اسی کے مطابق اس سے

ل ماخوذ از مکتوب نمبر (۴۰) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب خواجہ محمد یوسف۔

Marfat.com

لاڑ دے متعلق حضرت کیانیؒ ہوراں دی مبارک پیشنگوئی دا خلاصہ سننے دے بعد میں عرض کیتی نے جناب باباجی صاحبؒ ہوراں کتنے نکاح کیتے آسے ہور اوہناں دی کل کتنی اولاد ہوئی ہے ۔ ؟

میاں صاحب ہوراں بڑی نرمی ہور شفقت نال فرمایا ۔

" جناب باباجی صاحبؒ ہوراں کُل ترے نکاح کیتے آسے پر اولاد صرف دوہاں بیویاں بچوں ہوئی ہے ۔ جنہاں بچوں دوئی بیوی دے بطن شریف توں میاں ہوراں کوئی بچہ ہک پتر ہویا ۔ جنہاں ناں مبارک میاں محمد رکن عالم آہ ۔ باقی دو فرزند حضرت میاں نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوریں آسے ۔ جیہڑے دوئی بیوی دے بطن شریف اوہناں کشمیر وچ پیدا ہوئے ۔ میاں محمد رکن عالم صاحب ہوریں صرف دوہاں سالاں دے آسے تے اوہناں دی والدہ فوت ہو گئیاں ۔"

حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیاں باتاں دی ایہہ پُر رونق سوال جواب والی محفل وچ بیٹھیاں دیاں عقیدتمنداں واسطے رحمت دی بارش بن گئی ۔ سبھناں تے جیہڑیاں سُنیاں چھا گئی آ ۔ اس پُر اسرار ماحول وچ میں ہِک ہور سوال پچھیا، عرض کیتی نے حضرت " ایہہ گل دسو کہ جناب باباجی صاحبؒ ہوریں کتنے سال واگت شریف وچ بطور حیات رہے ۔ ہور اوہناں دی وفات دے ویلے اوہناں عقیدت منداں دی تعداد دے اندازے دے مطابق کتنی ہک تعداد آسی ؟ "

ماہڑے سوال دا جواب بڑے تحمل نال دیندیاں ہویاں جناب میاں صاحب ہوراں فرمایا حضرت جی صاحبؒ لوکاں وچ ۴۰ سال تک بطور حیات رہے تے جدوں او اِتھے آئے ۔ اس ویلے اوہناں دی عمر ۳۰ سال آسی ۔ جدوں اوہناں دی وفات ہوئی اس ویلے اوہناں دے مریداں لکھاں دی تعداد وچ آسے ۔ جیہڑیاں وچ علاقہ پونچھ راجوری

Marfat.com

عمل واقع ہوں گے یعنی اگر سعید پیدا ہوا ہے تو اسے اعمال سعادت کی توفیق ہوگی، بس عمل صالح ایک طور پر اس نتیجہ کے لئے ایک دلیل بن گیا کہ بندہ نیک بخت ہے اور اللہ جل شانہ کے علم نفسی میں اس کے لئے بڑا درجہ رکھا گیا ہے لہذا ہم سب کو عمل صالح کی ریس کرنا چاہئے اور نفس کی ان تشویشات شیطانی میں نہ پڑنا چاہئے کہ اگر خدا نیک عمل کی توفیق دیگا تو کریں گے ورنہ نہیں۔ یہ حق ہے کہ نیک کام توفیق الٰہی ہی سے ہوا کرتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ اگر تم اپنے دل میں ایک عزم مستقل اور مضبوط ارادہ پاؤ اور اس طرف اہتمام کے ساتھ قصد بھی ہو اور دل بھی راغب اور خوش ہو کہ اللہ جل شانہ کی عبادت اور اعمال حسنہ میں جس قدر ہو سکے کوشش کی جائے تو یہ حالت بتائے گی کہ تم کو توفیق نیک حاصل ہوئی اور تمہاری تقدیر کا لکھا گیا ہے، اگر اس تحقیق کا اعتبار نہ کروگے اور دل میں وہم اور شک لاؤگے تو کبھی حقیقت کا راستہ نہیں مل سکتا۔ اپنے وجود کو طوفان نوح میں مت غرق کرو اگر ہو سکتا ہے تو ایک لحہ بھی ضائع نہ کرو۔ کتنا افسوس ہوگا کہ اس جہاں سے تم چلے جاؤ اور تمہیں کوئی نقد نعمت نہ ملے یہ تو ایسا ہی ہے کہ سر میں تجارت کا سودا ہے اور سرمایہ گم ہو گیا ہے۔ سرمایہ کی فراہمی کے لئے تو کوشش نہیں کی جاتی اور تجارت نہ کرسکنے کا غم ہے، لے برادر غافل اور بے غم مت بیٹھو۔ آخر خدائے عزّوجل کے ساتھ کچھ مشغول رہنے میں کوئی نقصان ہے، اگر اس سے نقصان ہو تو قیامت میں میرا دامن پکڑنا۔ آؤ اب بھی آجاؤ وقت باقی ہے۔ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ دربان بیکار اور معزول ہے۔ کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ رہ گذر کو عام بنا دیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ بس تو ہی محروم ہے۔ امید ہے کہ مسلمان اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے اور مقصد حاصل کرلیں گے۔

Marfat.com

[illegible] دربار [illegible] دے باہر دو ٹیاں ملاّیاں
[illegible]

اس بیت [illegible] ہونے دے نال نال ہی کجھ ہور سوال
[illegible] جیہناں تجیں [illegible]
[illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] دے
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] اس واقعے دی تفصیل [illegible]"

[illegible] صاحب [illegible]"
[illegible] کیانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ہوراں [illegible]
[illegible]
[illegible] جناب کیانیؒ ہوراں دے نگر
[illegible] حضرت کیانی رحمۃ اللہ علیہ ہوراں
[illegible] کھل گیا۔ ہور شرمندہ ہو کے [illegible]
[illegible]

جد حضرت کیانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] وادی [illegible] وچ آئے تے مہاراجے
[illegible] حضرت کیانی رحمۃ اللہ علیہ ہوراں کوں آکھیا
اسا معزول کر چھوڑیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اس [illegible] خود کیاں شریف گئے
[illegible] مہاراجے پرتاپ سنگھ دا بنوالیا دا شالیمار
باغ دے نمونے دا اک باغ اج دیے کنیاں شریف وچ موجود ہے۔"
حضرت کیانی رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دی اس کرامت کو بیان [illegible]

Marfat.com

فائدہ ۲۴

مواہب الٰہی اور مشغولی اوقات کے بیان میں

یاد رکھو کہ مواہب وعطایا کسب اور کمائی کے نتیجے ہوتے ہیں اگرچہ کمائی بھی ایک قسم کا عطیہ اور وہبی شے ہے لیکن ظاہر صورت کو دیکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ کسب عمل کرو اور جو کچھ حاصل ہوا سے فضل اور نعمت الٰہی سمجھو جو خود در اصل ایک وہبی شئے ہے۔ صاف بات ہے کہ جو کوئی صابون استعمال کر کے کپڑے دھوئے گا اُسی کے کپڑے صاف ہوں گے۔ خدائے عزّوجلّ نے باوجود اپنے ہاتھ میں ہر طرح کی قدرت رکھنے کے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے۔ عطا وہی کرتا ہے لیکن سبب کو ایک ذریعہ بنا دیا ہے کہ لوگ اسے اختیار کریں اور بیکار اور اپاہج نہ بن جائیں۔ طرح طرح کی نیکیاں کرنے اور عبادت الٰہی کی جو مختلف صورتیں ہیں انھیں اختیار کرنے سے تصفیئہ دل ہوتا ہے' اگر یہ نعمت تمہیں حاصل ہوجائے اور جملہ افکار و تعلقات و اہتمام قلبی سب اللہ جل شانہ ہی کی طرف ہوجائیں تو کیا کہنا۔ ایسے شخص کو گویا سب سعادتیں حاصل ہوگئیں۔

ہر ساعت کسی نہ کسی شئے کا پیش خیمہ ہوتی ہے کل یوم ھو فی شان۔ ہر شخص کی جدوجہد اس کے حال کے مطابق ہوتی ہے پس تمہاری آرزو اور تمنا تمہارے لئے

لہ ماخوذ از مکتوبات نمبر (۴۱-۴۲-۴۳-۴۴) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب مولانا علاء الدین گوالیری ثم کالپوری روانہ فرمائے۔

Marfat.com

دی زبانی سُننے دے بعد میں پُچھیا جے حضرت ایہہ فرماؤ جے بابا جی صاحب رح ہوراں دا اپنی زندگی وچ کس کس اولیاء اللہ نال مناظرہ ہویا یا ملاقات ہوئی اے؟ تے میاں صاحب لگے فرمان "بابا جی صاحبؒ دا اپنی زندگی وچ کسے اولیاء اللہ نال کوئی مناظرہ نہیں ہویا البتہ سلسلہ قادریہ دی خلافت حضرت آخوند عبدالغفورؒ جنہاں نوں بابا جی صاحب سوات ہیر آکھدے ہین دی دستار فضیلت باطنی اشاریاں نال حضرت میاں محمد اسحاق جنہاں نوں بابا جی صاحب لمبیٹری شریف آکھدے ہین توں منتقل ہوئی اے جیہڑی اج وی موجود ہے۔ البتہ اس دور دے صوفی ہور دلی دور دے شخص بابا جی صاحبؒ ہوراں کول ایندے رہندے سن اس توں علاوہ علما لوک ہندوستان وچوں وی ایندے رہندے سن۔

ایتھوں سید غلام رسول شاہ صاحب المعروف "نانگا بابا جی" صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملنگام باندی پورہ پنج سال اتھے ایندے رہتے ہین ہور لنگر دے وچ ... دے کمرے وچ جہاں کے آرام سے رہتے ہین۔ ایتھوں سائیں فتح محمد صاحب المعروف "سائیں گوجی" ہوری ست سال بابا جی صاحبؒ ہوراں دے دربار لگے رہندے ہین۔ اُنہاں نوں خلافت وی دتی گئی جیندی خانقاہ اس ویلے راجوری وچ ہر خاص و عام واسطے روحانی سکون دی جا ہے۔ حافظ جی صاحب بینیاں والے حضرات وی بابا جی صاحب ہوراں کول ایندے گیندے رہتے ہن۔ اُنہاں نوں حضرت جی صاحبؒ ہوراں سِن تیرے دا اعتکاف وچ بٹھالیا آسا۔ اُنہاں سُتھیں اپنی عمری دیاں آخری نہاڑیاں اپنے پتر وی بابا جی صاحبؒ ہوراں کول بھیجیا آسا جس نوں بابا جی صاحبؒ ہوراں آکھیا، ہور معرفت دے پیالے پیالینے دے بعد ہو سکیا نئی۔ جد اوہ بابا جی صاحبؒ ہوراں کولوں کجھ ہی قدم دور ہوئے تے بابا جی صاحبؒ ہوراں فرمایا "فقیر دا پتر آسا فقیر ہو کے گیا"

Marfat.com

باعث تضیع اوقات ہے۔ وقت ضائع مت کرو جس نے اپنا وقت کھویا اس نے اپنے آپ کو کھویا۔ تمہارے بال بچے اور آنے جانے والے دوست احباب راہِ حق میں کسی طرح مزاحم نہ ہونے چاہئیں کہیں تم اللہ جل شانہ کی مشغولی چھوڑ کر ان کے ساتھ مشغول و منہمک نہ ہو جانا دن کا کام دن ہی میں کرلو۔ رات کا انتظار مت کرنا اور رات کا کام رات ہی میں کرلو دن کا انتظار مت کرنا اور غیب سے جو ظہور میں آئے اس میں تشویش کو ہرگز راہ نہ دینا، مکرر یہ کہ اپنا وقت ضائع مت کرو۔ آنے جانے والوں، لانے لے جانے والوں کو خدا کے سپرد کر دو اور اپنا وقت برباد کرنے سے بچو ہے

نصیحت ہمین است جانِ برادر　　　که اوقات ضائع مکن تا توانی

جو کچھ اس عالم سے رونما ہو اسے پس پشت ڈال دو اور اپنے آپ کو ایک تنکے سے زیادہ وزنی مت سمجھو اور خدا کے سامنے اپنے کو خوار و زار و گستہ و شکستہ تصور کرتے رہو۔

یاد رکھو کہ دل کو خلق اللہ سے پوری طرح ہٹا لینا اور رب البرایا سے دل لگانا تمام نعمتوں کا سرمایہ ہے اور اس کے فائدے بے اندازہ ہیں جب تک عمر وفا کرے اسی حال میں رہو اور آنکھ کے گوشہ سے بھی ماسوی اللہ کی طرف نظر نہ کرنا۔ من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔

Marfat.com

اگے گجھ کے اوہ ہک کمال بادلی ہوئے۔ پیر غلام محمد صاحب المعروف مام پیر صاحبؒ ہوراں کو بھی خلافت دتی گئی اس ویلے آندی قبر یغنا وادی بنج شاہ صاحب دے مزار بج ہے۔ حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوریں تصوف دیاں سبھاں سلسلیاں نے کم کردے آہے پر زیادہ تر سلسلہ نقشبندیہ ہور قادریہ نے ہی چلدے آہے۔

جی صاحب دیاں باداں دی ایہہ ریشمی کھوئی تر ٹمنے دا تاں کدوں ہا کہنے آں بلکہ اس محفل بنج شریک سارے ہی اسراں جیکرہ کہندے تے ساہ کھندے بھی نہ ہئے ہو ون ایسا محسوس ہوندا آسا تے ایہہ تبارک باداں دی ڈور اساں سبھاں دے ہوش حواس دی ضمانت ہے۔ اسدے اچانک تر ٹمنے نال واقعا ہی کسے کسے کو بے ہوش ہونے دا خطرہ یقینی آسا۔ اُدھر جناب میاں صاحب ہوراں کو اوڑی تر ہبنے دا بھی خیال آسا۔ اس کینے نادلا تا ولا لنگھنے والا وقت باباجی صاحبؒ دیاں سبھاں باداں دی ڈور تروڑنے بنج کامیاب نہ ہو سکیا ہور ہر سوالے دا تسلی بخش ہور مٹھا جواب حُسن کے سینے بنج ٹھنڈ بلیندی رہی۔ اتے ایسے بنج سلسلہ کلام دے نانگے باجیؒ صاحب دی باباجی صاحبؒ ہوراں نال عقیدت دے متعلق ہک گل جہڑی بیں کسے کولوں سنی دی آسی دے بارے بنج جدو میاں صاحب ہوراں کولوں پچھیا تے لگے فرہین تے "ستمبر ۱۹۵۳ء بخشی غلام محمد دی کنونشن کنگن ہوئی آسی۔ جناب نانگا باجی صاحبؒ ہوریں بھی جیپ بنج سوار ہوکے اس کنونشن بنج آسنے دے آسے۔ جدو کنونشن ختم ہوئی نہ سنجاں ویلے واپس ملدیاں ویلے اُنہاں سیّن مالسبل شکرلار دا ہر کند ھ ہنیہ کیتی ہور آکھیا نے "مکولار شفیس بنج کجھ حاصل ہوبئے دے۔"

جی صاحبؒ دیاں بابرکت باداں دی اس محفل دا آخری

فائدہ ۲۵

محبتِ پیر اور عشق و محبت کے بیان میں[1]

اس میں شک نہیں کہ حج بیت اللہ کرنے والوں کے لئے بڑا درجہ اور ثواب ہے مگر زانو پر سر رکھ کر دل کو رب بیت کے سپرد کرنا ایک ایسے بڑے شرف و فضل کی چیز ہے کہ وہ مدارج اس کے سامنے کچھ نہیں۔ یہ دل بیت المعمور ہے۔ یہ دل ظلمت و نور کے خالق کا گھر ہے یہ دل ہر سرور کا سرور ہے۔ یہ دل اپنے سے مہجور اور ذات واحد سے متحد و محفوظ ہے۔ اے اللہ تو ہی اپنے بندوں کو اپنا راستہ دکھا اور معرفتِ ذات و صفات سے کچھ حصہ عطا فرما۔

مرید جس قدر پیر کے حضور میں رہے گا اسی قدر زیادہ اس پر علوم الٰہی کا شوق و ولولہ پیدا ہوگا اور عشق الٰہی کا اثر مکشوف و روشن ہوگا۔ مجھ سے کوئی پوچھے کہ نیک بخت کون ہے تو میں کہوں گا وہ شخص جسے پیر جیسی نعمت نصیب ہوئی اور پیر کی محبت اس کے دل میں ڈالی گئی۔

اس طائفہ صوفیہ کے بعض مرید عشق کو ذات اور عاشق و معشوق کو اقتضائے ذات سمجھتے ہیں، ایسا کہ خواہ عشق چاہے یا نہ چاہے عاشق و معشوق دونوں اس سے دوچار ہوتے

---

[1] ماخوذ از مکتوبات (۴۵-۴۹-۵۰) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب مولانا ابوالفتح علائی کالپوری و قاضی سیف الدین و مولانا نظام الدین۔ مکتوبات (۴۶-۴۷-۴۸) کا مضمون دیگر مکتوبات میں آگیا ہے اس لئے انہیں ترک کردیا گیا ۱۲۔

Marfat.com

"

سوال جہڑا ایں جناب میاں صاحب ہوراں کولوں پچھیا اوہ بابا جی صاحبؒ ہوراں دیاں خلیفاں دے متعلق آسا جیندا تفصیلی جواب دیندیاں جناب میاں صاحب ہوراں فرمایا ہے"

حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے کُل چھبّی[56] خلیفے ہوئے ہن۔ سب توں پہلے خلیفہ حاجی سید نوران شاہ صاحب ہور ہن راجوری حال مدفون سوہاوا ضلع جہلم راولپنڈی پاکستان ہور سب توں آخری خلیفہ جناب باباجی صاحبؒ ہوراں دے اپنے فرزند جناب میاں نظام الدین صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہِ وانگت شریف ہن باقی دیاں خلیفاں دے ناں اسطراں ہن۔ جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری بمروٹ پونچھ، مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب فرزند اکبر مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب بمروٹ پونچھ، پیر سید مخدوم شاہ صاحب درداسن راجوری، پیر سید نقر شاہ صاحب راجوری، مولانا محمد سعید صاحب گنونیال پونچھ، مولانا علاؤ الدین صاحب کھنفر پونچھ، مولانا محمد سعید صاحب سرنوتی پونچھ، قاضی محمد عالم صاحب منت پونچھ، قاضی عزیز الدین صاحب سمہوٹ پونچھ، پیر مستان علی شاہ صاحب ضلع کانگڑہ تحصیل نورپور موضع دمٹے، پیر بہاؤ الدین صاحب لرڈی لاروی (بیرنگ) صاحب زادہ پیر سرور شاہ صاحب چوارہ شریف، سید پیر توکل شاہ صاحب ضلع جہلم ڈسنگوال۔ مولوی سید محمد حسین صاحب جہلم۔ میاں محمد یونس صاحب بناط سرلوپر سید عبد الرحیم شاہ۔ پٹھان صاحب کابل ہجا جے ہوئی۔ ایہہ حضرت کابل دے رہنے والے آئے ہور سیلانی بن کے اتھے آئے سے۔ راتیں سیند باں وسیلے جناب بابا جی صاحب ہوراں دا ہر بیگا کردے تے رہندے تے ہوراں سبق

Marfat.com

ہیں اس لئے ان کے نزدیک عشق کو موجب بالذات کہتے ہیں۔ بہرحال عشق ایک ایسا بادشاہ ہے جس نے سوائے ایک شکستہ خاناں خراب دل کے اور کہیں رہنا پسند نہ کیا جہاں کوئی گرا پڑا، جلا بھنا، ٹوٹا پھوٹا اور سارا گھر لوٹا ملے گا وہیں اس سلطانِ عالم عجیب کا مسکن ملے گا۔ ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها یعنے بادشاہ جب کسی قصبہ وقریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اسے خراب وبرباد کر دیتے ہیں یعنی جعلوا اعزة اهلها اذلة اس کے بڑے لوگوں کو گرا کر خوار و ذلیل کر دیتے ہیں چنانچہ نفس ذلیل جسے کوئی عزت نہ تھی اور خوار ترین خلیفہ ہے دیکھو کہ اسے کیا خلعت نصیب ہوتا ہے اور کس لباس سے آراستہ ہو کر ذلیل کے درجہ سے عروج کر کے وہ خلیل بنجاتا ہے اور اَنَا مَنْ اَهْوٰى وَمَنْ اَهْوٰى اَنَا کا نعرہ مارتا ہے اور انا الحق کہنے لگتا ہے اور ادھر یہ حکم ہوتا ہے کہ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے تم پر اپنے نفس کا حق ہے یہ بھی عجیب بھید ہے۔

مگر یہ نعمت اس وقت تک نہیں ملتی جب تک کہ توجہ تام وتزکیہ نفس کی دولت ہاتھ نہ آئے۔ توجہ تام یعنے دل سے تمام خطرات فنا ہو جائیں اور وجودِ ذات کے سامنے حضوری اور جو مطلوب ومقصود ہے اس کا شہود وتصور میں ہو یا حقیقت میں متحقق ہو جائے۔ تزکیہ نفس یعنے جہاں تک ہو سکے نفس کو نا مرضیات سے پاک وصاف کرو۔ اسے جتنا زیادہ صاف کرو گے اتنا ہی زیادہ لطیف ہوتا جائے گا۔ اگر یہ دو نعمتیں تمہارے دامن سے باندھ دی گئیں تو سمجھ لو کہ تمہیں ہر قسم کی سعادت مل گئی اور عین حقیقت کا عکس دل پر جلوہ فرمانے لگا ع۔ تا ممکن چنیں دولت تو از بید دلتی غافل

عالم لاہوت کے عکس نے دل پر جو عالم ناسوت سے تعلق رکھتا ہے تجلی فرمائی اور اس عکس کا عکس نفس پر پڑا۔ نفس شوخیاں کرنے لگا۔ اور جَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّة کا مصداق نظر آیا یعنی روح تمام عزت وجلالت اور مدح وثنا کے باوجود جو اس کے حق میں ہے جب سلطان عشق کی زد میں آئی تو کس قدر ذلیل وخوار ہو گی ؎

Marfat.com

کو حضرت آستانے نے پٹھان صاحب سے ٹلے ہو گئے۔ صبح اسکھ نے بابا جی صاحب کولو پیراں پھڑ کے معافی منگی ہور عرض کیتی" حضرت مکوا پنیاں قدماں دی خاک دا ذرہ ایہہ کابل دیاں خزانیاں بچ رکھساں" باجی صاحب ہوراں فرمایا " انہاں کہن گجھے بیح تسکو اپنے پیر سئیں فرمایا داآسا" خلیفہ عبدالرحیم پٹھان صاحب دی قبر مبارک شریف بنائی ہے۔

مولوی میر عبدالسبحان صاحب چلاس گلگت، مولوی عبدالرحمان صاحب سن نکیاری ضلع ہزارہ، حاجی میر زمان صاحب مارگنڈ لار شریف، میاں رحمت اللہ صاحب دھیین پارہ کشمیر تحصیل اسلام آباد، سائیں رسول بخش ارن لوہا تحصیل اڑی حافظ نور الدین ٹھٹھ مرلہ تحصیل بارہ مولہ، سائیں الف الدین گوہلا تحصیل مینڈر پونچھ مولوی معرفت اللہ صاحب بیگراں کنڈ تحصیل مظفر آباد، جناب صاحبزادہ میاں گل صاحب لغہ ضلع ہزارہ، مولوی فقیر محمد صاحب ماسٹ پونچھ المعروف ملاں لانگری جناب مولوی احمد جی صاحب المعروف استاد صاحب مدفون متصل زیارت شریف حضرت باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ مولوی محمد حسین صاحب بیگ باڈی خواجہ اڑی، پیر ولایت شاہ صاحب لسانہ پونچھ، خواجہ عبدالکریم صاحب نقشبندی مدفون سرفراوا تحصیل کنگن۔ میاں محمد یعقوب صاحب باڑی گنی ون لار، مولوی نور الدین صاحب بارہمولہ نادی ہل کشمیر، شیخ نور الدین صاحب پٹنکر ضلع بارہمولہ جناب بیگ سلیمان صاحب چندوسہ بارہمولہ، پیر سید شاہ صاحب کٹیاں بارہمولہ کشمیر، میاں عبداللہ صاحب کھوڑی والی درہال راجوری، سائیں دولہ صاحب مرحوم بکروال، شیخ غلام محمد صاحب گواس وانگت، حاجی محمد راکھر صاحب اوڑی مولوی الہی بخش صاحب پونچھ شہر۔ میاں محمود صاحب سواننی مدفون ننور راجوری

[illegible] درویش [illegible]

Marfat.com

تا ظن نہ بری کہ ہست ایں رشتہ دو تو — یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

یہ گمان نہ کرنا کہ ایک ڈوری کے یہ دو دھاگے ہیں۔ نہیں بلکہ اگر خوب غور سے دیکھو گے تو اصل و فرع دونوں لحاظ سے سب تمہیں ایک ہی دھاگا نظر آئے گا۔ اے بھائیو سچ کہتا ہوں کہ ہر چند کہ اپنے آپ کو بھنور سے نکال کر دریا کے کنارے لا ڈالتا ہوں مگر دریا تلاطم میں ہے اس کی ہر موج جو آسمان سے ٹکر کھاتی ہے طمانچہ مار کر بحیرہ غرقاب میں ڈال دیتی ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۔ پروردگارا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول مت کر اور اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما، تو درحقیقت بڑی بخشش و عطا فرمانے والا ہے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ میں نے کہا ہے ہی اصل کار ہے جو کچھ تمہارے آگے آئے اس سے گذر جاؤ اور کوئی توجہ نہ کرو۔ مقصود اس کے بہت پرے ہے۔

Marfat.com

چھیتہ بال تیزگر، حضرت سید عمر شاہ صاحب جبلا کانگان ضلع ہزارہ ۔
حضرت سید جمال شاہ صاحب کھوڑی مظفر آباد، چوہدری بلند خان صاحب
مرحوم بارڈر مشہور پونچھ، چوہدری غلام حسین صاحب لسانوی پونچھ
میاں حمید اللہ صاحب جاگل بشکرو انگنت، میاں عبدالکریم بکران لہڑی تحصیل
نوشہرہ راجوری ہور جناب میاں کرم الدین صاحب جم بھٹری کشمیر نے جناب میاں
صاحب ہوراں نال حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دیاں
یاداں دی اس پر رونق تے بابرکت محفل دی جھڑی بیچ رشتہ نے تقسیم مٹھائی
بیچ شکر جاری رہی ۔ خوشبو الٰہی کرے ماحول معطر سے سمیت ماریاں پڑھنے والیاں
والیاں واسطے باعث برکت ہور راہ ہدایت ثابت ہووے ہور خدا کرے پیشنے
دا ایہہ نمبر جی صاحب دیاں عقیدتمنداں دی تے بچھاونے ۔ آمین ثمہ آمین

Marfat.com

فائدہ ۲۶ ؎

دربیانِ سلوک و خدمتِ سلطان و متعلّقان

یہ وہ راہ ہے کہ جب تک رُوح اس قالب سے متعلق ہے ایک ماہ کیا ایک سال بلکہ ہزار سال میں بھی منزل پر نہیں پہنچ سکتے، اگر میں نے یا تم نے ضعف و سستی کے ساتھ تھوڑی دیر کچھ کام کر لیا تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ اس راہ میں جان عزیز فدا کرنی چاہیئے۔ بہرحال جس کام میں ہو لگے رہو کوئی ہرج نہیں لیکن خدائے عزوجل کے ساتھ ہر وقت مشغول اور اپنے مقصود کی دُھن میں رہو ؎

مراد اہل طریقت لباس ظاہر نیست
کمر بخدمتِ سلطان بہ بند و صوفی باش

تمہیں بادشاہ کی نوکری، باپ کی خدمت اور متعلّقین کے حقوق ادا کرنے ہیں اگر تمہارا دل خدا اور پیر کی طرف متوجہ رہے تو کوئی مضائقہ نہیں جو کچھ ہو کرو مگر ہاں خلافِ شرع مت کرنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً تمہاری ترّقی ہوتی رہے گی۔ البتہ جو کام میں نے کرنے کے لئے کہا ہے اس میں فرق نہ آئے۔ ملک اور بادشاہ کی خدمت یا باپ اور متعلّقین کے حقوق کی رعایت، زن و فرزند کی خبر گیری، یہ سب کچھ سہی پھر بھی مقصود و مطلوب ضرور حاصل ہوگا۔ ہاں جلدی مت کرو۔ یہ راہ جلدی طے کرنے کی

؎ ماخوذ از مکتوب (۵۱) خواجہ بندہ نواز گیسودراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین، ساکنان گلبرگہ ۱۲۔

Marfat.com

الف ہوندیاں نقطہ پاناایں

اقبال عظیم چوہدری

تاریخ گواہ اے، جے مجاہدین تیغ بد تبلیغ الاسلام نے دعوتِ اسلام دا کم اولیائے کرام دے ہتھ آیا۔ اس حقیقت تھیں کسے نوں انکار نہیں کہ اولیائے کرام نوں اللہ تعالیٰ شیریں زبان دی تاثیر دا خزانہ عطا فرمایا ہے۔ اُنہاں دے دل درد دی لذت دے امین تے دماغ معرفت دی لوئی دے کھرن گیندے ہین۔ تائیں اُنہاں دے بلار دے پنج ہر وقت نے کے ڈونگی حقیقت دا انکشاف ہوندا رہندا ہے۔ اوہ اللہ پاک نال رشتہ جوڑ کے ماسوا نالوں رشتہ تروڑ گیندے ہین تے ایہی گل ہے کہ اُنہاں نے اول اشاعت حق دا آغاز کر دا سیے۔ پر اس کم وچ زہد دے نال نال شریعت محمدی صلعم دی اطاعت وی بہت ضروری ہے۔ اس بغیر رحمتِ حق دا سایہ حاصل نہیں ہو سکدا تے زاہد منزلِ مقصود تک نہ خود پہنچ سکدا ہے۔ نہ ہی اُس دے عقیدت مند جیہڑے جوگے رہندے ہین لہذا کلام وچ تاثیر تے اس دے ذریعے فیض عام پہنچنے دا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکدا۔

اینہے مکوئی مرد کامل دے کلام اُتے گل کرے دی سعادت نصیب ہوئی

نہیں ہے۔ بتدریج آہستہ آہستہ قطع ہوا کرتی ہے ؎

اندک اندک علم گردد انجمن گویا شود

قطرہ قطرہ جمع گردد انگہی دریا شود

ابتدائے کار میں میں نے بھی اپنے شیخ قدس سرہ العزیز سے عرض کیا تھا کہ اگر فرمان ہو تو پڑھنا لکھنا سب چھوڑ دوں اور فرمانِ شیخ کی تعمیل میں پوری طرح لگ جاؤں۔ فرمایا نہیں۔ اس کی اجازت نہیں دی مگر ان کے حکم کی تعمیل کی برکت سے آخر کار وہی ہو کر رہا اور ہم اس راہ میں انجام کار غرق ہی ہو گئے۔ اس سنت و سیرت کے سوا تمہارے لئے بھی اور کوئی راستہ نہیں۔

Marfat.com

جنہاں ساری عمر شریعت اسلام دے دائرے وچ اپنی عمر توں نے فضل دی راکھی کیتی ہے بقول علامہ اقبالؒ ؎

کم خور و کم خواب و کم گفتار باش
گرد خود گردندہ چوں پرکار باش

بعض لوک اولیائے کرام نال بخشنے دے ذریعے نال شرک دے مرتکب ہو گیندے ہین عقیدت وچ ڈب کے ایہیاں گلاں کر دے ہین جیہڑیاں لوکی آلیاں کو ہیرے وچ ڈالو دیندے نظر انبار ہے پتی ہوز رے ہین۔ پر حضرت بابا عبیداللہ عرف جی صاحبؒ شرک کرن والیاں کوں صاف لفظاں وچ اس طراں سمجھیندے ہن ؎

(ن) الف دی الفت وچ ہو دیہا الف اللہ ہوندیاں لفظ پاتا تیں۔
واحد اک وحید دی ذات نہ جہی شکل دوسری آپ وکھاتیں!
لفظ خاص شریک ہے الف دا جی ایویں بے دلوچہ سمانا تیں!
ہیم ہوندیاں عبد آکوف نا تیں اسے پیر الف نیا ویکھ جُدا نا تیں!

اس شعر وچ اس حقیقت دا اظہار کیتا گیا ہے جے ذات باری تعالیٰ نال کسے کوں کسے طور تشبیہ نہیں دتی ونج سکدی پر مومن بندے نے سدھے راہ ٹُرن واسطے عشق محمدیؐ ضروری ہے۔ جس کوں اللہ دی ذات دے بعد تمام کائنات وچوں حضرت محمد صلعم پیارے نہیں۔ اس دا ایمان مکمل نہیں صوتیاتی اعتبار نال ڈِٹھا ونجے تاں میم دی آواز دو لبی ہے جیں کوں ادا کریندیاں ہونٹھ بوہے دے واسطے واصل ہو ویندے ہن۔ اس دی ادائیگی دے بعد ہوا "ORAL CAVITY" دے باہر نکلنے دے بجائے سینے دیاں ہنڈ ملیاں ڈو ھگہ تاں دے اندر ڈب ویندی ہے۔ تے میم کوں میم نال متحرک انداز وچ ادا کرنے نال ہونٹھ ڈو دفعہ بند ہو دے کو ئم لیندے ہن۔ صوتی اعتبار نال اس لفظ دی شفقت تے ڈووکھ تیں اس وچ جی دا موتی حسن لا مثال ہے

Marfat.com

فائدہ ۲۷[1]

قضائے الٰہی و رضا بہ قضائے کے بیان میں

ایک حدیث قدسی ہے کہ ماترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکرہ موتہ وانا اکرہ مساویہ لاکن جری التقدیر علی ذلک ولا بدلہ۔ جتنا میں اپنے بندۂ مومن کی روح کے قبض ہونے میں متردد رہا کسی میں نہ۔ ہاں وہ موت کو پسند نہیں کرتا ہے اور میں اس کی دشواری و ناخوشی نہیں پسند کرتا۔ لیکن تقدیر یہی ہے اور اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ اس حدیث کو نقل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ بھی اپنی حکمتِ بالغہ سے بعض ایسے کام کرتا ہے جنہیں پسند نہیں فرماتا۔ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ کفر و معصیت تخلف واردات اسی قسم کی دیگر مکروہات وجود میں آتی ہیں اور یہ سب قضاء و قدر الٰہی سے۔ اس لئے کہ علم الٰہی میں یہ ہے کہ یہ سب ظہور میں آئیں لیکن باوجود ان کے خالق ہونے کے اللہ تعالیٰ انہیں پسند نہیں کرتا دُنیا میں کفر و معصیت زیادہ ہے اور اطاعت و ایمان کم۔ طاعت سے وہ خوش ہوتا ہے اور معصیت سے ناخوش مگر پھر بھی انھیں خلق فرماتا ہے اس لئے کہ اس میں اس کی بڑی حکمت ہے، جب وہ ایسے امور بھی جو اسے ناپسند ہیں اور جن میں اس کی رضا نہیں اپنی حکمت کے تقاضے سے خلق

---

[1] ماخوذ از مکتوب نمبر (۵۲) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب خانِ اعظم قدر خان۔

Marfat.com

علامہ اقبالؒ اس لفظ دے صوفی حسن تے تقدس دی طرف ایس طراں اشارہ کردے ہین۔

محمدؐ بھی تیرا جبریلؑ بھی قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرف شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

اس شعر وچ اسیں جیہڑی طراں نال محسوس کر سکدے ہاں کہ جے علامہ اقبالؒ دو عالم تے مکمل ضابطہ حیات دے بعد ہر شے توں وڈے مرتبے دا ذکر کر دے ہین تے کس نوں حرف شیریں "یعنی مٹھا حرف" آکھدے ہین جس کا ترجمان آکھن دے وسیلے تے شفاعت دے مفہوم نوں خوبصورتی نال ادا کر دے ہین۔ ظاہر ہے کہ ایہہ حرف لفظ محمدؐ دی صوفی کیفیت دا ہر اشارہ ہے تے ایہہ اک عاشق صادق ہی جاندا ہے کہ محبوب دے درد نال زبان نوں کنی لذت حاصل ہوندی ہے۔ اسے لئی حرف "محمدؐ" غیر مسلم نوں وی اعتراف کرن تے مجبور کر دیندا ہے۔ ایہو ای اسم دی لذت جیہڑی زبان دے چٹخارے دا اظہار کر گیا کنور مہندر سنگھ بیدی سحر آکھدے ہین۔ ع

پیار ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

ذکر نفی اثبات نال قلب اتے توجہ ودھ جاندی ہے تے اسم ذات دیاں کیفیتاں دا انکشاف ہوندا ہے۔ یکسوئی، مرکزیت تے باریک بینی حقیقت شناسی وچ مددگار ہوندی ہے۔ حضرت باباجی صاحبؒ نہایت دیانتداری نال اپنے مرشدؒ دا تذکرہ فرمائندے ہین۔

ت :۔ فکر ہوندی پھری عمر ساری سوہنا وچ گریباں دے رکھیا ہی
پھڑ تکیا جیب جنہاں اندر جہڑی اینویں مارے منزلاں تھکیا ہیں!
اوہ سکے وچ دیہی سوڑاں دور دی اصلی آپ ہی نہیں نکھیا ہیں!
ہتھ وچ جو نیرے شرک بابجھا اتھے الف اکیلا لکھیا ہیں!

Marfat.com

فرماتا ہے توپھر ہم اور تم کہاں رہے جو یہ خام طمع کریں کہ جو کچھ ہمارے نزدیک اچھا ہے وہی اللہ جلِ شانہٗ ہمیشہ کرتا رہے۔ جس میں ہماری رضا ہے وہی وجود میں آئے اور جس سے ہم کراہت کرتے اور ناپسند کرتے ہیں وہ ظہور میں نہ آئے۔ یہ ایک تمنائے محال اور فاسد گمان ہے اپنی کھوٹی پونجی جب وہ خود نہیں پسند کرتا تو دوسرے کی رضاجوئی کیا کرے گا پس جو رضائے الٰہی ہو اس پر سر رکھ دینا چاہیئے۔ نفع ہو یا ضرر۔ خیر ہو یا شر۔ عقلمند آدمی ہوشیار اور صاحبِ فکر ہوتا ہے۔ اُسے نامرضیات کے ظہور میں آنے سے رنج والم کرنا نہ چاہیئے اور سوائے صبر و خاموشی اور رضا بہ قضا کے اور کچھ دل میں لانا نہ چاہیئے۔

Marfat.com

"نفی" یعنی صِرف تلاش حق دا آغاز کرنا سنت ابراہیمی ؑ ہے۔ انہاں صاف کورے کاغذ اُتّے احتیاط دی چھاننی نال چھان کے، جیہڑی حقیقت بانڈے آندی ہے اوہدی نقش ہر گیندی ہے تے جدوں ایہی محقق اُتّے حقیقت واضح ہو گیندی ہے۔ تے اوہدی جستجو دی کوئی انتہا نہیں رہندی۔ اسلامی تذکرہ وچ وی اُس حقیقت نال سو ہنا ہوندا ہے۔ سگوں نے طلاں وچ جس چیز دی تلاش کر دیاں کر دیا۔ ہیراں وچ چھپا سکے بیبے اُنہیں تے اوہی گلدے اپنے دلے دیاں چھپیاں دیاں گنڈھاں نوں کھولدے نیں تے جستجو دی انتہا نہیں رہندی۔ فر کدے اپنے لیکھ سیلے ہوون تے وصل دی نال ایہہ چڑھ گیندی ہے۔

گل دراصل استغراق دی ہے اپنے دل دیاں ڈونگھیائیاں وچ وی تلاش دی ہے۔ ہر خزانہ کیہ کوئی لبھ گئے تے اوسے اظہار وچ احتیاط دی ضرورت ہوندی ہے۔ ورنہ حضرت منصور نال سولی چڑھن تے شاہ شمس تبریز نال کھل لہان تک دی نوبت وی آگیندی ہے۔ حضرت عثمان ہارونی ؒ فرمیندے ہن تے میں

منم عثمان ہارونی یار شیخ منصورم — ملامت میکند خلقے ومن بر دار می رقصم

ایتھے انکسار دعوے تے نفس وچ فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ دے حضور عجز تے انکسار دی حالت وچ ہی اگے ودھنا پیش ہونا نفس دے خلاف جہاد دے برابر ہے۔ حضرت بابا جی صاحب ؒ فرمیندے ہن:

ف:۔ نابتی قدم رکھیں کے گجھ نہ کر دے منزلاں بھاریاں دا
جاناں کے نہ نال مسافراں دے جھوٹا توں سہیلیاں ساریاں دا
لمّی رات سجود دے وچ گزر جیندی پہناں پیسی جتھاں ساڑیاں دا
کلمہ نفی اثبات عبدا سنگ تیرے شغل ہے ہزاراں ساریاں دا

اُنہاں شریعت دی پابندی، ذکر الٰہی، شب بیداری تے تزکیہ نفس دے ذریعے عرفان حاصل

Marfat.com

فائدہ[۲۸]

تحریص بر محبتِ الٰہی و مشاغل مرداں و زناں

جاننا چاہیئے کہ سب سے زیادہ اہم مطلب اور سب سے بڑا مقصد محبتِ خداوند عزوجلّ ہے۔ عقلمند آدمی جس شئے میں قیام نہیں دیکھتا اور جس شئے میں طلوع و زوال ہے یعنی بقا نہیں اس پر کبھی نگاہ بھی نہیں ڈالتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرے احباب کس کام میں لگے ہوئے اور کس فکر میں مبتلا ہیں۔ یاد رکھو کہ جس شئے میں ثبات نہیں اس سے دل کو اٹکانا مناسب نہیں۔ یہ دنیا ایک ایسی معشوقہ ہے جس میں کوئی مہر و وفا نہیں اور نخرے کرنے اور ٹھنکنے کے سوا اس کا کوئی اور کام نہیں۔ اس کا عاشق کبھی بامراد نہیں ہوتا۔

برگذر زیں سرائے عزّ و فریب　　　در شکن زیں رباط مردم خوار
کلبہ کاندر و نخواہی ماند　　　سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار

اے عزیز محبتِ الٰہی ایک گلزار ہے اگر ہو سکے تو اس میں سے کچھ پھول چن لو۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں موت نہ آجائے اور اس گلزار کی خوشبو سے تمہارا دماغ خالی رہے۔ سو کیا رہے ہو اٹھو بیدار ہو کچھ کام کر لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی بیکار ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکے اس جہانِ فانی سے کچھ حاصل کر لو جو عاقبت میں توشہ کا کام دے اور قیامت میں مراحم

---

[۱] ماخوذ از مکتوب نمبر (۵۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب قاضی علم الدین شہزادہ اور دیگر یاران گجرات ۱۲۔

Marfat.com

کرنا دا رستہ اختیار فرمایا تے نرگس نے بہ عوض تبسم چمن دی ہمیش تلقین کیتی ہے
اوہ نصوف نے ایہہ بھی محنت دے پھل دی گل کردے رہے نے۔ انہاں فقر پچھ فردوسی
گلاں دیاں دعویاں بجائے ہمیش گریز کیتا ہے۔ اپنا آخر خالق دے راہ تجسس رب
دی پچھان کیتی ہے۔ جیہڑے نصیب ہوئے نے "شخص" اس بزرگ ترین اتے بالا
ترین ہستی دا اپنا شہ رگ تجس قریب تلاش کر سکدا ہے۔ پر نشانیاں تے نظر جی
نہ ہووے تے انسان نے رب نوں گھر وچ بند کر سکدے ہاں ہی

یوں تو وہ میری رگِ جاں سے بھی تھے نزدیک تر
آنسوؤں کی دھند میں لیکن نہ پہچانے گئے۔

Marfat.com

ربانی کا باعث ہو۔

مردوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ پانچ وقت جماعت سے نماز ادا کریں جمعہ کا غسل بلا عذر شرعی ناغہ نہ کریں اور مغرب کی نماز کے بعد تین سلام سے اوابین کی چھ رکعتیں پڑھ لیا کریں جن میں سے ہر ایک میں تین تین بار قل ھواللہ پڑھیں پھر دو رکعت نفل حفظ ایمان کے لئے پڑھیں اس طرح کہ ہر رکعت میں سات بار سورۂ اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑھکر سلام پھیریں پھر سجدہ میں سر رکھ کر تین بار یہ دعا مانگیں یاحی یا قیوم ثبتنی علی الایمان۔ جب عشا کی نماز پڑھ چکیں تو دو رکعتیں اور پڑھیں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ جب سلام پھیریں تو ستر بار یَا وَھَّابُ (ھ پر زور دیکر پڑھیں) ہر ماہ میں ایام بیض کے روزے رکھا کریں، اگر کوئی اس قدر بھی نہ کرسکے تو پھر صوفیوں کے مسلک میں قدم ہی نہ رکھے عقلمند آدمی کا یار یا تو اس کی بغل میں ہوتا ہے یا دریار پر اس کا سر ہوتا ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو وہ بیگانہ ہے۔

عورتوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ بلا عذر کے نماز ناغہ نہ کریں اور جو کچھ مردوں کو کرنے کے لئے کہا ہے یہ بھی کریں مگر ہزل و ہذیان کی کوئی بات زبان سے نہ نکلے اور یا تو یَا وَھَّابُ کا معمول رکھیں اور یا استغفر اللہ کا۔ جس کے شوہر ہوا ئے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنا ضرور ہے، لونڈیوں، باندیوں کو کام خراب کرنے یا چوری وغیرہ کرنے پر کوئی رنج و ایذا نہ دی جائے۔ یاد رکھو کہ جو کوئی ہمارے کہنے پر عمل نہ کریگا وہ ہمارا نہیں۔

Marfat.com

حضرت باباجی صاحب لارویؒ

ہور آندی شاعری

مولوی عبدالرحمان باغبانی

قطب الاقطاب عارف باللہ حضرت جناب میاں عبداللہ المعروف جناب باباجی صاحب لاروی (رحمۃ اللہ علیہ) پچھلی صدی دے عظیم پہاڑی شاعر ہور ادیب گزرے ہین۔ جنہاں شعری کلام عاشقاں، صادقاں ہور حق دی تلاش والیاں واسطے لاثانی خزانہ اے۔ اللہ تعالیٰ دا ایہہ پیارا ولی آنہاں نقلیاں دا شہسوار آسا۔ جنہاں ریاست تھیں باہر دا آکے استھے اللہ ہور اسدے رسولؐ دے سچے دین دی اشاعت ہور تبلیغ نچ زندگیاں ختم کر چھوڑیاں ہور خون جگر گڈھ کے علم معرفت ہور شریعت دے ہزاراں دیوے بالے جندی روشنی ریاست ہور ریاست تھیں باہر بھی انساناں واسطے راہ ہدایت ہے ہور قیامت تک آندا فیض کشمیر والیاں واسطے باعث برکت رہسی۔

جناب باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں سن اللہ تعالیٰ دے دین دی تبلیغ دا کم، زبانی واعظ نصیحت تک محدود نہ رکھیا بلکہ آنہاں سن قرآن ہور حدیث دی روشنی وچ کافی بڑا تخلیقی کم کیتا جس تھیں آندی علمی ہور روحانی فضیلت ہور

Marfat.com

فائدہ ۲۹[1]

محبت الٰہی و قدرِ وقت و اشتغال بہ اوراد کے بیان میں

عمر کی چند سانسیں جو باقی رہ گئی ہیں انھیں غنیمت سمجھو اور غیر حق سے جو آنی و فانی ہے دل کو ہٹالو اور لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو ۔

دانی کہ یار چہ گفتہ است امروز　　　کہ ہر کہ جز یار رست از دو دیدہ بدوز

لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہوں گے ۔ ہمیں تمہیں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی طرف سے منہ پھیرنے اور غیر متعلق چیزوں میں وقت ضائع کرنے سے بچائے ۔

یہ تو بتاؤ کہ کبھی تم پر الہیت کی چوٹ بھی پڑی ہے ۔ کبھی تمہارے دل پر آفتاب احدیت کے جمال کا بھی سایہ پڑا ہے یا نہیں ۔ اگر یہ دولت نصیب ہوئی ہے تو بڑی نیک بختی سمجھو اور ہمیں بھی اشارتاً کچھ لکھو تاکہ اس کی حقیقت معلوم ہو سکے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ایسا بھی ہوا کرتا ہے ۔ آرام سے سوؤ ، کھاؤ پیو اور بے غم رہو لیکن اگر تمہارے مطلوب میں شہود ہی داخل نہیں اور ہمتیں کوئی دردِ طلب بھی نہیں تو افسوس ہے اور اگر دردِ طلب ہے تو آہِ سحر گاہی کہاں گئی ۔ ٹھنڈی سانسیں کہاں ہیں اور آنسو بھری آنکھ کہاں اور دل کی بیقراری کہاں ہے ۔ دلبر سے یا تو وصل نصیب ہو جائے یا اس کے

---

[1] ماخوذ از مکتوبات (۵۵-۵۶-۵۷-۵۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب مولانا سید نصیر الدین و مولانا علم الدین و سید علاء الدین ۔

Marfat.com

مرتبے دا جنگی طراں اندازہ ہوندا اے۔ باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ تے اللہ تعالیٰ دیاں دوئی رحمتاں یعنی علم شریعت ہور معرفت نازل آہیاں۔ سبحان اللہ کیہ آکھنے اُنہاں ربدیاں پیاریاں دا جنہاں کو ایہہ دوئی نعمتاں حاصل ہوون کیناں نے علم ہور عمل دوئی رل کے انسان کو عشق حقیقی دی اس اوکھی منزل تک پہنچا سکدے ہین جتھے پہنچ کے اللہ ہور بندے دے درمیان پردے ختم ہوگیندے ہین۔ اوہی آخری منزل ہے جیدی لذت دنیا دی ہر لذت تھیں افضل ہے۔ جس اوہ لذت چکھی اوہ دونواں جہاناں وچ تر گیا۔ اُس کو اتھے اُتھے کسے جائی کوئی خوف نہیں۔

حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہوراں نے عشق حقیقی تصوف ہور شریعت دیاں ڈوہنگیاں مثلیاں تے بحث کیتی دی ہے۔ ہور ادب دیاں دوئی صنفاں نثر ہور نظم دے ذریعہ اظہار بنایا ہے۔ آکھدے ہین تے آندی ظاہری تعلیم صرف ست سپارے قرآن مجید ناظرہ آسی۔ پر جدو اُندیاں کتاباں "اسرار کبیری" "ملفوظات نظامیہ ہور مجموعہ سی حرفی" تے نظر پیندی ہے تہ ایہہ گل وہم و گمان کبھی نہیں آسکدی جے باباجی صاحب ہوراں دی تعلیم صرف اتنی ہی آسی بلکہ ایسا محسوس ہوندا ہے جے اوہ بڑے پلے دے عالم ہور صاحب زبان آسے اُندی نثر پر تھیں ایہہ پتہ لگدا ہے جے اُندی عربی فارسی، پہاڑی ہور پنجابی تے پوری نظر آسی۔

زیر بحث موضوع اُندی شاعرانہ عظمت دے متعلق ہے۔ اس کیتے اُندی نثر تے بحث اس موضوع تھیں باہر ہے۔ اتھے صرف اُندی شاعری دا تعلق ہے اوہ معرفت ہور تصوف دا اک ہی سمندر ہے۔ جس وچ عاشقاں صادقاں کو پیالیاں دے حساب نہ بلکہ گھڑیاں دے گھڑے نہ مٹاں دے مٹ [illegible] لبھ سکدے ہے۔ پر اُندی شاعری دی اس ڈوہنگی رمز کو سمجھنے

Marfat.com

دروازے پر سر دھر رہا ہے۔ لیکن اگر بندہ ہوائے نفس میں گرفتار ہے تو افسوس صد ہزار افسوس ہے

چہ بکوئیں می شوی مغرور ہر دو عالم بدو مباد لہ کن

کیا سودا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بارے اگر صاف پانی پینے کو نہیں ملتا تو تلچھٹ ہی لے کر پیاس بجھالو۔ بہرحال وقت کی بہت قدر کرو ؎

نصیحت ہمیں است جانِ برادر کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

جو کوئی صرف کھانے پینے اور سونے کا ہو رہا وہ مقصود سے محروم رہا۔ ایک آدمی کسی عورت پر عاشق تھا لیکن خلوت نصیب نہیں ہو رہی تھی۔ ایک مرتبہ اس عورت نے کہلا بھیجا کہ شب کے وقت فلاں روز تمہاری طرف سے گذروں گی راہ میں میرا انتظار کرنا غریب عاشق رات بھر نہ سویا لیکن کمبختی دیکھو ٹھیک جس وقت محبوبہ ادھر سے گذری اس جوان کو نیند آگئی۔ واویلا وا مصیبتا ؎

دردا کہ آہ گرم زبیماریم بسوخت تنہا نہ آہ گرم کہ دمہائے سرد ہم

اس شب کی صبح کو حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ حضور عشق و محبت کی علامت کیا ہے۔ فرمایا کہ جب دریائے محبت جوش میں آئے اس وقت پوچھنا۔ غرض کہ محبت کی گفتگو شروع ہوئی اور شیخ علیہ رحمتہ کو جوش آیا تو سائل نے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ محبت کی علامت یہ ہے کہ عاشق کو معشوق کے بغیر خواب خور حرام ہو جائے۔ جتنی مقدار خواب و خور میں گزارے گا اسی قدر محروم رہے گا۔ کل رات کا اک جوان کا واقعہ ہی دیکھو کہ اس نے تمام شب انتظار میں گذاری مگر جب محبوبہ کی سواری گذری تو اس وقت ذرا دیر کے لئے آنکھ جھپک گئی اور معشوقہ نکل گئی۔ اس کی محرومی دیکھو۔ جوان نے جو یہ سنا تو بے قرار ہو کر اٹھا پھر گرا اور جان نکل گئی۔ تمہاری غفلت کی تو یہ حالت ہے اور اس پہ بڑی امیدیں باندھتے ہو۔ پانی پر معمّا نویسی سے کہیں کام چلتا ہے اس راہ میں

Marfat.com

واسطے اوہ سوچ ہور فکر اوہ عشق ہور اوہ تڑپ ضرورت ہے جیہڑی اصل ہور نقل، سچ ہور جھوٹھ کو پرکھ سکے۔

حضرت باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ہوریں بھی باقی دیاں نمازاں نہ عاشقاں دے ساڈیاں نال وی منزل مقصود تے پہنچے واسطے عشق کو ہی واحد ذریعہ سمجھدے ہین۔ ہور اوہ بھی جناب میاں محمد بخش رحمت اللہ علیہ ہوراں نالوں اس انسان کو فضول سمجھدے ہین۔ جس دے دل وچ عشق نہ ہووے۔ اوہ آکھدے ہین۔ ایسے عشق ہی اوہ صندوق یا خزانہ ایں جیدے عوض یا جس وچ دنیا ہور آخرت دی ہر عیش عشرت مخفی ہے۔ پر عشق وچ غرق ہونے بغیر اوہ تھیا نہیں سکدی۔ آکھدے ہین۔ ع

الف:-

کسے عشق دا این سوکھا وصفاں عشقدیاں بہت اوکھیریاں نی
سر یہ عشق نے پئی نہ جانا، لوہدن آوے طوفان نے مار جو خبریاں نی
سناں عشق دا دور دیاں گولیاں منزلاں عشقدیاں بہت اوکھیریاں نی
ہنور ہو کے صبر سلام کریئے ذا ناں عشقدیاں بہت اوکھیریاں نی

حضرت باباجی صاحب ہوراں آکھدے ہین عشق دے سمندر وچ سبھ کیسے بکھر ہور آتو نیاں دے بس دا کم نہیں اس واسطے جیلی ہور ہٹی دی سخت لوڑ ہے۔ اندے عشاق عشق ہور ذات رب کنیں اُچی ہے۔ کنیاں ایسے اسدے ذریعے ہک عاشق محبوب حقیقی کو کل ساری ہے بھر منزل کو پہنچ سکدے ندامت تے عاجزی دے مجبوری عشق دی تڑپ بھی نہیں لگ سکدی۔ عشق دے بیمار نے ہنو کھڑاں دسیج کایاں اور مسافراں وارخت کر کے محبوب دیاں گلیاں دا طواف کردے رہین۔ ایسے حضرت میاں محمد بخشؒ

Marfat.com

تو جان دے دینا چاہیئے ؂

اندریں راہ اگرچہ آں نہ کنی　　　دست و پائے بزن زیاں نکنی

بلکہ جاں جائے وہ زیاں نہ کنی

الغرض یہ دُنیا بے ثبات ہے اسے کوئی بقا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو کچھ نقد بنا کر گرہ میں باندھ لو تاکہ اس زادِ راہ کی مدد سے بارگاہِ معلیٰ تک پہنچ سکو۔

مختصر یہ کہ دونوں جہاں کی سعادت ان دو چیزوں میں ہے یہ نقد وقت ہیں انھیں حاصل کرو یعنی (۱) پاکیٔ نفس اور (۲) توجہ دل بحضرت حق جسے یہ نعمتیں نصیب ہوئیں اسے اس بارگاہ معلیٰ تک پہنچنے کے لئے زادِ راہ مل گیا۔ پس تمہیں لازم ہے کہ (الف) ایسے کام کرو جن سے اللہ اور رسولؐ خوش ہوں (ب) ہمیشہ بندگانِ خدا کے ساتھ نیک معاملہ رکھو اور نیکی کرتے رہو (ج) ان پر احسان و اکرام کرنا اپنا پیشہ بنا لو اور (د) جو وظائف و اوراد کہ ہم نے بتلائے ہیں انھیں کرتے رہو اور (ھ) خبردار بیماری ہو یا صحت، سفر ہو یا حضر اپنے کام میں کمی نہ کرنا۔ گو اس مکتوب میں مخاطب تم ہو مگر جو کوئی بھی مطالعہ کرے اور سمجھے ہمارا خطاب اسی سے ہے۔ والسلام۔

Marfat.com

ہوراں دا نظریہ بھی کجھ ایہی جیہا ای ہوندے ۔ شعر

تاج تخت سلطانی چھڈ کے ٹھوٹھا پھڑن گدائی

رکھدا ہے بھیجن دے دردی گھتن جوبن آئی

حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایتھے کہندے ہین نے کہ جدوں یار بن ہور کسی دی یاد بندے دے من تائیں کر جھوڑی تاں رب بندے کولوں دور ہو گیندے ہور وصل تھیں محروم ہو گیندی ہے اوہ آکھدے ہین ۔ مجذوب بر حق تاں تیں مل سکدے جدوں باقی دیاں مجازاں کو چھوڑ بیٹھے یعنی شرک ترک کیتی گئی ۔ ایہہ تصوف کا فلسفہ اوہ اسراں سمجھیندے ہین ۔

شعر :-

سنگاں دے وچ نہ بیٹھئے جی واحد ہو کے یار لوں لوڑیئے

جیکر جاونا پاس پیاریاں دے پہلے ہور وسیلڑے توڑیئے

جام پی کے عشق شراب والا ماہی جیش دلوں منہہ موڑیئے

نبیل ملن کارن ہوندا تاں عبدا کاشر بیٹھن کے جد پجوڑیئے

ایتھے حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوریں تصوف دی اکس اوکھی ہور کنڈیاں والی منزل دا ہر اشارہ کر دے ہین جتھے لنگھدیاں ویلے عاشقاں صادقاں کو ہو لہو لہان ہونا پیندے ہور کنڈیاں دیاں زخماں برداشت کرنیاں پیندیاں ہین جتھے تک ایہہ تیری میری دیاں ساریاں تکلیفاں دور کرنیاں پیندیاں ہین ۔ بابا جی صاحب ہمیشاں نبیل دی مثال دے کے انسان کو سمجھیندے ہین ۔ جے اے انسان توں تائیں رب دی بارگاہ وچ مقبول ہو سکدیں جدوں تک تمام تکلیفاں ہور مشکلاں برداشت کیتیاں اس نفس دی غلامی کو ترک کیتا ہور دنیاوی لذتاں چھوڑیاں تے ناں ۔

Marfat.com

فائدہ ۳۰ [۱]

اتباعِ سنتِ نبوی / پیروی پیر / طلب درد کے بیان میں

اگر انسان نے بشری خواہشات اور حظوظ سے تجاوز نہیں کیا اور حیوانی غذا کی حد سے باہر نہیں نکلا تو اس میں اور دوسرے حیوانوں میں کوئی فرق نہیں۔ صورت شکل کے امتیاز سے کوئی حقیقی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو حظوظ تمہارے لئے ہیں اور جو نفسِ امارہ حکم کر رہا ہے ان کے سامنے سرِ تسلیم خم نہ کرو ورنہ حال اور مآل دونوں میں محروم ہی محروم رہو گے اور سوائے حسرت و افسوس کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جب حال میں گدھے اور بیلوں کی خصلت سے تمہارا کام مطابق ہوا تو پھر مآل میں ایسے ہی انجام کے سوا اور کیا نصیب ہو گا لیکن اللہ جل شانہ کے فضل و عنایت سے اگر صفاتِ سبوحی و قدوسی کے جانب تم مائل ہو گئے تو اسی نوع کی صفائی اور نزاہت نصیب ہو گی۔

ہر شخص کو اپنے نفس سے محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ جتنا زیادہ کہ میں خود اپنے آپ کو جانتا ہوں دوسرا مجھے نہیں جان سکتا۔ ذرا ہم سوچیں تو سہی کہ ہمارے پاس کیا چیز پونجی ہے۔ سوائے خام کی کونسی دیگ ہم پکا رہے ہیں۔ کہیں ہم وہم و خیال سے تو عشق بازی نہیں کر رہے ہیں۔ بیت اللہ ہمارا مقتدیٰ ہوگئی ہے لیکن کہیں ہم نے گھوڑے پہ تو مسجد نہیں بنائی کہیں ہم نے کھاری زمین میں تو بیج نہیں ڈالے۔ یہ سب سوچئے اور نفس سے محاسبہ کرنے کی

---

[۱] ماخوذ از مکتوبات نمبر (۹۹، ۱۰۶) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بنام شیخ منور و شیخ سعد الدین نبیرگان حضرت فرید الدین گنجشکر ۱۲

Marfat.com

جنیاں تیل شکنجیاں ہور سینیاں پچ نپیڑن ہو کے مغز نچڑ کے بدن نے ملے دے قابل ہوندے۔ ہر چد واڑہ بیج دی شکل وچ موجود ہوندے اسدی کوئی قدر یا شناخت نہیں ہوندی'۔

حضرت بابا جی صاحبؒ ہوریں آکھدے ہین پئی انسان نوں انہاں منزلاں نوں لنگھن واسطے رہبر تے رہنمائی دی ضرورت ہوندی ہے۔ نہ رہبر دے بغیر انہاں منزلاں کو پار کرنا ہی اوکھا بلکہ ناممکن گر ہے کیونکہ انسان روز ازل توں ہی رہنمائی ہور رہبری دے ذریعے ہی علم حاصل کر کے باقی دیاں مخلوقاں توں افضل ہویا ہے۔ جیویں

و:–

واسطہ رب دا پیار یا دے جانیں محکمہ مرشد بنا دار رلے
اساں کیتیاں درخواستاں بہت لگے کاغذ ہیٹھ کریں گنہاں دے اوے
نقل نال لیکے سمرقندی دفتر ویکھیاں کاہل قند طلب والے
عید نذدل ہوئن منظور یاں وسے خط جیسن مدد ملنگ والے نہار

حضرت بابا جی صاحبؒ دے مرشد حضرت بابا جی کیبانیؒ ہوریں جہڑے منگل دھار یعنی کیہاں شریف دے رہنے والے سن دیکھا بابا جی صاحبؒ ہوریں آکھدے ہین جے "جیدو ماڑے ، پیر مرشد تیں ماڑی رہبری نہیں کیتی اخیر کر منظور یاں ہو گیاں سخت مشکل ہین" حضرت میاں محمد بخشؒ ہوریں وی راہ راست نوں ڈھونڈنے واسطے پیر دی یعنی رہبر دی مرضی نال اپنی مرضی ملیتی اوہ ضرور سمجھا یا آکھدے ہین۔ جیویں

نال ملاح صلاح ملائیں ٹھل چلائیں بیڑا
بے پیر بنا تدبیر نہ کوئی پہنچا اوہ جیڑا

Marfat.com

باتیں ہیں۔ توقع ہے کہ نفس کو پاک تر اور دل کو جو متوجہ بخدا ہوا ہے اپنے آپ سے نزدیک تر رکھو گے۔ خدا کرے تمہیں وہ قربت نصیب ہو کہ فریاد انا من اھوی ومن اھوی انا (یعنے معشوق و عاشق دونوں بس ایک ہی ہیں) تمہاری زبان سے نکلنے لگے۔

مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ تم کس خیال میں ہو اپنے متعلق کس گمان و خوش فہمی میں مبتلا ہو اور کس شے پر قرار ملا ہے تمہیں ابھی کوئی فکر ہی نہیں کہ کہیں یہ خوش فہمیاں مکر تو نہ ہوں۔

صاحب بصیرت، روشن دل اور دیدہ ور لوگ ہی جانتے ہیں کہ قل انما انا بشر مثلکم (میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں) میں کونسی حقیقت پنہاں ہے۔ امتیاز کی صورتیں اور ہوتی ہیں اور اشتراک کی کچھ اور۔ شیخ فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ کچھ اور ہی تھے اور دوسرے صوفیہ کچھ اور۔ ایک صورت ہے کہ ظاہر میں نظر آتی ہے اور وہی باطن میں کچھ اور ہوتی ہے۔ تمام انسانی شکلیں ایک سی ہی دکھائی دیتی ہیں مگر آدمی آدمی ایک سا نہیں ہوتا۔ باطنی شکلیں بہت مختلف ہوتی ہیں۔ بہرحال یہ یاد رکھئے کہ پیر کا دل مرید کے دل کا آئینہ ہوتا ہے اور مرید کا دل پیر کے دل کا آئینہ۔ پیر اپنے دل میں مرید کو دیکھتا ہے۔ چنانچہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کی) بھی اسی بھید کا ایک شوشہ ہے۔

توجہ باطنی کے لئے اس ظاہری صورت کا سامنے موجود رہنا ضروری نہیں ہے۔ تم ہی دیکھو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پردہ کئے ہوئے کتنی صدیاں گذر گئیں۔ بایں ہمہ کیا کیا کام ہو گئے۔ اور وجود کے اس بار کو کس منزل تک پہنچا کر اتارا گیا۔ آستانۂ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا آستانہ کم نبیوں کو نصیب ہوا ہوگا۔ یعنی آپ کے اتباع کے فضل و شرف نے امت کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا۔ پھر مہمان کریم کی خاطر اس کے طفیلیوں کو بھی درجۂ اختصاص بخشا گیا ہے طفیلی ایسے نہیں تھے جو کھانے پینے میں نسبت اشتراک رکھتے ہیں بلکہ وہ جو اس کی بتائی ہوئی شرع

Marfat.com

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوریں [illegible] فرماندے نیں کہ صبری دے بغیر کردے عشق دے اس سمندر نوں پار کرنی جو بہت مشکل اے۔ جسم والے ایہناں مشکل ہوندے کتیاں نے ایہہ لاثانی سمندر اے۔ اوہ اکثر اوہ [illegible] دیاں نظراں بغیر ہنیرا دسدا آکھدے ہن۔

ن:- ندی ہے عشق دی بہت ڈونگی، ڈبے مر گئے ہن ہزار اندر
کنڈا نظر نہ آوندا پار والا، عشق دے وڈے وڈے سمندر [illegible]
منزل عشق دی کرے نہ ٹھکانہ کوئی، ہے بھوڑے ہے [illegible]
بیابان نہ عتبہ اوہ واڈا ڈاہڈا، اوہ جیہڑے [illegible]

اسطراں عشق دا قافلہ تے ہورا ہمیت بیان کردیاں حضرت سلطان باہو نے فرمایا اے۔

جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس تھیں چنگے
مالک دے در راکھی کردے صابر بھکے ننگے

جنہاں درد عشق دا لگیا تیر ہوں پئی ہزار
تے رب رنگ عشق والے لائیں گل جھولا

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آکھدے ہن۔ اگے عشق کیہ کو ورا ایں جیہڑا عشق دے بیمار دا علاج وصال یار دے بغیر ہور کجھ نہ آکھے ہاں

ع:-
عشق دی تکڑی جاندیاں ہی کیتا بٹ پھوپھٹا وسران مسترں
اک سال بھی نا ہوئی سکھ دیندا انالم اکھواندا جتادبیں
عشق پیٹ جنوں تیس دو کیتا اسے دکھ نہ دھرکے لگے سال سوں
بھرے جبوت دی سبہ نہ عید کاتی انجے دسدا شان گھلا آ ذلا

Marfat.com

شریف کا اتباع کرتے اور جس مہمان کریم کے ساتھ ہیں اس کے قدم بقدم چلتے اور اس قدم مقدس کے اتباع سے اپنا نصیب حاصل کرتے اور حظ اٹھاتے ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پیروؤں کو بھی اسی طرح قیاس کرنا چاہیئے اب خود تم محاسبہ کرو کہ گلستان فریدی سے تم نے کون سے پھل چنے ہیں اور اس بوستان سے کیا نعمت حاصل کی ہے۔ اہل چشت کے اس باغ سے جس کسی نے پھل کھائے اتباع کرنے ہی سے کھائے۔ ہم نے بس یہ اک گر بتا دیا لیکن نہیں جانتے کہ کون خوش نصیب اس سے فائدہ حاصل کرتا اور ان بزرگوں کی اقتدا سے پھل اور پھول چنتا ہے۔

اے برادر اس عمر کو عزیز سمجھو۔ خوار مت سمجھو اور جو کچھ کر سکتے ہو اس میں کر گذرو۔ جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا اس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا اور ہلاکت کے غار میں گرا۔ یہ معرفت کا گر ان بزرگوں سے سیکھو۔ اس بارے میں سب کی تعلیم ایک اور سب ایک کلمہ اور یک زبان ہیں۔ ہماری تمہاری کیا حقیقت۔ واللہ اگر وجدان یار نہیں تو طلب کرنے میں کیا نقصان ہے۔ کیوں نہیں طلب میں عمر گذار دیتے۔ اگر معرکہ میں مردوں کی طرح جولانگری میسر نہیں تو مردوں کی صورت بنا کر نعرہ مارنے میں کیا حرج ہے۔ اگر حقیقتِ وصال نصیب نہیں تو اس کی تمنا ہی میں عمر بسر کرنا کیا برا ہے۔ اگر اچھی طرح سمجھو تو معلوم ہوگا کہ درمان وجود مقصود سے خوش تر درد طلب ہے جو اس میں مزا ہے وہ کسی میں نہیں ہمارے سرور ہمارے پیشوا و مقتدا حضرت فرید الدین مسعود نور اللہ مرقدہ و قدس اللہ روحہ جس سے خوش ہوتے یہ دعا دیتے کہ خدا تجھے عز و جلّ اپنا درد عطا کرے۔ والسلام۔

Marfat.com

مختصر ایہہ جے جہناں رب سچے نال یاری لائی ہوے قبر دے عذاب اتے روزِ حشر دے عذاب تھیں بالکل نہیں ڈر دے ڈر دے تے اوہی ہین جہڑے رب کو پیارے ہین۔

ط:۔
ظاہری قبر دا خوف اُنہاں جنہاں ربدا نام فراموش ہوسی
کیتا اپنا آوے گا کم اتھے اینوں قبروں دیکھ بے ہوش ہوسی
چھٹی عمل دیوان گے ہتھ تیرے اکھیں دیکھ کے خوش ہوسی
عملاں والڑے پان انعام بابے عبد جیاں ندا کی اتھے ہوش ہوسی

پہاڑی زبان حضرت جی صاحبؒ ہوراں دے پیر مرشد دی زبان آسی ہو اس وجہ تھیں اُنہاں سیں پہاڑی زبان کو ہی اپنے خیال کو ظاہراں کرنے دا واحد ہور ہنڑن ذریعہ سمجھیا حالانکہ بابا جی صاحبؒ ہوریں خود گوجری زبان بولدے آسے پیر مرشد کامل دے عشق نے اُنہاں سن جو کجھ بھی آکھیا اوہ اسی زبان نے آکھیا۔ جہڑی اُندے مرشد دی زبان آسی۔ فنا فی الشیخ فقر دی پہلی ہور ضروری پوڑی ہے۔ جس بغیر لئے دی منزل کدے نہیں تھیندی اس کیتے عاشقاں صادقاں کو پیر مرشد دی زبان نے زبان رہتی گلیاں کو چیاں دے بٹے بھی جواہر نے ہیرے دسدے ہین۔

حضرت بابا جی صاحبؒ ہوریں آکھدے ہین جے عشق کرنے والیاں کو کجھ ہوش نہیں رہندا بلکہ اوہ تے اپنے آپے تھیں بے خبر ہو گیندے ہین۔ اس گل دا اظہار کر دیاں آکھدے ہین۔

نثر:۔

نشان ڈٹھا جد وعشق والا بلیج چھوڑ کے عشق قبول کیتا
ڈسکا وقت تمام اتاں آن نیڑے تیر مارکلیجے پھٹ کیتا

فائدہ ۳۱

محبّتِ الٰہی اور اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

ذوق آمیز کلمات تحریر میں نہیں آ سکتے مگر خیر کچھ لکھتا ہوں۔ اللہ جلّ شانہٗ تقدّسُ تعالےٰ نئی نئی عجیب شکلیں خلق فرما سکتا ہے کل یوم ھو فی شان چنانچہ یحبھم و یحبونہ (وہ انہیں چاہتا ہے اور وہ بھی اسے چاہتے ہیں) اسی کے فرمودہ ذوق آمیز کلمات ہیں اور جدھر اشارہ کر رہے ہیں وہ میرے نزدیک ایسے معانی ہیں جو متعین ہیں گو ایک مولوی مردِ فقیہ ان کلمات مبارک کی طرح طرح کی تاویلیں کرتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان دو لفظوں سے اس فیض نبوی و قدوسی کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ انا حاسب (میں حساب لینے والا ہوں۔) دیکھتا ہوں کہ کون مجھ سے محبّت کرتا ہے اور کون نہیں کرتا اور مجھ سے جو محبّت کرے گا میں بھی اس سے محبّت کروں گا۔ محبّت کا مقدمہ آشنائی و شناسائی ہے پہلے معرفت ہوتی ہے پھر محبّت آتی ہے۔ معرفت بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب جمیلوں کا جمیل اور کل جمالوں کا جمال اور تمام حسن و خوبی کا مخزن ہے۔ اسی خزانۂ جمال سے انوار اور حسن کی شعاعیں لمعہ افگن ہوتی ہیں کہ ع — الاُذن تعشّق قبل العین احیاناً یعنی کبھی آنکھ سے قبل کان مبتلائے عشق ہوتے ہیں ؎

---

۳۱ ماخوذ از مکتوب نمبر (۱۶) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب بعض مریدان چندیری چترہ وایرج۔

Marfat.com

ترب یار دی خاطر ایوب نبی دُکھ سہہ کے بدن ملول کیتا
اکن الحق بھی عین اندروں ہونے جدوں یار نے تن نمونہ کیتا

باباجی صاحبؒ آکھدے ہین عشق صبر دا دشمن اے۔ جس دل وچ عشق ہو یا
اوتھو صبر ہور عقل نس گیندے ہین۔ ہور ایہے میری دی حالت وچ عاشق کہر ہو یا
لیلام کر نوہنبہ رہندے۔ ے

ص ے:

صبر گیا عشق مگر یا شہر صبر دا بیٹ ویران کیتا
آیا نگر جو عشق نے صبر والا نیہے عشق غمن آن مکان کیتا
اجن حبیب ہی دل بستیا ہیے آندیاں دھیان کیتا
عبد لا مصیبتاں دُور گیوں نیوں آیکے قرار مان کیتا

باباجی صاحبؒ ہوریں اپنے پیر مرشد حضرت باباجی صاحب کیانیؒ ہوراں دی
شان وچ فرمیندے ہین۔

ط:

طرف کنیاں آواز ہو یا ڈِٹھا جاکے شاہ جہان والا
اوہناں نلیاں تے جیہباں ملیا نیں پایا مزہ ہیں دین ایمان والا
رنگ بغداد تے بلخ بخارا کر لو ڈِٹھا جاکے شہ عرفان والا
عبد کنیاں وچوں ہیے یار میں نوں ملیا پیر طعام عالی شان والا

اہناں شعراں وچ باباجیصاحبؒ ہوراں دی اپنے پیر نال محبت دی ہک
انتہا پینہ ہوندی اے۔ اوہ آکھدے ہین جد پیر دیاں پیراں دیاں نلیاں چوں کے
ہی باطنی راز کُھلدے ہین۔ یعنی فنا فی الشیخ ہونا ہی پہلی ہوراہم پوہڑی قرار دیندے
ہین۔ ہکی چائی اپنے پیر مرشد نال راز نیاز دیاں گلاں جلالیت دے عالم

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

پھر جب اس طرح ایک گونہ شناسائی ہوگئی تو قدم آگے بڑھتا ہے اور توجہ قائم رکھنے اور یاد کرنے سے عالمِ محبت سے بھی کچھ حصہ نصیب ہونے لگتا ہے اور اس ہمہ جمال اور ہمہ کمال کے لئے ایک ٹیس سی دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اہل محبت کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور رہتا سہتا ہے اس کے دل میں بھی محبت کا بیج بو دیا جاتا ہے، پھر یہ بیج اللہ جل شانہٗ کی قدرت بالغہ اور حکمت عالیہ کی آیتوں اور نشانیوں پر نگاہ قائم رکھنے سے نشو و نما حاصل کرتا اور درخت بننا شروع ہوتا ہے۔ اُس کی شان دیکھ کر اوہر خیال جاتا ہے کہ جس ذات میں یہ سب کچھ پیدا کرنے کی قدرت و حکمت ہے اس میں کیا کیا کمال اور کیا کیا جمال ہوں گے۔ اس طرح خیال دوسری طرف منتقل ہوتا ہے اور اس معرفت سے محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے لیکن ہمیں جو مطلوب ہے وہ ایسا شخص ہے کہ اس جہاں کی نیکیوں اور بدیوں کسی کی پروا نہ کرے نہ کسی سے خوف کھائے اور نہ ہیبت، بلکہ انہیں دیکھ کر اس کی طلب میں اور اضافہ ہو اور اس کی روش میں مزید ترقی ہوتی جائے۔ ممکن ہے کہ ایک ایسی حالت اس پر گذرے کبھی وہ اپنے دل سے اس طرح کی باتیں کرتا ہو کہ اے سفلی، ظلماتی اور اے فانی و زمانی تجھے اس حضرت عزت و جلال سے کیا نسبت۔ بے ادب شوخ و بے شرم! ایسا بڑھ بڑھ کر خیالی پلاؤ پکا رہا ہے۔ استغفر اللہ۔ اس سے باز آ اور سوبار توبہ کر۔ کہاں مٹی کا ڈھیر اور کہاں رب العالمین۔ کہاں تو اک کیچڑ کا لوندا اور کہاں وہ سب عالموں کا پالنہار اور اس کی باتیں۔ اور پھر ہر طرح عقل و ہوش درست کرنے کی کوشش کرتا ہو کہ اس ارادہ سے باز رہے مگر اے رب تیری ہی قسم بیچارہ مسکین جو کہ پہلے طلب و عشق و محبت میں اس طرح مبتلا تھا مگر اس کا دوسرا حال اب یہ نظر آرہا ہے کہ نماز تلاوت و کسب کار میں مشغول ہے اور بظاہر طلب سے غافل اور خود بیں ہوگیا ہے یہ سب کچھ ہے

Marfat.com

اظہار کر دیاں آکھدے ہین ۔

شعر:۔ ظاہری اک دن آپ بولے اسیں ساریاں رمزاں جاندے ہاں
سانے عرش دے جاکے آپ اسیں انجیں ویکھ کے خبراں آندے ہاں
ظاہر جگہ اساڈڑی وچ کہناں اصلی اسیں لامکان دے ہاں
قصبہ ظہور اساڈڑا اے ہویا پیدا اسیں تاں اس زمانے دے ہاں

حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دے کلام دا اک اک شعر لعل تے جواہر ہے۔ جس وچ قدرت دیاں چھپیاں دیاں رازاں ہور تصوف دیاں ڈونگیاں رمزاں سمجھیاں گھتیاں دیاں ہن ۔ ایہہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دی جیندی جاگدی کرامت ہے جے اس روز تک آندا کلام ہر پڑھے لکھے دے ہور ان پڑھے دی زبان تے ہے جس دے پڑھن دے سکون ملدا ہے ہور اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہور دین دی محبت تے آخرت دا خوف پیدا ہوندے یعنی اس رب دے بندے دا ادہ تبلیغی سلسلہ اس وقت وی جاری ہے ۔

اللہ کرے باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دا ایہہ بابرکت کلام پہاڑی زبان دی عظمت ہور بقاء دا ذریعہ ثابت ہووے ہور جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دی یاد تہاڈے تو تہاڈا اس دیاں دلاں وچ کھنن ہوندی رہوے ۔ ا مین

Marfat.com

مگر باوجود اس کے جب یکایک اس کی نظر دل پر پڑتی ہے تو پتہ لگتا ہے کہ اندر سے پی کہاں کی آواز آرہی ہے اور باوجود ان سب ظاہری مشاغل کے طلب جو کر رہا ہے تو یار ہی کو کر رہا ہے اور جستجو اگر ہے تو بس اُسی کی ہے ؂

دل را ز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ
ایں بُت پرست کہنہ مسلماں نمی شود

فقیہ طعنے مارتے ہیں اور واعظ و محدث نصیحت کرتے ہیں۔ مفسّر اپنی جگہ دوسرا ہی سودا پکاتے ہیں۔ یہ سب اس کی جان کے دشمن اور اس مسکین و بیچارہ کے پیچھے پڑے ہیں۔ مگر بااِیں ہمہ یہ شیفتہ آشفتہ، زلف و خالِ یار کا گرفتار، پوری امیّد و جسارت کے ساتھ فریاد کر رہا ہے ؂

جز یادِ دوست ہر چہ بری عمر ضائع است
جز سرِ عشق ہر چہ بجوئی بطالت است
علمی کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

کہتا ہے کہ اگر یہ سب درد و دوستی باقی رہے تو دوزخ کی بھی پروا نہیں۔ رقص کرتا ہوا جاؤں گا اور اگر بہشت میں لے جائیں گے تو بغیر دوست کے وہاں نہ جاؤں گا۔ ع

"گر بے تو بود جنّت بر کنگرہ ننشینم"

ثوبانؓ کی حکایت کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اُنہیں کیسی محبّت تھی مشہور ہے۔ اب اپنی حالت پر نظر ڈالو کہ تم کس کام میں ہو کیا کھاری زمین پر کاشت کر رہے ہو یا آبِ جاری پر نقش بنا رہے ہو۔ یاد رکھو اس سے کوئی فائدہ نہیں، شاہد بازی اور پارسائی دونوں میل نہیں کھا سکتیں۔

اے دوست اے برادر اے یار اگر عشق نہ ہوتا تو سبزہ نہ اُگتا۔ اگر عشق نہ ہوتا تو کوئی جانور اپنے بچّہ کو نہ پالتا۔ اگر عشق نہ ہوتا تو آسمان کبھی گردش نہ کرتا۔ اگر عشق نہ ہوتا تو کسی کو بھی اللہ جلّ شانہ، جہاں میں پیدا نہ کرتا کیا تم نے فاحببت ان اعرف کی حدیثِ قدسی نہیں پڑھی۔ اگر تمہیں اپنے دل میں اپنی ذات کی طرف سے کچھ گمان ہے تو یہ صرف ہوس ہے

Marfat.com

حضرت بابا عبداللہ

نقشبندی مجددی لاروی رحمۃ اللہ علیہ

مولوی عبدالحمید نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون

ترجمہ: جہڑا بے شک اللہ پاک دیاں دوستاں نزدیکیاں (دایاں) دے واسطے کسی قسم دا ڈر تے خوف نہیں ہوندا، دکھ تے غمناک نہیں ہوندے۔ آیت دا مطلب ایہہ ہے جے اینہاں ماضی حال تے مستقبل یعنی پچھلی زندگی خدا تعالیٰ دی فرمانبرداری تے رضامندی وچ گزاری ہوندی ہے۔ ایسے واسطے انہاں جیہی کوئی اجیا مندا تے پہاڑا کم سرزد نہیں ہوندا جہڑا قابل گرفت ہور سزا دا موجب ہووے۔ جیہڑا انہاں دی دنیاوی نیک بختی اتے آخر ساری نجات وچ رکاوٹ ثابت ہووے ایطراں اللہ تعالیٰ دیاں پیاریاں بزرگاں ولیاں واسطے ایہہ دوہری خوشخبری ہے۔ جے انہاں نوں اپنے حال تے باقی حیاتی دے بارے وچ کجھ ڈر نہیں ہوندا۔ کنیاں جے انہاں دی حیاتی دے سارے کم اللہ پاک دی رضامندی دا سبب ثابت ہوندے ہین۔ ایہہ بشارت اللہ پاک نوں اینہاں ولیاں دے واسطے قرآن مجید دے اندر بیان کیتی ہے۔ سوال پیدا ہوندا ہے جے ولی کون لوک ہین اندا مقام تے منصب کیہ؟ انہاں دی ذمہ داری کیہہ ہے نبی پاک

Marfat.com

اور تمنّا اس کے ساتھ ختم ہو گئی ہے ؎ علم و عمل و زہد و تمنا و ہوس،
یہ جملہ رہ است خواجہ منزل پنداشت = اس نوّے سال کے بڈھے سے پوچھو
کہ کیا حال ہے۔ ہر شب و روز کوئی نہ کوئی زحمت و تکلیف ساتھ لگی رہتی ہے
اور تمام رات قیام میں اور دن صیام میں گزر جاتا ہے۔ میں نے جو اس کا ایک نشان
بتایا تھا تم کیسے اس نشان کے پتے سے اس راز کا پتہ لگا سکتے ہو۔ کیا اس کے
وقت "لی مع اللہ" میں کوئی خطرہ گزر سکتا ہے۔ لا واللہ ہرگز نہیں نیکی کے دروازے
وا ہیں فیض جاری ہے۔ جو کوئی کام کرے گا نیک مرد اور نیکوکار ہو گا۔ طالبانِ
حق کا کام راہ سلوک اختیار کرنا ہے۔ جب تک اس راستہ پر نہ چلیں گے۔ وصول
میسّر نہ ہو گا۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ۔ پس جس کسی کو محبوب بننے کا شوق ہے چاہیئے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے
ہیں کہ جس راہ سے میں نے سلوک طے کیا اور منزل پر پہنچا ہوں جو کوئی اسی
راہ پر چلے گا۔ میرے مقر و مستقر پر میرا ہمراز اور ہمقدم ہو گا۔ تم کہو گے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کون ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن حضور
جس مئے محبّتِ الٰہی کے دریا پی گئے تھے اسی کا ایک قطرہ تمہارے حلق میں
بھی ٹپکایا جائے گا۔ پھر تابع و متبوع سابق و مسبوق کا فرق سب جانتے ہیں
دونوں برابر نہیں ہو سکتے لیکن سب ایک ہی ڈگر کے چلنے والے ہوتے ہیں
یہ شرف کیا کم ہے۔ اپنے وقت کو ورد و اوراد سے منوّر رکھو۔ عقل نہیں کہتی
کہ اس میں دنیا و آخرت کا کوئی بھی نقصان ہے ؎

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایّام را

Marfat.com

صاحب لولاک صلعم دے فرمان موجب القرآن یفسر بعضہ بعضا۔ یعنی قرآن پاک دی اک
آیت دوجی آیت دی تفسیر ہوندی ہے۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ ولی اوہ لوک ہن
جنہاں ایمان آندا ہور رب توں ہمیش ڈر دے آئے۔ پاک رب دی جانب اللہ تعالیٰ دا فرمان ہے ان
اولیاؤہ الا المتقون۔ جیدا مطلب ایہہ ہے جے تقویٰ دا تنہا پرہیزگار ہی اللہ دے ولی
ہین" ولایت دی پہلی نشانی ایمان ایں، تے دوجی نشانی تقویٰ ہے۔ ایمان توں مراد شریعت
دی اصطلاح وچ انہاں ساریاں گلاں اُتے یقین کرنا ہے جنہاں کو دین دے اندر بنیادی حیثیت
حاصل ہے۔ مثلاً توحید، رسالت، مرنے توں بعد زندہ ہونا، ہور عملاں دی جزا سزا دا یقین رکھنا
علمائے اسلام دے نزدیک ایمان ترےاں چیزاں دے مجموعے دا ناں ایں۔ ایمان دا زبان دے
نال اقرار کرنا۔ دل توں انہاں دی تصدیق رکھنی تے اس کو حق جانن کے اسدے موافق عمل
کرنا۔ تقویٰ توں مراد پرہیزگاری ہے۔ متقی اوہ ہے جہڑا انہاں ساریاں چیزاں توں پرہیز کرنا
ہے جہڑیاں چیزاں دنیا ہور آخرت وچ اسدے نقصان یا ضرر دا سبب بن دیاں ہین۔ تقوے دے
ترے درجے ہین۔ ادنیٰ، اوسط، اعلیٰ۔ ادنیٰ درجہ تمام مومناں دا تقویٰ ہے، جہڑے فرائض
واجبات کو پورا کر دے ہین، ہور محرمات توں پرہیز کردے ہین۔ تقوے دا انتہائی درجہ پرہیز
گاری ہے۔ جیدی طرف نبی اکرم صلعم ہوراں، اک حدیث مبارک دے اندر اشارت فرمایا ہے
"ما زال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی اکون سمعہ الذی یسمع بہ" (حدیث
مقبول) فرمیندے ہین جے اللہ پاک فرمیندے "جہڑا نیک بندہ فرائض و واجبات کو ادا کرنے دے
علاوہ نفل عبادتاں دے نال مہاڑا قرب حاصل کر دا رہندے، تاں جے اسدے کن اسدیاں اکھاں
اسدی زبان، اسدا دل اسدے ہتھ تے پیر تمام اعضاء و جوارح مہاڑی مرضی دے تابع ہو گئے
ہین۔ اللہ ہور اللہ تعالیٰ دے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی محبت تے انہاں دی فرمانبرداری
انہاں دی ضمیر بن گیندی ہے" قرآن پاک دے اندر کئی جاہ تے ارشاد خداوندی ہے "من
یطع اللہ ورسولہ فاولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین

Marfat.com

فائدہ ۳۲[1]

تزکیہ و مخالفتِ نفس و توجّہ تام کے بیان میں

معلوم ہو کہ طلبِ حق میں کوئی کسب مانع نہیں ہے۔ جس کام میں چاہو رہو۔ اگر یہ دو چیزیں تمہارے پاس ہیں یعنی پاکیٔ نفس اور توجّہ تام تو سب کچھ ہے۔ توجّہ تام سے مراد ہے یادِ خدا میں دل کو لگائے رکھنا ہمیشہ۔ اس کی یاد میں رہو اور دل کو اسی طرف متوجہ رکھو اور تمام کاموں میں پیر کی پیروی مقدم سمجھو اور اس توفیق کے لئے بھی پیر سے مدد مانگتے رہو کسی کام میں سستی نہ کرنا۔ کسی واقعہ سے دل کو متعلق کر لینا مقصود سے پیچھے رہ جانا ہے۔ ہمارا مطلب اتنا بلند مرتبہ ہے کہ تحریر میں نہیں آسکتا۔ جب تک کہ بندہ خدائے عزوجلّ کے ساتھ ایک نہ ہو جائے یعنی سوائے خدا کے نہ کچھ دیکھے اور نہ جانے اور نہ پہچانے۔ اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کوئی چیز ہوا۔

جو عورت کہ مردوں کے سے کام کرے وہ گو عورت کی صورت ہے مگر دراصل مرد ہے اور جو مرد عورتوں کے سے کام کرے یعنی ہوا پرست ہو تو وہ گو مرد کی صورت ہے مگر دراصل عورت ہے توقع ہے کہ آپ برادر ہمیشہ عبادتِ الٰہی میں وقت صرف کرتے رہیں گے اور رشتہ داروں کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں گے اور ان کے حق ادا کرتے رہیں گے جیسا کہ حق ہے۔ اس جہاں سے سوائے نیک عمل لے جانے کے اور کسی صورت سے کام نہیں بنے گا۔

---

[1] ماخوذ از مکتوبات نمبر ۶۳-۶۴-۶۵ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب قاضی برہان الدین و مولانا سلیمان و میر چندہ۔ مکتوب (۶۲) کا مضمون فائدہ (۲۱) میں آگیا ہے۔ ۱۲۰

Marfat.com

وَالشُّہَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ۔ جہڑے لوک اللہ ہور اسدے رسول صلعم دی فرمانبرداری کردے ہین۔ بس ایہہ اوہو ای لوک ہین جنہاں تے خداتعالیٰ نے انعام کیتا۔ جنہاں لوکاں دے اُتے خداتعالیٰ نے اپنا انعام کیتا۔ اوہ کون لوک ہین۔ انبیاء علیہم السلام دی جماعت صدیقین شہیداں دی جماعت، نیکوکاراں دی۔ جماعت اس جا تے ایہہ گل یاد رکھنے دے قابل ہے جے ولی اوہی شخص ہو سکدا ہے جہڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی شریعت دا پوری طرح نال ہووے۔ اسدا قول تے فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی سنت ہور شریعت دے موافق ہووے۔ کیونکہ ولایت عکس ہے نور نبوت دا اولیاء اللہ ہدایت دے اوہ درخت ہن جنہاں نے روشنی ماردے تارے ہن جنہاں کو آفتاب نبوت تھیں روشنی ملدی ہے اللہ دیاں ولیاں کو نبوت تے رسالت دے دیوے دی روشنی ملدی ہے بغیر خاص کر سلسلہ نقشبندیہ مجددی حضرت نقشبند جہڑا اہناں دے سلسلے دے مجدد حضرت شیخ احمد سرہندیؒ جنہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دی شریعت محمدی کو اکبر نے جہانگیر جہیاں جابر بادشاہاں دے دور وچ بدعت اتے شرک دا اس شان دے نال مقابلہ کیتا جس دی مثال پورے برصغیر ہندوستان دے اندر صدیاں تیکر لوڑیاں نہیں ملدی۔ حضرت بابا جی علیہ رحمتہ نقشبندی لاروی مجددی اسی سلسلے دے خلیفہ مجاز آسے۔ اوہناں دا قول تے عمل اوہناں دے حرکات تے سکنات شریعت محمدی دی تعلیم دے موافق آسے۔ حضرت باباجی صاحبؒ نے جیسا کہ پچھلے مقامے وچ ہیں ایہہ گل دسی ہے۔ سب تھیں پہلاں بمطابق حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ مجاہد سچا غازی اوہ ہے جہڑا اپنے نفس دے نال خواہشات نفس دے نال جہاد کرے۔ حضرت باباجی صاحبؒ نے کئی سالاں تک تن تنہا آبادی تے بستی تھیں دور

علامہ اقبال ... حصہ اول ... اس موضوع تے مولوی صاحب دا پہلا مضمون

Marfat.com

فائدہ ۳۳

نبوّت اور ولایت کے بیان میں

مقام ولایت سے مراد ہے قربِ حق و معرفت خدائے عزّ وجلّ و اطلاع بر حقائق یہ اطلاع ایسی ہونی چاہیئے کہ جو غایتوں کی غایت اور منتہیٰ تک پہنچتی ہوا نبیاء علیہم السلام کو بارگاہ خداوندی سے پہلے یہی مرتبہ ملا ہے یعنی اولیاء میں سے جن پر عنایت بے غایت ہوئی اور مقصود ہوا کہ ان سے دعوتِ خلق کا کام لیا جائے تو انھیں نبوّت کے مقام پر ناز فرمایا اور یہ کام ان سے لیا۔ اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ مقام ولایت کی انتہا مقام نبوّت کی ابتدا ہے پس کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ اوّل ولایت کے درجہ پر پوری طرح بہ اقصی الغایت سرفراز نہ ہوا ہو۔ پہلے ولایت ملی ہے اس کے بعد نبوّت کی دولت نصیب میں آئی ہے بعض اہل امّت کے صوفی جن میں ولولہ محبّت و شوق از حد غالب ہے۔ بعض اولیائے امّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض انبیائے سابقین پر دو وجہوں میں پڑکر فضیلت دیتے ہیں۔ ایک یہ کہ اصل ولایت یہ ہے کہ قربِ خداوندی اور معرفت الٰہی حاصل ہو اور حقائق پر پوری پوری اطلاع ہو اور نبوّت وہ کام ہے جو خلقِ خدا سے متعلق ہے جس کے لئے خدا نے اپنے بندوں کے پاس اس نبی کو بھیجا ہے، اس وجہ سے بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ ولی کو نبی پر فضیلت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ولایت ایک ایسا رکن ہے کہ نبوت کی بنا اسی پر قائم ہے۔ اس سے عوام کو یہ خیال ہوا کہ ان بزرگوں نے ولی کو نبی پر ترجیح و تفضیل دی ہے۔

سلہ ماخوذ از مکتوبات نمبر (۶۶) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجانب حضرت مسعود بیگ قدس سرہ۔ مطبوعہ نسخے میں وہ مکتوب بھی طبع ہوا ہے جو حضرت مسعود بیگ نے اس رقعہ کے جواب میں لکھا ہے اس کا ترجمہ یا خلاصہ فوائد بندہ سے متعلق نہ تھا اس لئے نظر انداز کیا گیا ۱۲۔

Marfat.com

رانی دھیاڑی ذکر واذکار، عبادت تے ریاضت دے اندر گزاردے۔ اسی عبادت تے چلہ کشی دے اندر انہاں خاب بچ ایہہ دسیا گیا۔ جے انہاں کو موتی دے منکے بنج بیروکے اسمان دی طرف کھڑے چل رہے نے۔ حضرت بابا صاحب پہاڑی آپ بھی ایہہ گل سمجھ گئے آسے جے ماڑی اس خاب دی تعبیر ایہہ ہے جے میں شیطان اتے غالب آگیاں۔ رب سِن مکو شریعت محمدی دا پابند بنا چھوڑیا۔ پھر بھی انہاں سِن اپنے پیر بزرگوار حضرت بابا نظام الدین کیانی رحمت اللہ علیہ اُتے جس ویلے ایہہ خاب بکھائی۔ انہاں سِن بھی ایہی فرمایا۔ بچی تو ہڑا ہرقول تے فعل شریعت دے موافق ہوسی سوئی دا ایکا رسول اللہ دی شریعت ہے۔ تکو شریعت دے تہاگے نال پرو چھوڑیا۔ تو ہڑی ہجرت تے جہاد رب سِن قبول فرمایا۔

حضرت بابا جی صاحبؒ علیہ سلسلہ قادری دے بھی خلیفہ مجاز آسے پر سلسلہ نقشبندی مجددی دے احوال انہاں دی شب و روز دی زندگی اُتے غالب آسے۔ انہاں دے مواعظ حسنہ ملفوظات مبارکہ جیڑے انہاں دیاں کتاباں "اسرار کبیری" ہور ملفوظات نظامیہ بچ درج ہین۔ سلسلہ نقشبندی مجددی دے آئینہ دار ہین۔ اُنہاں دی سی حرفی بھی اسرار تصوف دا ایک وسیع تے نہایت ڈوہنگا سمندر ہے اہل علم حضرات اس گل کو جاندے ہین جے انہاں پہاڑی زبان بچ قرآن و حدیث دی روشنی بچ تصوف تے معرفت دے لعل و جواہرات کو اپنے باقیات صالحات دے نال جمع کیتا۔ جنہاں دے پڑھنے سوچنے ہور انہاں اُتے عمل کرنے دے نال اَج بھی سنگدل نہیں سنگدل لوکاں دے دل موم نہیں بھی نرم ہوگینے ہین۔ حضرت بابا جی صاحبؒ اپنے زمانے دے لاثانی با شریعت ولی کامل آسے۔ لوکاں کو اسلام دیاں رکناں نماز، روزہ، زکوات، حج۔ تقوٰی، اخلاص توکل تے صبر و شکر دا درس دِنا ہے۔ ہور ایہناں کتاباں خاص کر "اسرار کبیری" دے

Marfat.com

دوسری بات یہ ہے کہ طالبان علم علی العموم یہ خیال کرتے ہیں کہ جس نے جناب باری تعالیٰ کے تنزیا نوٹ[۹۹] نام حقیقی کے ساتھ پڑھ لئے وہ یہ دیکھتا ہے کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو ضمناً تو ثابت ہوتی ہیں مگر اصلاً نہیں۔ مثلاً آل نبی پر "صلی اللہ علیہ وسلم" کہنا اور درود بھیجنا محض ضمناً ہے اور بالاصل ثابت نہیں ہے۔ نبی پر درود و سلام بھیجتے وقت آل کو بھی ضمناً جب درمیان میں لے آئیں تو مضائقہ نہیں۔ نیز صوفیان متالہہ یعنی جن پر ولولہ و دیوانگی عشق غالب ہے کہتے ہیں کہ امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعضوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں وہ دولت نصیب ہوئی ہے کہ انبیائے سابق کو نصیب نہ تھی چنانچہ یہی حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس امت میں داخل ہونے کی خواہش کی تھی۔ یہ غلبۂ عشق کا کلمہ ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ولایت نبوت سے افضل ہے پھر اگر کوئی یہ کہے کہ میں نبوت پر ولایت کو فضیلت دیتا ہوں تو اس کے سامنے میرا یہ قول پیش کر دیا جائے۔

(اس مکتوب میں حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز نے پہلے اہل تصوف کا عقیدۂ صحیحہ بیان فرمایا اس کے بعد صوفیان متالہہ کے بعض خیالات بیان کئے اور ان کی طرف سے معذرت فرمائی کہ ان کا قول اصل و حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ ضمنی اور والہانہ ہے یعنی اتباع رسول میں ایک والہانہ ضمنی صورت پیدا ہو جاتی ہے جو حقیقتاً نہ اصل شئے ہوتی ہے اور نہ کوئی مذہبی عقیدہ بلکہ ایک کیفیت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ولولہ شوق و محبت میں بعض شطحیات ان کی زبان سے نکل جاتے ہیں جو کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں رکھتے۔)

تمت

---

[۹۹] یعنی صفات اک ضمنی شئے ہے لا عین و لا غیر مستقہ مسئلہ ہے اور ذات ایک اصلی حقیقی شئے ہے جب اسم و ضمنی دونوں اشیا باہم وابستہ ہیں تو دونوں کو الگ الگ نہیں کر سکتے رب تبیٔ یذکر ضمناً ولا یذکر اصلاً اسی لئے فرمایا ہے ۱۲

اندر اپنیاں خلیفیاں ہور مریداں سباں کو اندی پابندی دی تاکید فرمائی ہے۔ شریعت دیاں حداں تھیں نکلنے والیاں لوکاں کو سخت تنبیہ کر دیا فرمایا ہے کہ "ہن سارے لوک اپنے آپ کو پیر خیال کر دے ہین۔ حالانکہ اوہ شریعت دے پابند نہیں اجیئے لوک ولی نہیں ہو سکدے۔ بلکہ ایہہ تہو کھے باز مکار ہور دین دے چور ہین۔ جہڑے دین دا بیڑا غرق کر دے ہین ہور سادھیاں سادھیاں لوکاں کو گمراہ کر دے ہین۔ انہاں تھیں ہوشیار رہنا چاہیدے۔ ایہہ خود مومن نہیں ایمان دے ڈاکو ہین۔ تن پرستی ہور نفس پرستی دا ہنند انفر تے درویشی دا لبادہ لاکے پورا کر دے ہین" بابا جی صاحب دا فرمان ہے تے اجیئے نہ صرف آپ گمراہ ہوندے ہین بلکہ اس قسم دے زندیق ملحد تے بے دین لوکاں دے الحاد زندیقیت دا باعث بن دے ہین۔ بابا جی ہوراں نے اس قسم دیاں بے دیناں کو ہدایت کیتی ہے کہ اوہ توبہ استغفار کر کے [illegible] کرن کیونکہ ایہہ لوک آپ بے خبر تے غافل ہین [illegible] دا [illegible] دے [illegible] دے کالے "تحفہ رافضہ کی کتاب بیدا" بیت ابن خسنے کے [illegible] حضرت بابا [illegible] لفظاً اپنے زمانے دے لامتناں با شرح ولی آہے۔ [illegible] دی سب تعلیم [illegible] شریعت محمدیؐ دی تابعداری ہور اتباع سنت ہے۔ انہاں دی [illegible] وچ کوئی ایجی گل نہیں سنظرا بندی جہڑی شریعت دے نال ٹکر بیندی ہووے۔ بلکہ انہاں دی مقدس زندگی دے حرکات سکنات سیرت مقدسہ صلعم دے موافق آہے۔ [illegible] مریداں کو ہر وقت شریعت دی تابعداری شرعی حکماں دی پابندی دی تنبیہ کر دے آہے۔ کدے کسے آدمیں کو غیر شرعی عمل وچ دکھدے آہے [illegible] سخت تنبیہ کر دے آہے۔ ناجائز اپنیاں ہتھاں دی کمائی کر کے کھاندا ہے [illegible] غریباں مسکیناں کو بھی اپنی کمائی تھیں مدد دیندا ہے۔

بابا جی [illegible] ولادت باسعادت غالباً ۱۲۹۸ھ وچ ضلع ہزارہ دے اک شہر

Marfat.com

Marfat.com

بالاکوٹ دے کول ہی گراں بالاکوٹ وچ ہوئی ہے۔

۱۵ شعبان ہور ۱۳۰۵ھ شب برات وچ اس فانی دنیا تھیں رحلت فرما گئے

باباجی صاحبؒ دی زیارت واگھنت وچ اَج وی لوکاں دا مرکز ہے۔ باباجی صاحبؒ

باشرع ولی اللہ آسے۔ انہاں دی سب تھیں بڑی کرامت ایہہ ہے جے اندا ہر کم

شریعت دے مطابق آسا ہور سختی نال شریعت دی پابندی کر دے آسے۔ ہور

ایہناں مریداں کو وی ہمیش شریعت دی پابندی دا حکم دیندے رہندے ہین۔

حضرت باباجی صاحبؒ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دے

مسلک، مذہب دے پیرو آسے۔ پر مذاہب اربعہ کو اعتقاداً حق جاندے

آسے۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

تے امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ دی وی آپنی ہی تعظیم اندے دل مبارک

دے اندر آسی۔ جتنی ایہنے امام دی آسی۔ اس گل دا اندازہ انہاندے معمولات

تے ملفوظات تھیں ہوندا ہے۔ پیڑے اعتقادی ہور عملی طور انہاں تھیں

ظاہر ہوندے رہندے ہین۔ مذاہب اربعہ ہور دا بیعت دیاں چوں اوہ سلسلیاں

سلسلہ نقشبندی مجددی اندا دی، جتنی نے مہر وردی ہر سلسلے دے معمولات

کو اعتقاداً حق جانے سلسلہ نقشبندی مجددی دا اتباع اس گل دی کھلی دلیل

ہے۔ آہناں دی پاک زندگی دیاں ہزاراں واقعات موجود ہین۔ ایک راوی دا ایہہ

مشہور واقعہ ہے جے اوہ پونچھ دورے تے گئے۔ آتھے ایک مولوی صاحب

آندی خدمت وچ حاضر ہوئے تے عرض کیتی '' جی صاحب تسیں اج رات میڑے

غریب خانے تشریف آلو لی'' مریداں سن باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عرض

کیتی حضرت ایہہ مولوی صاحب شافعی ہین۔ آمین بالجہر یعنی نماز دے اندر

اُچی واز نال آمین کردے ہاں۔ ہور ہر رکعت نال رفع الیدین کو افضل جانے ور

Marfat.com

حالانکہ حنفی مذہب وچ آہستہ آمین کرنی نالے ترک رفع الیدین نوں افضل سنت اولیٰ دسیا
گیا ہے" بہر حال مریداں دے اصرار تے باباجی صاحبؒ ہوراں سُتیں عوام دے اصرار تے
مولوی صاحب نوں ایہہ گل فرمائی سی "مولوی صاحب تسیں آمین بالجہر ہور رفع الیدین چھوڑ
دیو میں نال تساں دے ڈیرے روٹی کھانے واسطے ایساں۔ مولوی صاحب ہوراں سُتیں
باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوں جواب دتا حضرت میں دوئی چیزاں چھوڑ دیساں
تسیں خدا راہ ماڑے غریب خانے آؤ۔ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اندرے
کور گئے اپنا دورہ پورا کرنے باباجیصاحبؒ واپس کشمیر آ گئے۔ مولوی صاحب کجھ وقتے
تک اسطراں کردے رہے۔ کافی وقت گزرنے دے بعد اوہناں حدیث مبارک بیان
کیتا ہاں پئے پھر جس ویلے اوہناں دونواں سنتاں دے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم دا ارشاد ڈٹھا ہور دوبارہ ایہ چیزاں کرن لگ گئے۔ بہرحال وقت گزر
گیا اگلے سال باباجیصاحب رحمۃ اللہ علیہ جدوں پھر اپنے دورے تے
پونچھ پہنچے ہور جدوں مولوی صاحب دے گراں پئے آئے۔ مولوی صاحب سُتیں آکے
دوبارہ ملاقات بھی کیتی ہور عرض کیتی سی "ماڑے ڈیرے تے آؤ" اوہناں آکھیا
سی "حضرت پچھلے سال اوہناں آکھیا آسا جے میں رفع الیدین تے آمین بالجہر نہ کرساں
پر اسے سال پھر کرن لگ گئے ہین"۔ اس واسطے اوہناں دے ڈیرے نہ چلو۔ باباجیؒ
ہوراں سُتیں مولوی صاحب نوں آکھیا سی "میں تواڈے ڈیرے نہ چلاں۔ کیناں نے تساں
پچھلے سال ماڑے نال وعدہ کیتا آسا۔ پر تسیں اپنے وعدے تھیں ہٹ گئیں۔ ہاں
اس شرط تے پھر میں تواڈی دعوت قبول کرساں جے دوبارہ ماڑے نال وعدہ کر
دے۔ میں پکھاں واسطے ایہہ دوئی گلاں چھوڑ دیساں"۔

مولوی صاحب سُتیں جھٹ کہڑی سوچ کے عرض کیتی "حضرت میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی حدیث ڈٹھی تے پڑھی ہے تسیں

Marfat.com

Marfat.com

ماڑے نال وعدہ کرو۔ جے کل قیامت والے تہاڈے جدوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ماڑے نئیں اینہاں نہ عمل نہ کرنے دے متعلق پچھسن تے تسیں جواب دیسو؟

بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولوی صاحب دی ایہہ گل سن کے رون لگے آکھن "ایہہ تو ہن کون ہونداں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی حدیث یا انہاں دی سنت نئیں لوکاں کو روکنے والا۔ تاں کو جیہڑی گل علم نئیں معلوم ہے کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی سنت کو پالنا یا اس تے عمل کرنا نجات دا ذریعہ ہے۔ مولوی صاحب تسیں جلو اپنے ڈیرے روٹی تیار کرو۔ میں مڑ و رالیساں"۔ بہر حال باباجی صاحبؒ اینہاں دے ڈیرے گئے۔ روٹی کھادی ہور لوکاں کو نصیحت فرمائی جے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی ہر سنت قابل اتباع ہے۔

اسی قسم دے ہزاراں واقعات اج تک سینہ بسینہ لوکاں کول موجود ہین جیہڑے اینہاں دے اتباع سنت دیاں کھلیاں تے واضح دلیلاں ہین۔ در اصل ولایت ناں ہے قرآن و حدیث دیاں حکماں دے مطابق زندگی گزارنے دا "اعتقادا" "قولا" ہور "عملا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی فرمانبرداری تے تابعداری دا۔ اللہ تعالی ہر مسلمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہور آہنداں دیاں سچیاں عاشقاں تے ولیاں دیاں راہ تے ٹرنے دی توفیق دیوے۔ آخر تے باباجی صاحبؒ دا ایہہ شعر درج ہے۔

الف:- الفدی الفت وچ ہو ویں الف ہوندیاں نقطہ پا نائیں
واحد اک وحید دی ذات لیسے شکل دوسری آپ دکھا نائیں

Marfat.com

ہماری مطبوعات

سوانح مولینا رُوم رحمۃ اللہ علیہ ---------- از: مولینا شبلی نعمانی

تذکرۂ علمائے سلف و نابینا علما ---------- مؤلفہ: محمد حبیب الرحمٰن شروانی

فضائلِ ذکر ---------- مولینا شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب

الفاروق کامل ---------- از: مولینا شبلی نعمانی

التکشُّف عن مُہمّات التصوّف ---------- مولینا اشرف علی تھانوی

الارشاد الی مہمّات الاسناد ---------- از: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

: فرمائش کتب براہِ راست ناشرین کو :

یا

محمد شمس الدین تاجر کتب چوک مینار ○ لاہور

کے نام ارسال فرمایئے۔

مجلس نشریات گنج بخش لاہور

Marfat.com

دشمن وچ گریباں دے تاڑیا میں

ظفر اقبال خان

نظم:— ظلم کیتا کسے موں ناہیں کو ہاڑا اپنے ہتھ نفس ماریا میں

انہوں جند گالی، رہی صاف خالی عمر گنتیاں کی اوساریا میں

اصلی کار نہیں رہی بے کار سدا جھیکڑ دشمناں آن لتاڑیا میں

رہی لوڑدی عیدا عمر ساری دشمن وچ گریبان دے تاڑیا میں

ارشاد باری ہے جس اپنی ذات نوں پچھان لئی۔ اُس اپنا رب پچھانی لیا۔ اس نا مطلب ایہہ ہوئیا جے اپنی ذات نی معرفت حاصل کیتے بغیر معرفت ربانی نا تصور ناممکن ہے تہ معرفت ربانی نہیں بغیر نجات انسانی نا سوال ہی پیدا نہیں ہوندا۔ لہذا دنیا تہ آخرت وچ، انسانی نجات نا واحد ذریعہ صرف ایہہ ہی ہے جے بندہ اپنے پیدا کرن والے کی پچھانے۔ اُس نی رضا حاصل کرے۔ دنیا وچ جتنے علم ہین۔ بے کار ہین اگر انساناں کی اپنے رب تک پہنچن نی راہ نہ دسن۔ مولانا رومؒ ہوراں نے بارے وچ مشہور ہے کہ ہک تہاڑے بزار بچو گذر رہے تن۔ مریداں نی بہت بڑی تعداد نال چل رہی سی

Marfat.com

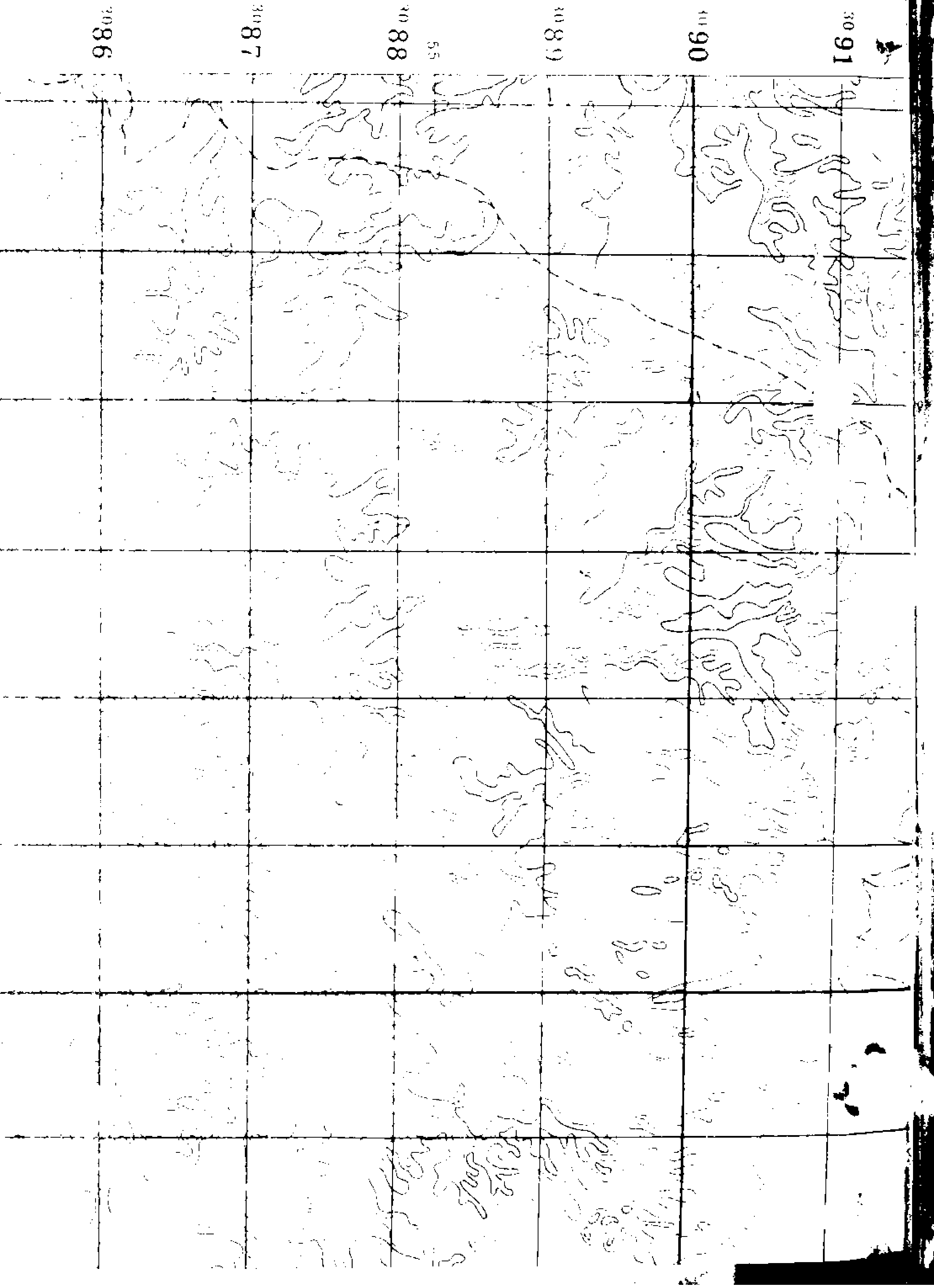

Marfat.com

تہ لوک مولانا کولوں علم سنے بڑے بڑے مسئلے پچھدے رہندے سن۔ اس دوران اک فقیر صاحب آکے مولانا ہوراں دی سواری روک لئی تے پچھیا۔ "علم نہ ریاضت نہ عرض وحمایت کیہہ ہے؟" مولانا ہوراں جواب دتا "شریعت نہ آداب نا جاننا" سوال پچھن والے تواہیہ دتا، تہ غرض ایہو ہے کہ علوم توڑیں پہنچ حاصل ہوئی جاوے نال ہی پچھن سنائی ہوراں نا ایہہ شعر پڑھیا

علم کز ترا نہ بستاند — جہل ازاں علم بہ بود بسیار

سوال پچھن والا کوئی ہور نہ سا بلکہ حضرت شمس تبریزیؒ ہوری سن جیہڑے مولانا رومؒ نے مرشد کامل دی حیثیت نال دنیا وچ مشہور ہوئے ہور جنہاں نے متعلق مولانا ہوری خود فرماندے ہین۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے رومؒ — تا غلام شمس تبریزیؒ نہ شد

دنیا وچ فقط نبی انبیاء علیہم السلام تے پیغمبر اولیاء اللہ نیک انسانیت ساز شخصیتاں پیدا ہوئیاں۔ انہاں لوکاں کی ایہی سبق دتا جے ہستیاں دی کامیابی لبھنا چاہندے۔ ہور نال پیدا کرن والے دی خوشنودی حاصل کرو تہ اس دی رضا حاصل کرو۔ کدے ایہہ پیغام زبانی تبلیغ دی صورت وچ لوکاں نے سامنے پیش کیتا گیا۔ کدے شاعری زبان وچ بکھرے نثر دی شکل وچ ایہہ خیر نے اس پیغام نا بنیادی انہاں ہی لوکاں کی پہنچنا ہے۔ جیہڑے عمر نیاں انہاں طاقتاں کی شکست دے سکنے ہین جیہڑیاں انساناں دی بربادی تہ تباہی نا کوئی بھی موقع ضائع نہیں کرنیاں۔ ضرورت اس چیز دی ہے کہ ہر شخص آنناں انسان دشمن طاقتاں تہ انہاں نے خبر نفس باخبر ہووے۔ تاں ہی جیہڑے انہاں نا مقابلہ کیتا جا سکنا ہے۔ انسان نے دشمن کیہڑے ہین۔ اس بارے وچ بڑیاں بڑیاں عالماں تہ فکراں وچ ساریاں چیزاں دی نشاندہی کیتی ہے۔ مثلاً دنیا، شیطان حسد، لالچ، حب مال، حب جاہ، تکبر وغیرہ۔ شیطان دی انساناں نال دشمنی تہ بھی ڈھکی

Marfat.com

فریبہ رہیا۔ انسانیت نے خلاف اُس اپنی لڑائی تے تہاڑے شروع کردتی سی جس روز آدم علیہ السلام دنیا پر آئے۔ مجنوں توڑی دنیا نا تعلق ہے اس کی قرآن کریم ریچ "متاعِ قلیل" آکھیا گیا نا ہے۔ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں نا فرمان ہے کہ دنیا اک سراں نی مثال ہے جتھاں مسافر تھوڑی دیر آرام واسطے ٹھہرنے ہن ہور اوہ مسافر کدے بھی منزل اُتے نہیں پہنچ سکنا جیہڑا اسکی اپنا گھر سمجھی بہتے۔ اسطراں ہور بھی بچ دلیلاں دنیا نی نا پائیداری نے بارے بچ دتی گیاں ہین۔ حافظ شیرازی ہوراں کیہ خوب آکھیا نا ہے۔

"مجو درستی از جہان سست نہاد کہ ایں عجوزہ ہزار داماد است"

اسطراں حسد، لالچ، حب مال، حب جاہ، تکبر انسان واسطے زوال نی وجہ ہن۔

ایہہ انسانیت نا سب توں بڑا دشمن جس کولوں خبردار رہنا ہر ویلے ضروری ہے انسان نا اپنا نفس ہے ہور جتنا برا ہو تیا نفس بیان کیتے گیاں ساریاں انسانی دشمناں نا سرتاج اعظم ہے۔ تہ اسے نفس انسانیت نا ذکر باباجی صاحبؒ ہوراں اپنے اس شعر ریچ کیتا نا ہے۔ جیہڑا ساڈے مضمون نا موضوع ہے۔

اصلی کار نفس رتی ہے کار سدا جیہکڑ دشمناں آن لتاڑیا ہیں

رہی لوڑدی عمر سیاری دشمن وچ گریبان دے آیا ہیں

اس نا مطلب ایہہ ہے کہ انسان نا سب توں بڑا دشمن اس نی اپنی ذات ریچ چھپیا نا اس نا نفس ہے۔ جیہڑا انسان اس نیاں چالاکیاں، مکاریاں ہور دھوکیاں توں واقف ہو کے اس کی شکست نہ دیوے۔ اوہ پوری عمر گمراہی نے ہنیرے ریچ ٹکراں ماردا ہے، تہ اپنا کمان کولوں بے خبر ہے۔

حبتے

ایہہ گل جاننی ضروری ہے کہ جس طراں انسانی جسم چوہاں چیزاں

Marfat.com

یعنی اگ، پانی، ہُوا تہ خاک نا مجموعہ ہے۔ اسے طراں انسان نی باطنی ترکیب بولا صفتاں نی مرکب ہے۔ ایہہ چار وصف امام غزالیؒ ہوراں اپنی کتاب "احیاء العلوم" نی دوئی جلد نچ اسطراں بیان کیتیاں نیاں ہین (۱) سبعی (۲) بہیمی، (۳) شیطانی، (۴) ربانی۔ بہیمی صفت غضب پیدا کرنی ہے، جس نا نتیجہ دشمنی لڑائی جھگڑا، عداوت تہ مارپیٹ نی صورت نچ ظاہر ہونا ہے۔ دوئی صفت شہوت پیدا کرنی ہے جس نے غلبے نال طمع، لالچ، حسد تہ ہوس نی جگہ لیعنی ہے۔ شیطانی صفت شر پیدا کرنی ہے۔ چوتھی صفت انسان نے اندر حکمت پیدا کرنی ہے تہ قرآن کریم نیاں لفظاں نچ "جس کی حکمت ملی گئی اس کی خیر کثیر دی گئی" حکمت نی تشریح مولانا مفتی محمد شفیعؒ ہوراں تفسیر معارف القرآن نچ اسطراں کرنے ہین "کسی بھی چیز کو اس کے صحیح محل کے مطابق استعمال کرنا حکمت ہے"۔ انسان اشرف المخلوقات اسے چوتھی صفت نی وجہ تھیں ہے تہ جے اس صفت کی انسان نی ذات نچوں کڈھی لیئے تاں پھر انسان حواناں تھیں وی بدتر مخلوق بن جاندا۔ انہاں چوہاں صفتاں نا ہر کردار ہے تہ امام غزالیؒ ہوراں نے بقول انسانی کھلوڑی نچ خنزیر، کُتا، شیطان تہ حکیم جمع ہین۔ خنزیر شرع لالچ، حرص نا نشان ہے۔ ایہہ ناپاک جانور اپنے رنگ شکل تہ صورت نی وجہ تھیں ناپسندیدہ ہے بلکہ بُری خصلت تھیں رد کیتا گیا ہے۔ کُتا غضب نی تہ شیطان شر نی علامت ہے۔ شیطان اپنے شرنال غضب تہ شہوت کی ہک دوے نال لڑانا ہے۔ مختصر گل ایہہ ہے کہ انسانی خمیر نی چوتھی صفت یعنی حکیم جس کو عقل بھی آکھا جا سکتا ہے۔ بڑی اہم تہ ضروری ہے اگر ایہہ صفت بیان کیتیاں گئیاں پہلیاں ترے ہیاں صفتاں اُپر قابو حاصل کری لینے تاں پھر جسم نی مملکت نچ ہک عادلانہ نظام وجود نچ آ جانا ہے عقل نی ذمہ داری ہے کہ شیطان نیاں چالاکیاں، دھوکیاں تہ مکارانہ چالاں نے اثر کی اپنی نورانی لاٹ نال دور کرے، شہوت کی غضب نی طاقت نال شکست

دیوے تے تعصب دی عقل دی سنگل نال بھی ٹانگے ہوئے رکھے۔ خدا نہ کرے انسان دی باطن دی چوتھی صفت یعنی بہیمیت جے ایہدی کوشش وچ ناکام ہوندی جاوے تاں نتیجہ ایہہ نکلسی کہ شیطان غلبہ حاصل کر کے پہلیاں دوہاں دلوں اتے حکم کرائی گا جس دا نتیجہ تباہی تے بربادی توں علاوہ ہور کجھ نہیں۔ ایہا انسان اوہناں ڈونگیاں پستیاں دے ہنیرے وچ بھی جاندا ہے جس کی قرآن کریم دی زبان وچ ”اسفل سافلین“ آکھیا جاندا ہے۔ ایہہ اوہ شخص ہے جس دی قرآن حوالاں نفس بھی پرستار کرنا ہے۔ اس ہنیری حالت وچ گرفتار لوکاں نے دلاں اتے گمراہی تے غفلت دی مہر لگ جاندی ہے تے سچیاں دا نوراں اس وچ داخل نہیں ہو سکدا۔ اوہناں دے کن بند ہوئے جاندے ہن ہور حق دی آواز نہیں سن سکدے۔ اوہناں دیاں اکھیاں اتے پردہ پیا ہوندا ہے۔ ہن اوہ کجھ نہیں ویکھ سکدے ایہہ گونگے ہوندے ہن۔ ہن اوہ حق آکھاں دی ہیبا ہر کر سکدے نہیں۔ آکھیاں تاں ایہہ ایہہ نتیجہ نا ایہہ کہ گونگے ہوندے ہن غفلت نال ایہہ پورے طور تے کن تا ایہہ دور ہندے ہن۔ نفس دی غلامی تے شیطان دی ناکامی اتنا۔

نفس کیہہ ہے تے کہڑی شے ہے۔ غزالیؒ ہوراں دے نزدیک انسانی قلب وچ اک اوہ چیز جس وچ غضب تے شہوت دیاں دوناں قوتاں ہن۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماندے ہن ”نفس امارہ“ لطیفہ ادراک دی قوت ہے۔ جس نال کسے چیز دی خواہش کیتی جاندی ہے۔ ایہہ خواہش اوس ویلے فطری ہووے یا شرعی۔ اگر شرع دی خواہش وچ آ کے ایہہ تنگ ہی برائیاں آون تے شرمندگی بھی محسوس نہ کرے تاں ایہہ نفس ”نفس امارہ“ ہے تے جے برائیاں دے بعد ندامت محسوس کرے تاں پھر ”نفس مطمئنہ“ ہے۔ ”نفس بیاں اوہناں ترلوان تمام وچ ”مطمئنہ“ سب توں اعلیٰ تے اچا نفس ہے۔ اسراں تا نفس محمدی کہیا انساناں نے حصے وچ آیا ہے۔ ایہہ بابا شیخ صدیقاں تے صالحاں تا نفس ہوندا ہے۔

Marfat.com

فرمان کہ ہم نے اس نفس دی بڑی تعریف کیتی گئی اے ۔ ایہہ اوہ خوش نصیب بندے ہوندے ہین ۔ جہڑے خدا دی رضا اُتے اپنی مرضی نوں ختم کر چھوڑدے ہین ۔ انہاں دے بارے وچ اقبالؒ فرماندے ہین ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

نفس دی دوجی قسم لوامہ ہے ۔ ایہہ مطمئنہ دے مقابلے وچ گھٹ درجے دا نفس ہے ۔ مگر پھر وی غنیمت ہے اس قسم دے نفس والیاں نوں توبہ دی توفیق مل جاندی ہے نفس دیاں تراں قسماں وچوں "امارہ" اک ایہا نفس ہے ۔ جہڑا انسان دا سب توں بڑا دشمن ہے ۔ ایہ نفس دی مذمت جتنی وی کیتی گئی اے ۔ اس توں مراد ایہہ نفس ہے ۔ جدوں توڑی بندہ اس نفس دیاں حیلیاں تے دھوکھیاں توں خبردار نہ ہووے ۔ اوہدے آنوڑی نجات کسے صورت وچ ممکن نہیں ۔ ایہہ مکار نفس بقول مولانا تھانویؒ شیطان توں وی بدتر ہے ۔ کیوں جے شیطان دی وی ایسے نفس خرابی وچ سٹیا ۔ اسطراں ایہہ نفس دا وی پیو ہے ۔ اس دی شکست ای سب توں بڑے دشمن اُتے فتح حاصل کرنی ہے ایہو وجہ ہے کہ مجاہدہ نفس دی جہاد اکبر آکھیا گیا ہے ۔ حدیث شریف دے الفاظ اس بارے وچ اسطراں ہین "قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُجَاہِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ" اک ہور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں اپنیاں ساتھیاں دی فرمایا ۔ کہ تساں جہاد صغیر وچ کامیابی حاصل کیتی ہن جہاد کبیر دی تیاری کرو ۔ صحابہؓ عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کبیر کیہ ہے ۔ فرمان لگے "جہاد کبیر ایہہ ہے کہ بندہ نفسانی خواہشاں دا مقابلہ کرے تے نفس نوں قابو وچ رکھے" ۔ ارشاد ربانی ہے " جنہاں لوکاں اپنیاں خواہشاں نوں معبود بنائی رکھیا اے ۔ اوہ لوک حیواناں توں وی گئے گزرے

Marfat.com

ہین۔ کسے شاعر کیہ خوب آکھیا نا ہے

نہنگ و اژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

اسطراں ایہہ گل ضروری ہے جے بندہ نفس امارہ نے گھوڑے کی عقل نی لگام چا ہڑی کے سوار ہووے۔ پرہیز گاری نا تازیانہ (چھمک) ہتھ بچ رکھے تہ کدے نچے اچھلن کدن لگے۔ یا ادھر اُدھر کو راہ ٹرن لگے تاں لگام کی جھٹکے نے تازیانے نال ضرورت نے مطابق اس کی سزا دے تہ سدھی راہ موڑ دے۔ میاں ہدایت اللہ ہور فرماتے ہین

ط: ــــــــــ

طرف محبوب دی ویکھیے تاں گھوڑا عشق دا تیز رفتار ہووے
ہتھ نفس دے ہتھ لگام کافی بدلے کوڑے دست استغفار ہووے
کاٹھی گھت کے صبر دی نفس اُتے چاہیئے مرد نوں خوب سوار ہووے
راہ پچھے اُسنوں ہدایت اللہ سوہاں راہ دا جو واقف کار ہووے

نفس امارہ نی مخالفت بچ کامیابی نا راز چھپیا ناہے۔ اوہ لوک جنہاں معرفت ربانی حاصل کیتی شراب عرفان نے پیالے بھر بھر پینے تہ اپنی تہ دوجیاں نی اصلاح کیتی۔ اس نی واحد وجہ ایہہ ہے کہ انہاں نفس امارہ نی مخالفت کیتی تہ اس نے زور کی تروڑن نی نصیحت کیتی۔

ہدایت اللہ ہور ہدایت کرتے ہین۔

ز: ــــــــــ

زور نوں چھڈ بے زور ہو توں کہنا نفس پلید دا من ناہیں ناقہ نفر قبول توں جان اُتے تین کسے غریب دے بھن ناہیں
گھوڑا نفس دا سمت تہذیب اکدی داگ تہ اُسدی موڑنا ہیں زاہد مفت دا نیں ہدایت اللہ دھوں نفس دی مول توڑنا ہیں

نفس امارہ اس لحاظ تھیں بھی ساریاں تھیں زیادہ نقصان دہ ہے کہ ایہہ گھر نا چور ہے تہ چور جس ویلے گھر بچ ہی چھپیا تہ ہووے اس صورت بچ اس کولوں بچنا ہور وی مشکل ہونا

Marfat.com

ہے۔ نفس نیاں شراراں نال نے متعلق ہک عربی شاعر آکھدا ہے۔

نفسی الی ما ضرنی داعی — تکثر اسقامی و اوجاعی

کیف احتیالی من عدوی اذا — کان عدوی بین اضلاعی

یعنی نفس مگی نقصان دیناوالیاں کماں نے پا کھے سدّنا ہے۔ ہور ماہریاں بیماریاں نہ مرضاں کی بدھانا ہے۔ اس دشمن کولوں بچنے نی کہڑی تدبیر ہوسکنی ہے۔ جہڑا دوہیاں پاسیاں نے لشکار چھپانہ ہووے" ڈو تی وجہ ایہہ ہے کہ نفس ہک پیارا دشمن ہے۔ ہور جیہڑوں کسے نال پیار وی ہوسے نال پھر اس نے عیب نظری نہیں پچھنے۔ بلکہ محبت نی وجہ توں محبوب نیاں عیباں بنفس انسان انتہار ہنا ہے۔ غرض دُنیا بچ اج توڑیں جتنڑی بھی نیایں زلنے نہ خواری اگناہ ہور مصیبتاں آئیاں نہ فیا منی تکر ہوندیاں رہسن نہ ساریاں نا ذمہ دار نفس ہے۔ کجھ بلکے نفس تی وجہ توں تہ کجھ اس نی مدد نہ شراکت سنگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوراں نا فرمان ہے کہ کُل عبادت دس حصے ہے نہ اُس بچوں نو حصّے اُچے اخلاق ہین۔ نفس امارہ اخلاقیات نال اتنا ہی بیری ہے جتنا کہ آرام بچے نا ہونڑسنے نا اخلاقیات نال بیر علم اخلاقیات نیاں طالب علماں کولوں پوشیدہ نہیں اللہ تعالیٰ نی سب توں پہلی نافرمانی ابلیس کیتی جس نی وجہ تکبر تہ حسد سا۔ اسطراں اُس نی اسی ہزار برساں نی عبادت خاک بچ رلی گئی تہ اوہ ہمیشاں واسطے ضلالت تہ گمراہی نے ڈونگے سمندر بچ غرقاب ہوئی گیا۔ آدم علیہ السلام ہوراں جہڑی غلطی کیتی اُس بچ وی نفس نی لالچ شامل ہیسی جس نا نتیجہ ایہہ ہوئیا کہ دوہاں کی خدا تعالیٰ نی نزدیکی نہ بہشتی کولوں دُور ہونا پییا۔ ہابیل نا قتل ہور ہاروت ماروت نا قصہ بھی نفس نا ہی کارنامہ ہے۔ غرض نفس نہ ہونا نال ساری مخلوق وسطے زمین ہی جنگا سی۔

نفس کولوں بچنے نا طریقہ:

نفس امارہ نیاں حیلیاں ہور اس نے شر کولوں بچن نی ساریاں تعلیم جنگی

Marfat.com

ورت نہ ہن علاج جیہڑا اللہ دیاں نیک بندیاں عالماں، ولیاں تے صوفیائے کرام ہزاراں دسیا ہے اس کی ریاضت تے مجاہدہ نفس آکھیا جاندا ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی ہوری فرماندے ہن کہ "مجاہدہ ساریاں عبادتاں بلکہ پوری شریعت دی روح ہے"۔ کیہناں دے مجاہدہ دین دا نچوڑ ہے۔ اس دی وجہ ایہہ ہے کہ مجاہدہ لغت وچ مشقت نوں آکھدے ہن تے اصطلاح وچ مخالفت نفس دا ناں مجاہدہ ہے غرض مجاہدہ دی حقیقت نفس امارہ دی مخالفت دی مشق تے عادت اپنے اندر پیدا کرنی ہے تاں جے انسان اس قابل ہو سکدا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی رضا دا حصول دے مقابلے وچ نفس دیاں خواہشاں دی مخالفت کر سکے۔ ایہہ اوہ جہاد قرآن کریم "جہاد بالنفس والاموال" آکھیا جاندا ہے۔ [illegible] [illegible] نال ریاضت دیاں تلواراں نال لڑدا رہنا اجیہا ہے آدمی گھوڑے [illegible] گھوڑے ہووے ضرورت دے مطابق ہولے ہولے ہاراں دی طرحوں کرنی چاہیدی [illegible] آئے نے دہر یہ یحییٰ بن معاذ فرماندے ہن کہ [illegible] [illegible] [illegible] نفس دنیا کولوں زہد دے ذریعے جو نفس دا [illegible] مخالفت کرکے [illegible] کردے نفس دی کمزوری کرن دا طریقہ ایہہ ہے کہ اس دیاں خواہشاں [illegible] ابو العباس موصلی اپنے نفس دی اصطلاح دا طالب ہوندے ہن [illegible] شہزادیاں دی دولت [illegible] نہ پوشاک ہن نہ ہی عابداں دی طرح مجاہدہ کردا ہیں۔ تیری کیہ مرضی ہے کہ تو جنت نہ جہنم [illegible] قیمت کرا سیں گا۔ [illegible] [illegible]

حسن بصری فرماندے ہن کہ سرکش گھوڑے دے مقابلے وچ نفس کو رہنا دی ضرورت ہے۔ میاں محمد بخش ہوراں دے بارے وچ مشہور ہے کہ کسی بزرگ نال ملاقات ہوئی۔ بزرگ نے ہتھاں کیک برکی دی نہ آکھیا اس کی جس جیہڑا [illegible] آن کی تالص سونا بنا لیسی۔ میاں ہوراں جواب دتا، سنگی اس دی ضرورت نہیں اللہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

ہوتی، فرمان لگے اگر تسی چاہندے ہو کہ انسان نوں [illegible] عمل دساں جس دا نتیجہ ایہہ ہوسی کہ [illegible] تے سوار ہو کے [illegible] فیر سکو گے۔ بھائی ہوراں جواب دتا کہ حضرت ساڈے [illegible] تے اصطبل وچ بڑے اعلیٰ سواری دے گھوڑے گھوڑیاں موجود ہن ایہہ گھوڑے دی سواری دا تجربہ سواری کولوں بہتر ہوندا ہے۔ آپ جا فرمایا جے تسیں نفس دی اصلاح [illegible] چاہندے ہو تاں جاگے میں نفس دے گھوڑے تے سواری کرساں۔ نفس دی [illegible] [illegible] کرن نال [illegible] ذہن وچ رکھنی ضروری ہے [illegible] [illegible] حکمت دے خلاف ہے۔ کیونکہ نفس انسانی [illegible] ہے [illegible] کرنا بجائے [illegible] کرنا ہے۔

[illegible] روشنی [illegible] تے [illegible] [illegible] نفس [illegible] [illegible] کہ [illegible] ہوندا ہے [illegible] کوں [illegible] ہے۔ [illegible] حرکت [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] عبادت [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] جاندی ہے۔ [illegible] رب [illegible] نفس [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

نفس دے متعلق بیان کیتیاں گیاں گلاں تجسس بعد مناسب ہے کہ [illegible] مرد کامل دے بارے وچ کجھ عرض کراں [illegible] [illegible] ساڈی مراد بابا جی صاحب؟

Marfat.com

ناری ہوراں تجلیس ہے۔ صداں نیاں اینک بندیاں نہاں وچ ساریاں خوبیاں نال ایہہ خوبی
ہوندی ہے کہ اوہ کسے جگ بیتی نے بہیرا بینے وچ آپ بیتی نہ کدے آپ بیتی نی شکل وچ
جگ بیتی بیان کرنے ہین۔ بابا جی ہوراں نی شاعری وچ ایہہ چیز اکثر ملنی ہے۔ شاعری نی
زبان وچ اُنہاں بہت ودھ نصیحت تے کردار سازی اُتے زور دتا ہے۔ اُنہاں نا پورا کلام
معرفت تے حکمت نا خزانہ ہے۔ مگر ایس خزانے تک نہ منہ زاک جائیاں تجسس ملنا ہے
تے اُس کی حاصل کرن واسطے لاتعداد مشکلاں نا مقابلہ کرنا ہونا ہے۔ اسطراں بابا جی ہوراں
نی شاعری بھی ہک اجیہا خزانہ ہے جس کی سمجھن واسطے علم تے عمل نیاں کئی گھاٹیاں
طے کرنیاں ضروری ہین۔ اُنہاں نیاں شعراں نا ایہہ کمال ہے کہ تھوڑے لفظاں وچ تے گجھے رس
رہے ہین کہ ہک شعر اُتے پوری کتاب بن سکنی ہے۔ ادب نی اصطلاح وچ اس کی
بلاغت آکھا جانا ہے۔ اُنہاں کی پکا یقین ہے کہ معرفت الٰہی واسطے دل نی صفائی
ضروری ہے۔ ہک سیاہ دل معرفت ربانی نے نور نہیں محروم رہنا ہے۔ دل نی صفائی
اصلاح نفس نے تابع ہے۔ ایہہ نفس ہی ہے جیہڑا دل کی سیاہ کرنا ہے تے جیہڑے
لوک نفس نیاں خواہشیاں تے اُس نیاں فتنیاں نہیں بچدے او غلط ماحول وچ
اپنی روحانی بیماری نی دوائی توں دور رہندے ہین اوہ ساری زندگی غفلت تے گمراہی وچ
ضائع کر چھوڑنے ہین۔ اُنہاں نی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نی کوئی چیز کمرے
وچ گم ہو گئی سی تے کمرے وچ ہنیارا سی پر وجہ نہیں او تاں اُس کی مکان نہیں باہر لوئی وچ
تلاش کر رہیا سا۔ بڑی کوشش توں بعد بھی چیز نہ ملی کسے پچھیا کہ چیز گمی تھئی
سی؟ آکھن لگا۔ اندر کمرے وچ اوہ آکھن لگا پھر باہر کیوں ڈھونڈنا ہیں؟
جواب دتا۔ اندر ہنیارا ہے لہٰذا باہر روشنی وچ تلاش کرنا ہاں۔ مرد دانا بولیا
ساریاں اسطراں تیری پوری زندگی ختم ہو جاسی۔ ایہہ تیری گمی نی چیز نہ ملسی
گمی نی چیز اُس کمرے وچ تلاش کرن نال ملسی جتھاں اوہ گمی نی ہے شرط صرف ایہہ

Marfat.com

ہے کہ تمہارے گھر وچ ہووے ناپاک کتا جیہا دیا بالیں غرض بابا جی تہوریب ایہہ پیغام دیندے ہن کہ انسان نفس امارہ نجاست نما ظلمات تھیں اپنے قلب کی پاک وصاف رکھے تاں ہی جا کے زندہ دل وجود وچ آئیندا ہے نہ حقیقی زندگی اُسے صورت وچ ممکن ہے کہ دل زندہ ہووے ۔

مجھے ڈر ہے دل زندہ کر تو نہ مر جائے
کہ زندگی عبارت ہے تیرے جینے سے

حضرت جناب جی صاحبؒ

زینت فردوس زینت

اللہ پاک جنہاں بندیاں نوں بخشیاں بہاراں بخشو حضرت جی صاحبؒ ہوراں
نا دی آجلتے بڑا درجہ اُہناں بہاڑاں وچ اپنا مقام آپ رکھنا ایں۔
حضرت جی صاحبؒ ہوراں دا اسم مبارک جیہڑا اُہناں دیاں بزرگاں نے
رکھیا بڑا سوہنا نے: محمد پیارا "حبیب اللہ" سی۔ پر لوکاں دی پیار تے دلی محبت نے اُہناں نوں
بابا جی صاحبؒ دے عرف منگ پکارنا شروع کر دتا سی۔ آکھدے ہین اوہ اس نال
دی برکت دی جیت کر کے وچ خوش ہوندے نے سال کدی کسے دے دماغ وچ ہن حضرت
جی صاحب ہوراں دیاں ہزاراں کہانیاں کرامتاں آن دی لوکاں دی بولی سُنن وچ
اچھیاں ہین۔ حضرت جی صاحب ہوراں دے پوترے میاں جاوید صاحب ہوراں
دی زبانی وی کئی کرامتاں سنیاں۔ اک کرامت جی صاحب ہوراں مابڑے والا مسجد
نور شاہ ہوراں دی مکو کی عمری وچ سنائی آہی اوہ ایہہ سی۔
"اک ہندو وید سی نے مورتی کی پھانسی دی سزا نال ختم ہوئی گئی سا پھانسی

Marfat.com

بگنے کی بجلاں دو .... چار ...... دل نا وقفہ آیا ۔ او مُنڈے ہی روئی روئی حضرت جی صاحبؒ ہوراں نی خدمت بچ جا پہنچی حضرت جی صاحبؒ ہوراں پچھیا "مائی کیہاں روئی ایں؟" اس بُڈھی مائی آکھیا "یا حضرت! ماہڑے موڑے کی پھانسی نا حکم ایں ۔ یا حضرت ماہڑے جگرے نے ٹکڑے نی سزا تی توہ بڈھی نا روز لا رد نی تے آکھنی پئی ہئی ۔

آکھنے ہین جی صاحبؒ ہوراں تیاں لباں اُپر ہاسا آیا ۔ تُساں ہی آکھیاں بحضور نے نکلے دی جی کن لگی ہیئے ۔ بڈھی سیر کڑی ہنسی میر بیبا آہو رکھیا جی صاحبؒ ہوریاں بولے ملسائی تکو گناہ نکارنہ کرسیاں تو ماہڑا موڑا گھر دل پھانسی نکلس کی جاسی ۔"

سوہنے رب رحیم نے اپنے پیارے نی گل سن لئی ۔ قدرت رب نی مدت سے تھاڑے سرکلنی ماڑ نو کچھ اِس تبدیل نی پھانسی نی سزا معاف ہوتی گئی ۔ تھاں بچ اس بڈھی نا موڑا گھر دل وی چھٹی گیا ۔ بڈھی کی پکا یقین ہوئی گیا نا اساسے ماہڑا موڑا ضرور پھٹسی تو بچی جاسی ۔ اس نا یقین یقین محکم ہی اس نے سامنے اچھا جدو اساں بنتر گھر اچھی آیا آسا ۔

اند بڈھی ماہڑے محترم والد صاحب ہوراں اپنیاں اکھیاں سنگ ککی نے ماہڑے والد سید نور شاہ جہیڑے ضلع جہلم نے رہنے والے ہن جی جی صاحبؒ ہوراں نے خلیفہ بنی گئے ۔ اسطراں جی صاحبؒ ہوراں نی ماہڑے گھرانا بچ شفقت پیار تے محبت رہی ۔ اس گل نا بہتہ تکو گاندر بل نے دو روزہ پہاڑی سیمینار بچ جیہڑا پاتی کلچرل اکیڈمی نے حضور جی صاحبؒ ہوراں نی شان بچ ۸ رہور ۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کی منعقد کیتا گیا نا سا ۔ میاں جاوید صاحب ہوراں نی زبانی پتہ لگا نے اج ماہڑا دل جی صاحبؒ ہوراں نے دربار بچ صدق دل سنگ انہاں کو یاد کرنا ایں ۔ جی صاحبؒ ہوراں

Marfat.com

نے والد محترم صاحب ہوراں ناں ناں مبارک میاں " بھُل گل " آسا۔ آکھنے ہن نہایت نیک تے پاک خیالاں نے مالک انسان سن ایہہ گل بڑی نیک ہے جے اوہ جدے نیک سن تنے ناں ہی حضرت جی صاحب انہاں نی پشت بچوں پیدا ہوتے۔ حضرت جی صاحب ہوراں نی خانقاہ مبارک لاروا نگرت جسے علاقے نے وچ ہے۔ کسی زمانے نے وچ ایہہ علاقہ ویران آسا۔ پر اج ایہہ علاقہ جی صاحبؒ نی عزت ہور عظمت سنگ زندگی سکون ہور دل نے آرام نا اک خوبصورت ٹکڑا نظر لگنا اے جتھے ہندو، سکھ، مسلمان، عیسائی، پارسی تے ہور بڑے سب جی صاحبؒ نی خانقاہ شریف ناں گنت بہ کے جھولی دے رب نی رحمت سنگ بھولیاں بھرنے ہین۔

جی صاحبؒ ہوراں نے اک بڑا صاحبزادے ہوتے۔ نے جنہاں ناں ناں مبارک میاں نظام الدین آسا۔ اوہ وی بڑے بھارے تے اچے مقام نے ولی سن۔ انہاں کی جی صاحبؒ ہوراں اک واری بیماری نے دوران اپنی زبان مبارک نی رس چوسائی آسی تے اوہ رس غریباں، فقیراں، یتیماں تے بے سہاراں نا سہارا بنی دے سامنے ابھی آسی۔ انہاں نی خانقاہ مبارک وی جی صاحبؒ ہوراں نے سنگ ای ہے۔

جی صاحب گوجر خاندان نال تعلق رکھنی ذات نے مالک سن گجراں ذات کی تاریخ نی روشنی وچ دکھیا گچھے تے ایہہ ذات بڑی ملنی ہے تاریخ نی روشنی وچ ایہہ ذات عرب وچ عام لوکاں نی ہے۔ جی صاحبؒ نے بزرگ خود جانتا این اند۔ جناب عرب نکلیں تہ افغانستان نے ہو دن زندگی رہی ریلے نج کرساں۔ جی صاحبؒ ہو دین اللہ فارسی، عربی ہور پہاڑی زبان نے بڑے ماہر سن۔ انہاں نے انہاں زباناں نی بڑی خدمت کیتی۔ ایسے وچ کتاباں لکھیاں تے پاک ادب وچ اضافہ کری گئے۔ جی صاحبؒ

Marfat.com

زیادہ پہاڑی زبان بچ لکھیے آہن۔ اُنہاں نیاں کتاباں بچوں "ملفوظات نقشبندیہ"
ہور "اسرار کبیری" نثر تے نظم بچ ہین ہور پنج پنج سو صفحیاں بڑیاں تے ضخیم
کتاباں ہین۔

اسقیں علاوہ کتی سی حرفیاں ہور باراں ماہ جی صاحب نی روحانیت
نی تصدیق کرنیاں ہوئیاں عاشقاں صادقاں کی تصوف سنے رنگ بچ بھر بھر
پیالے بین نی دعوت دیندیاں ہین۔ اجکل اہناں نے گدی نشین اہناں سنے پوترے
میاں بشیر صاحب ہورے ہین۔ جیہناں نی بلند اخلاقی ایمانداری ہور خدمتِ خلق نیاں
ملک بھر بچ دھماں پیاں نیاں ہین
جی صاحبؒ نے عرس والے روز ریاست ہور ریاست سنے
باہروں وی سیکڑیاں نہ ہزاراں نی تعداد بچ عقیدت مند اپجنے نے لنگر ہونا ہے
جس تھاں اخیر کے زمانے بچ کدی ناماں ونشان نہ آسا۔ اج اسی جگہ ایہ جیونواں باباں
رونقی ہی رونقی نظر اچھنی ایں۔
جی صاحبؒ ہور میاں نظام الدین صاحب جنت الفردوس
بچ وی اساں سباں نی نیک دوائش کرنے نظر اپجنے نے۔ صدق دلی سنگ اج
دی کوئی دعا منگی تو رب نی قدرت ضرور منظور کری جنی۔ جی صاحبؒ نی دعا و سنگ
اللہ تعالیٰ نے کتی بیماراں کی شفاء تے کتی بے اولاداں کی اولاد نی نعمت سنگ
نوازیا ہے۔ کدے ایسے نیک تے اُچے درجے سنے روح اس دنیا فانی بچ نہ
ہونے تے گنہگاراں کو کون ہمیشہ سدھا راہ دسنے ناں کرنا۔ اللہ تعالیٰ اساں اُفر
بھی اہناں پیاریاں سنے صدقے تے فضل سنے رحم کرے۔

ام منیر

حضرت باباجی صاحبؒ دی عبادت تے کرامتاں

نذیر احمد شاد

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت جناب میاں مجید والی صاحب عرف باباجی صاحب لاڑویؒ دی ولادت باسعادت موضع سنجوڑا علاقہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ مظفر آباد آزاد کشمیر وچ ہوئی۔ باباجی صاحب دے والد بزرگوار داناں مبارک حضرت جناب میاں بجھل گل آسا ـــــــ

باباجی صاحبؒ دی ولادت باسعادت دے بارے وچ انہاں دی دادی جی صاحبہ کو قبیلے دے اک بزرگ صاحب نے پہلاں ہی ایہہ بشارت یا پیشگوئی دتی سی کہ تہاڈی پشت توں اک پاک کردار تے بلند مرتبے والا بچہ پیدا ہوسی جیہڑا ولایت دے منصب اُتے فائز ہوسی۔ ہور اجیاں ولیاں وچ شمار ہوسی۔ خدا دا کرنا کجھ عرصے دے بعد باباجی صاحبؒ دے والد بزرگوار حضرت میاں بجھل گل پیدا ہوئے۔ دادی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئے پر کسی ہور رنگ نیں ایہہ پیشن گوئی کیتی ہے نے اس صاحب زادے دی پشت تھیں

ہک پاک کردار نیک سیرت تے بلند مرتبہ۔ کجھ ویلا بعد پیدا ہوئی جیہڑا انشاء اللہ ولایت دے منصب اُتے وی اللہ تعالیٰ دے فضل و کرم نال کجھ عرصہ بعد جناب باباجی صاحبؒ دی عمر ابھاں صرف چار سال ہوئی آہی کہ اوہناں دے والد بزرگوار جناب میاں پنجل گل صاحب رحلت فرما گئے۔ اس ویلے باباجی صاحبؒ پدری شفقت تے بعض نعمتاں توں محروم ہو گئے۔ ہور صرف والدہ صاحبہ دے سہارے پرورش ہوتی ہور بنیہ ایہہ گلیا جے باباجی صاحبؒ کی عمر بچپن دی جدوں پریشانیاں وچ پھس گئے۔ ہور ناں سنبھین واسطے وی محتاج ہوئے بلا فاقہ کشی کرن لگے۔

لاچاری کی مفلسی دی حالت ایہہ آکہے باباجی صاحبؒ کسی کی صاحب دولت کول لکڑے دی حیثیت نال کم کرن لگے تاں جے اپنے ہور والدہ صاحبہ واسطے روزی کماؤن۔ اسطراں اوہناں کجھ وقت اس صاحب دی نوکری وچ گذاریا۔ اسی دوران کسے ہور شخص دے گھاہ دی رکھ پہنے دی وی ذمہ داری لئی۔ ہور اوہ کم باباجی صاحبؒ بڑے دل نال اپنیاں وچ کرنے لگے ——

تاں جے آقا دے کم وچ رکاوٹ نہ ہووے۔ اسطراں جیہڑی مزدوری اوہناں حاصل کیتی اس رقم دی ہک کھیت اپنی والدہ محترمہ دے آرام واسطے خریدی۔ مالک کو ایہہ گل چنگی نہ لگی تے اوہناں کو اپنے گھر توں نہ چھوڑیا تے ایہہ الزام لایا جے توں ہون عیاشی وچ گئیں ہور کم وی ٹھیک نہیں کردا۔ اس شخص دے کہے باباجی صاحبؒ رات تہاڑ ہک کرکے اپنے ہور والدہ کرن واسطے روزی کمین لگے۔ بعض وقت ایسا ہونا آسا کہ کئی کئی تہاڑ فاقہ کشی کردے آہے ——

باباجی صاحب دے دل وچ نکی عمر تھیں ہی یاد الٰہی دا جذبہ شدید طراں پیدا ہویا ہوا آسا۔ ایہہ تہاڑی محنت مزدوری کردے آہے تے فرساری رات عبادت تے یاد الٰہی وچ گذاردے آہے۔ اس طراں اندرے دل وچ ایسے خیال پیدا ہوندے آہے

Marfat.com

کہ اوہ دنیاوی خیالات تھیں بالکل اپنے آپ نوں کئی سمجھدے آسے۔ کدے کدے ایہے خواب دکھدے آسے جس تھیں دلے وچ سخت گھبراہٹ ہو گیندی آہی۔ ہور سخت پریشان ہو گیندے آسے کیونکہ نہاڑے ایسی ہی حالت وچ دکھدے ہن کہ اُنہاں کوں کوئی چیز سوتی دے نیکے اتے جاگے اُنہاں دی طرف کھڑ رہی آہے۔ اوہ سخت پریشان ہو گئے۔ اسی بے چینی دی حالت وچ اُنہاں کئی سال گزارے۔ ہور پیر مرشد دی تلاش وچ رہے۔ آخر ہک بزرگ اولیاء اللہ دا ناں سنیاں۔ جیہڑے دراوہ ضلع مظفر آباد علاقہ مرحد وچ رہندے آسے۔ اُنہاں دا اسم گرامی حضرت خواجہ شاہ نظام الدین اولیاءؒ آسا۔ اُنہاں دی خدمت عالیہ وچ حاضر ہو کے اپنے تمام حالات جیہڑے اوہ خواباں تھیں دکھ رہے آسے بیان کیتے۔ باباجی صاحبؒ دی بے بسی، لاچارگی ہور بے چینی کوں دکھ کے حضرت موصوف قبلہ عالم شفقت وچ آگئے ہور فرمین لگے کہ بچہ تُسیں ہن ہی چنگا کینا کہ توں مڑے کول آ گئیں۔ کیناں کریں نوہ تڑی اوڈیکے وچ آساں"۔ اس تھیں بعد سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ وچ بیعت فرمایا۔ ہور عبادت تے یادِ الٰہی وچ رہنے واسطے تاکیداً حکم صادر فرمایا۔ باباجی صاحبؒ عبادت وچ اس طراں مصروف ہوئے کہ ساری رات وظائف اور اوراد وچ گزارن لگے۔ کدے کدے جنگل دی طرف ہور قبرستان وچ جل کے اپنے آپ کوں لوکاں تھیں علیحدہ کر کے یادِ الٰہی وچ راتاں گزاردے آسے۔ اکثر مراقبے ہور اعتکاف وچ رہندے آسے۔ ابتدا وچ اکتالی اکتالی تہاڑیاں دا چلہ پورا کردے آسے پھر کئی کئی سال دا چلہ پورا کیتا۔

ہک دفعہ دا واقعہ ہے کہ اپنے پیر مرشد دے حکم دے مطابق کیمبل پور جا کر چلہ کرن لگے۔ اس دوران اُنہاں صرف گُٹھے دی ہک ادھی روٹی ہور ڈینہہ دا ہک کھجور کھاندے ہور پھر اس چنیں ورتیے ہر کے پیر روشن ضمیر دے دربار وچ حاضر ہوئے ہور اپنا حال بیان کرن لگے جناب پیر کامل فرمین لگے کہ ہن سمجھیا

Marfat.com

آما کرنوں خدا کو یاد کردا ہیں۔ مگر توں اپنا نفس پالدا رہیں۔

جناب باباجی صاحبؒ فوراً پھر چلہ کشی وچ مصروف ہو گئے ہور ست سال بالکل روزے دی حالت وچ گزارے۔ آخر اپنے پیر مرشد دے حکم نال افطار کیتا۔ باباجی صاحبؒ اکثر اک قبر کھن کے اس وچ عبادت کردے آسے۔ اک دفعہ اُنہاں اک قبر تیار کیتی ہور اسدے کنارے اک دانہ کھوڑ زمین وچ دب چھڑیا ہور خود قبر وچ عبادت کران لگ گئے جس ویلے اوہ قبر تھیں باہر آتے تے اوہ کھوڑ دا دانہ جم کے بڑا ہو کے میوہ دار ہو گیا وا آسا۔ غرض ایہہ کہ باباجی صاحبؒ دی عبادت حد تھیں تجاوز کر گئی آسی ہور عشق حقیقی دی منزل کجھ عرصے وچ ہی طے ہو گئی آسی۔ باباجی صاحبؒ دی ظاہری تعلیم قرآن دیاں حرف سنتاں سیپاریاں تک ہی محدود رہی۔ پر علم لدنی تھیں اللہ تعالیٰ اس طراں نوازیا کہ وڈے وڈے عالم بھی حیران ہو گیندے آسے۔ اس چیز دا ثبوت اُنہاں دیاں معرفت ہور تصوف نال بھریاں دیاں تصنیفاں (اسرار کبیری) ملفوظات نظامیہ ہور سی حرفیاں) تھیں مل سکدا ہے۔ جیہڑیاں اُنہاں دیاں اکثر خلیفاں کول موجود ہین ــــــ

باباجی صاحبؒ روحانیت دے کمال درجے اُتے جس ویلے پہنچے تے اپنے پیر مرشد دی طرفوں اُنہاں نوں معرفت وچ سلات پونچھ راجوری ملیاں۔ تاں جے اُنہاں علاقیاں وچ جل کے وعظ تبلیغ دا کم شروع کر چھوڑن۔ اُنہاں دے تھیں لکھاں لوک فیضیاب ہو کے بزرگی دیاں اعلیٰ درجیاں اُتے پہنچے باباجی صاحبؒ اس وعظ و تبلیغ دے سلسلے وچ پونچھ و راجوری تھیں کشمیر بھی آیندے رہندے آسے۔ ہور فیر پیر دے دربار اُتے جل کے حاضری دیندے آسے۔ تے اپنے حال احوال پیر مرشد اگے رکھدے آسے ــــــ

اک دفعہ دا واقعہ ہے کہ جناب باباجی صاحبؒ پونچھ راجوری تھیں کشمیر تے دے آسے ہور موضع ڈاکنت وچ دریا دے کنارے کی بجھرے اُتے ایک بڑے

Marfat.com

دی چادر ڈاہ کے یاد الٰہی وچ مشغول آسے تے صبح دے وقت عبادت تھیں فراغت دے بعد آنہاں دی چادر تے نقشہ جیا چھپ گیا آسا تہ بالکل تلواریاں دے گڑے دی طراں نقشے بن گئے آسے۔ بابا جی صاحبؒ وچ گھبرا گئے ہور ..... اپنے پیر و مرشد شاہ نظام الدین اولیاءؒ دی خدمت وچ ..... اہیہ چادر ..... بیان فرمایا حضرت موصوف قبلہ عالم اس چادر کو دیکھ دے فرمیندے کہ جی صاحبؒ کشمیر دے تے سیاں بہتے ساریاں زمیناں ہین۔ انداہی نقشہ ہے" فرمایا جی صاحبؒ عرض کیتی کہ یا حضرت ماہرے ویسلے اہیہ کم بڑا مشکل آہے۔ میں اُتھے نہ رہ سکدا کیونکہ اتھے دیاں لوکاں دی بولی (زبان) بالکل مختلف ہے ہور اُتھے جنگل ہی جنگل ہے"۔ حضرت قبلہ عالم پھر فرمایا" لوک بولیاں ہک دوتے کول کے سکھ کہندا ہے۔ ہور فرمایا بس زیادہ نہ جا جدا البتہ انشاءاللہ تساندی قبرؒ روضہ مبارک" اسی پتھر دے سامنے ہوسی جس جائی اس چادر کو عکس لگیا ہور جنگل وچ منگل ہوسی۔ ہور ایں طراں دے لوک تسدی خدمت وچ ..... کے فیضیاب ہوسن۔ چنانچہ بعد وچ ایسا ہی ہویا۔ ہور اج جناب بابا جی صاحبؒ دا روضہ مبارک وانگت شریف وچ ہی ہے ہور مرجع خلق ہے۔ جتھے ہزاراں بلکہ لکھاں لوک سالانہ حاضری دے کے فیضیاب ہوندن۔ ای سیلے وچ پہلے وقت وچ کابل دا وزیر اعظم بھی اتھے آیا ہے۔ ہور اس جائی دی خاک شفا ہے ملک کابل دیاں خزانیاں وچ جمع کرالی ہے۔ ہک ہور واقعہ اسطراں ہے کہ جناب بابا جی صاحبؒ پونچھ دے ہکی جائی لوکاں دے بڑے ہجوم کو وعظ تبلیغ فرمیندے آہے۔ ہک ایسے پہاڑے اتے تشریف فرما آسے جس اُتے کئی سو لوک نماز ادا کر سکدے آسے اس دوران کوئی شخص ہک گھوڑے اُتے سوار ہو یا دا آ پہنچیا۔ کچھاں لوکاں اہیہ آکھیا۔ حضرت اہیہ کتنا گمراہ آدمی ہے اس کو تہذیب نہیں سالیون نرم بہہ پھوندا۔ ہور نہ ہی گھوڑے تھیں تلے لہندا ہے۔ بابا جی صاحبؒ جلال وچ آ گئے۔ ہور فرمایا۔ آدمی تے آدمی ہے

Marfat.com

اگر بیں پتھراں کو بھی وعظ و تبلیغ فرماواں تے اوہ بھی موم ہو گین۔ لوک رقص وچ آ گئے ہور کجھ رون لگ گئے۔ جناب باباجیؒ دے پیر مبارک پتھرے وچ دھس گئے۔ اُنہاں نوراً اُٹھ کے لوکاں سمیت نفل نماز ادا کیتی۔ اسطراں پتھرے اُتے بالکل عکس لگ گیا اس واقعے تھیں بعد لوک اس پتھر کول جس دا ناں "الوداع" رکھیا دا سا آ کے آپنیاں منتاں نیازاں ادا کر دے آسے۔ ہور اپنی دینی ہور دُنیاوی مراد حاصل کر دے آسے۔ ہندو لوکاں کو اس چیز دا رشک ہو گیا ہور آکھن لگے کہ پتھر پوجنے تے ہندواں دا کم این۔ لیکن مسلمان بھی اس پاسے مُڑ گئے ہین۔ اس دے متعلق پھر جناب باباجی صاحبؒ کول ایہہ خبر پہنچی تے اوہ نہایت ناراض ہو گئے۔ ہور لوکاں کو اس شرک تھیں باز رہنے دی تلقین کیتی کجھ وقت گذر گیا۔ ہور ہک زبردست ہاڑ سیلاب آیا جس نے پتھرے کو اپنی جائی تھیں روہڑ کے دُور موہندا کر چھوڑیا۔ بلکہ کئی سال بالکل بالوڑ ہی ہو گیا۔ بعد وچ پھر کسی سیلاب دی وجہ نال سامنے دِسن لگا۔ مگر بالکل ہی موہندا ہے ہور اوہ نشان بھی موجود ہین۔ جنہاں کو اج بھی لوک دیکھدن۔

اسی طراں ہک ہور عجیب واقعہ پیش ہے۔ ہک دفعہ باباجی صاحبؒ راجوری شاہدرہ شریف تشریف فرماسے۔ ہور لوکاں کو وعظ تبلیغ فرمیندے آسے۔ اُتھے قبلہ عالم محبوب سبحانی مولانا پیر غلام شاہ صاحبؒ دے روضے مبارک وچ ہک رات پوری گزاری ہور لوک روضے دے باہر ای ماسکدانت رہے۔ صبح باباجی صاحب روضے مبارک تھیں باہر آ گئے ہور ہک بڑی سِلے اُتے تشریف فرما ہوئے۔ اُتھے لوک جہڑے تقریباً ڈیڑھ ہزار دی تعداد وچ آسے اُنہاں کو وعظ فرمن لگے۔ تے انہے وچ دو آدمی ہک بار کو گھن کے باباجیؒ دی خدمت وچ پہنچے ہور عرض کیتی۔ یا حضرت ایہہ ساڈا ہمشیر زادہ (بھانجا) ہے۔ ایہہ باتیاں سالاں دا ہے۔ پر بالکل کملا ہور ڈورا ہے۔

Marfat.com

اِس کو خدا راتیس دم کرو ہور اپنا ہتھ مبارک اس اُتے پھیرو۔

باباجی صاحبؒ ہوراں اس بندے کو دم کیتا ہور اپنا ہتھ مبارک اس اُتے پھیریا نہ حکم فرمایا کہ اس بندے کو ہون کھن کھلو" اس بندے دے ماپے تیں اس کو تھوڑا درد کھڑ کے کھلیار چھوڑ یا۔ مگر ایہہ لوکا مرگی دی وجہ نال جھڑ گیا ہو یا ہے ہوش ہو گئے ہوئے دے کجھ لوک مخول کرن لگے کہ اگے اس کو راتیں مرگی اپندی آسی۔ مگر جی صاحبؒ دی نیتری ہور کرامت نال اس کو ہون ہی غش آ گیا۔ تھوڑے وقت دے بعد اس بندے کو ہوش آ گئے۔ ہور پھر آتاں اُٹھیا ہور جناب باباجی صاحبؒ دی خدمت بچ السلام علیکم زبان نال آکھیا۔ فریاقی لوکاں کو بھی السلام علیکم آکھیا۔ سارے لوک اس واقعے تعجب حیران ہو گئے۔ ہور مخول کرن والے آدی شرمندے ہو گئے۔

ہک ہور خاص واقعہ اس طراں دا پیش ہے ہک دفعہ باباجی صاحبؒ دے پوتر جناب میاں بشیر احمد صاحب جہڑے اَج سجادہ نشین ہن۔ نکی عمر بچ نہایت ہی بیمار ہو گئے۔ ہور قریب المرگ آئے تے گھر دے والیاں جا کے جناب باباجی صاحبؒ دی جھولی بچ رکھ چھوڑیا۔ باباجی صاحبؒ نہایت عاجزی ہور سوز و گداز نال اللہ پاک دی درگاہ بچ فریاد کیتی ہور اُس وقت ایہہ اشعار پڑھے :-

ل : ــــــــــــــ

لکھ کراماں ہور تیکھے پیلاں دیویں اساڈی دار پھیرا
ڈُبے لکھ بیڑے باراں برس جہڑے لاتے کھنڈوں کڈھ کے پار پھیرا
ساری عمر ڈولی دتی نندھ یولی خاطر ریڈی چپیہ مار پھیرا
عبد مذنب حسن حسینؓ داجی سائیں سراں توں اتار پھیرا

م : ــــ
ہوڑ مہار تمن طرف میری بنیرے اوبر کریم دے کرم میراں
جایا حسن حسینؓ دا خاص نواہیں جگہ نبی کریم دا گرم میراں

Marfat.com

تیرے نال وسیلے رب کولوں منگن لوک ایمان تے دھرم میراں
کرنی ہک نگاہ ضرور میں تے چھیکڑ رہین اساڈے شرم میراں

اس توں کجھ ہی دیر بعد جناب میاں بشیر احمد صاحب بالکل صحت یاب ہو گئے۔

حضرت جناب باباجی صاحب ہوراں اپنی وفات توں پہلاں تن سال قبر تیار کر کے روضہ مبارک بنوالیا آسا۔ ہور اسی وچ عبادت کردے سن۔ نال ہی اپنی وفات دی پیشن گوئی بھی پہلاں ہی اس طراں فرمائی آسی۔

شعر:

تساں نوں بی اجیہا دی حال آوے تساں تے مت خبراں ہوندے
خواہ رہیے جیہڑے نال تے پر ارکنا مت ظاہری بھی نال ملاقات ہووے
رہت جبر اسباب تے پریشانیاں دے مت وصل والی کوئی ساعت ہووے
سوہنے عشق دے اذن عید نہ پیارے دے حال بنا تائیں ایہہ بیا ہووے

حضرت باباجی صاحب دا ہن دا ن بھی فیضی داد ابنی نسب برات دے وقت دی ہو دی ہے

اور ج سنوط اسرت تا چشتیہ اولیاء۔

جناب باباجی دے خلیفہ اعظم دے بزرگ برادر حضرت جناب میاں ذکا اللہ الدین صاحب بابا سائیں ثانی ہوراں اپنی وفات بھا بیشتر انہیں بھی اسی طراں پہلاں ہی کئی سال پہلاں اشعاراں وچ فرمائی آسی ہور جیہڑی بالکل ہو بہو اسے طراں پوری ہوئی ہے۔

شعر:

عید لا بڑی گزر گئی ہے بدلے عید دے ماتمی رنگ ہو گئے
سنیاں گیاں وچ جیہڑے کھلاں نوں کی خبر کہ اساڈے رنگ منگ گئے
لوکاں عطر تے لباس لائے نزع اچر وچ تنگی میں تنگ ہو گئے
شمعدان نظام نہ آن نظری کر کر لوڑ جہان بے رنگ ہو گئے

Marfat.com

بابا جی صاحبؒ دیاں کرامتاں لکھاں ہور شمار توں باہر ہین۔ پرانے بزرگ لوک جیہڑے ہجے موجود ہین اُنہاں دیاں کرامتاں توں باخبر ہین۔ ہور انہیاں سیاں بنیاں وچ ایہہ خزانہ چھپا کے بیٹھے ہوئے ہین۔

ہک ہور واقعہ اس طراں دا ہے۔ آکھدے ہین کہ پرانے زمانے وچ علاقہ درہال راجوری وچ جس ویلے کساناں دا فصل تیار ہوندا آسا تے اسلوں اس قسم دی کیڑی پیر دی آسی جے سارا فصل ضائع ہو گیندا آسا نال ہی جھکڑ بھی کجھ بیدا آسا اسکو اسمانی پرندے جنہاں کوں "ملخاں" آکھدن کھا گیندے آسے۔ لوک نہایت ہی تنگ آ گئے ہور منتی تہ لاچاری دی حالت وچ ہک دفعہ بابا جی صاحبؒ دی خدمت وچ آئے آہ و زاری کرن لگے ہور انہاں کا ونے اُتے تشریف کھڑنے واسطے مجبور کیتا۔

جناب بابا جی صاحبؒ فرمانے یعنی درہال کسی نکے اُتے تشریف گھن گئے ہور خدا توں منگ کے اس آفت کوں تنہاں دور ہونے دا اشارہ کیتا۔ اس توں بعد اللہ تعالیٰ انہاں لوکاں پریشانی توں آزاد کیتے۔ اس وجہ توں اس جائی دے لوک اپنی زراعت دا حصہ اج بھی دا گھنت لنگر شریف واسطے پیش کردے ہین۔ ہور اگر اس وچ کوئی بھی کوتاہی کردے ہین تے ضرور اسکو نقصان پہنچدا ہے۔

ہک دفعہ مہاراجے ہور والیسرائے ہندے خصوصی دورے دا اچانک اعلان ہویا ہور لوکاں کو اپنے خاص قسم سے جانور نمائش واسطے کھڑنے دا حکم ہویا۔ دا چھیکام دی ارکھ جیڑی منہ ڈرآسی اسنے سارے جانور کجھے ہون لگے کنیاں سنے اُسی جائی دا ایستراتے تے مہاراجہ صاحب اُنہاں کو دیکھ سکدے آسے۔

بابا جی صاحبؒ دے ہک مرید جیہڑے شاید کجھ کمزور ہندے آسے انہاں کول ہک بھی قسم دی گاں آسی۔ اس وقت دے نائب تحصیلدار ہور نمبردار لدردان دے جودھری بشیر دلدشن ایہہ گاں خود ہی اس مرید کولوں آندی ہور دا چھی گام دی طرف

روانہ ہو گیا۔ جس مرید نے بچارے دی گاں ناہم اوہ وی سکو نہ کھڑ نا چھٹ لا۔ اس مرید نے آہ و زاری بنی مگر لمبردار نے نہ منی۔ اوہ شخص فوراً باباجی صاحبؒ دے دربار وچ پہنچا ہور بڑی فریاد تے آہ و زاری پیش کیتی۔ جناب باباجی صاحبؒ اپنی کوئی نشانی اس شخص کو دتی ہور لمبردار کو حکم دیا ہے تو بیا کہ اس شخص دی گاں جلدی دے کردے۔ بہرحال لمبردار وغیرہ اس ویلے لنگر بنا رہا سی پر جیہڑا لفافہ گئے دے آئے اوہ شخص آکھدے پہنچے۔ انہاں کیہا باباجی صاحب دا پیغام دین لگا پر نمبردار وغیرہ گل بالکل نہ سنی ہور آکھیا کہ ایہہ سہارا دے حکم ہیں۔ اینھے جی سادے دا حکم ہے ایہہ چلا جا خیر منا داکرنا کہ اس نہر دے سرے بیا سہارا لیے ہور پروگرام نہ بنیا۔ انہاں لوکاں کو فضول لانڈ ہوئی۔ قدرت نے ایسا کیتا کہ اوسے دن شخص جو لمبردار دے سارے جسم وچ اگ جیسی جلن لگ گئی ہور لوہ بیمار ہو گیا سی کہ اس کو دائل پل پئی سی جلکے ہر کھٹر گیا ہور لمبردار جذام دی بیماری وچ مبتلا ہو گیا۔ پھر جناب باباجی صاحب دی خدمت وچ آہ و زاری کردیاں پیش ہو کے معافی منگی۔ پیر اولیا دی زبان مبارک نکلیو جہڑا فرمان ہوندا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اسی ویلے پورا کر چھوڑدا ہے۔ فیر جی باباجی صاحبؒ فرمایا کہ توں ٹھیک ہو گیا ہیں ہور تو ہٹے نہیں اس بیماری دا ازالہ ہو سی۔ ... نمبردار نے توبہ کیتی ہور ٹھیک ہو گیا۔ ہور نہ ہی اس شخص نوں اس بیماری دا اثر یا درنگ ... ہویا۔ ... دیاں کلھاں کدن ہن۔

دلی وا ترہے علاقہ وچ دو ذاتاں فرقیاں وچ پانی دی ونڈ نانہ ہو گیا آسا۔ اس تنازعہ کو ختم کرن لئی باباجی صاحبؒ دے دربار وچ پہنچے۔ ایہہ تنازعہ چودھری طالقہ ہور ٹھیکر بات دے ٹلا ٹلے دے درمیان آسا۔ ہشتہراں دے آدمی آسن وہیے باباجی صاحبؒ کول تشریف آنیے دی درخواست کرن لگے۔ جس دیلے باباجی صاحبؒ سنت خانے تشریف آندے ہور فیصلہ کرن لگے تے چودھری طالقے نے اوہ فیصلہ نہ منیا ہور آکھن لگے جے اینکے فیصلہ دار بیا اب آوے تے اوہی فیصلہ اسیں منساں۔ جناب باباجی صاحبؒ غصے وچ آ گئے ہور فرمایا کہ اینکے سوگ نا تب آ بالا ہے۔ ان شاء اللہ اس جاگ تقسیم ہمیشاں کول جاری رہسی۔ اللہ تعالیٰ دا فضل ہویا کہ تھوڑے وقت بعد اسی جائیداد تقسیم سرکار وچ کہیں نہ کہالی ہر گئی اج بھی جاری ہے۔ ایہہ کرامتاں بزرگاں دیاں ہین جنہاں کو اللہ تعالیٰ فوراً ذ... دیندا ہے۔

دیوار علاقہ بنجر بلا نہ رہندا ہے۔ یعنی جلدیاں نال بھریا ہے۔ ... اگر جس

Marfat.com

روڑا پیچ ہوندا آ ساتے بارش اک اک دو دو روز مسلسل نہ رُکدی آسی لوک فوراً ہی واہگت شریف پہنچدے آسے۔ آ کے بابا جی صاحبؒ دے دربار وچ عرض کردے آسے ہور جنیاں کولوں دعا کراندے آسے۔ اس مگروں کجھ ای وقت گزر کے مینہ بارش ہو جاندی آسی جسطراں کہ ایہہ گل اتھے دے لوک اکثر سارے جاندے ہین۔

جناب بابا جیؒ دی خدمت وچ کئی طراں طراں دے لوک پہنچدے آسے خاص کر کوڑھی بیماری جذام والے لوک۔ ایہہ گل کئی ہر کوئی جاندا ہے کہ اس بیماری والے مریضاں کجھ ہفتے یا مہینے دے بعد اُتھے بالکل ول ٹھیک ہو کے چلدے آسے۔ جیہڑا جیہڑی آس لے کے ایندا آسا خدا دے فضل نال کدے بھی خالی نہ چلدا آسا۔

اک ہور عجیب واقعہ اسطراں دا پیش ہے۔ اسدے بزرگ ایہہ گل آکھدے ہین۔ جنہاں بابا جی صاحب دے خلیفہ آخر ہور فرزند ارجمند حضرت میاں نظام الدینؒ علیہ الرحمۃ دی زبان مبارک تھیں ایہہ گل سنی ہے۔

آکھدے ہین کہ اک دفعہ جناب بابا جی صاحبؒ ثانی یعنی میاں نظام الدین صاحبؒ ہور بابا جی صاحب دے خلیفہ سید امران شاہ صاحب واہگت شریف وچ اپنے اپنے مکان وچ آسے۔ ہور جناب بابا جی صاحبؒ اپنی مسجد وچ عبادت الٰہی وچ مشغول آسے انہاں سن راتیں دیر نال یعنی تقریباً ادھی راتیں اس مسجد شریف تھیں کجھ لو ہی لو روشنی ڈٹھی۔ اس زمانے وچ اتھے نہ بجلی ہوندی آسی ہور نہ اس ہنڈے نہ ای چنن آسا فراش مسجد شریف دے دروازے کول گئے کے اور اندرے دیاں جھیتاں وچوں بابا صاحبؒ ذکر وچ منے۔ کیہ دیکھدے کہ حضرت بابا جی صاحبؒ اسطراں جلوہ گر ہین کہ انہاں دے سر مبارک دے وال ہور تمام روئیں مبارک تھیں نور دیاں لاٹاں ہی لاٹاں نکلدیاں ہین۔ جلدی لو دروازے دیاں جھیتاں وچوں باہر نکلدی آسی۔ ہور کوئی وڈا بزرگ تی انہاں دے اگے آسے۔ باہر و کھیڑ دروازے دی کنڈی ہو گئی تے اوہ جلوہ مکھ گیا

Marfat.com

تجربہ رات اسی طرح گزر گئی۔ صبح باباجی صاحبؒ اہناں کو بلایا ہور پچھیا کہ ایہہ کیہ گل آسی۔ تسیں اُنھے کنیاں آیہ تے آسیں تہاں ماڑے نال کتنا ہی ظلم کیتا" کیتاں کہ اولیاء اللہ اپنیاں کرامتاں ضرور رکھدے ہین۔ مگر جے کیہ اوہ دکھدن ہر کسی اُتے بیان نہیں کردے۔

اسطراں اک ہور واقعہ پیش ہے۔ حضرت باباجی صاحبؒ دے وصال توں بعد حضرت جناب بابا میاں نظام الدین صاحب علیہ الرحمتہ نال ہویا۔ ہماراتے دے وختے وچ جناب بابا نظام الدین صاحبؒ دے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو گیا اساس الزام نال جے بابا صاحب کول لوک باندے ہن لوہ حکومت دے خلاف پروپیگنڈا ہوندا ہے جس نال حکومت کو کجھ نقصان پہنچے دا ڈر آسا۔ اُس تہادے جناب بابا صاحب لاہور وچ تشریف فرما سے

راتیں بابا نظام الدین ہوریں خاب دکھدے ہین جے باباجی صاحب لاروی رحمتہ اللہ علیہ ہور باباجی صاحب کیانی رحمتہ اللہ علیہ ہوراں جہاز وچ سوار ہو کے اس مکان اُتے تشریف آندی جتھے بابا صاحب آسے۔ بابا صاحبؒ کیانی شریف والے باباجی صاحب لاروی کو مخاطب ہو کے فرماندے ہین کہ جی صاحب تسیں آکھدے آسے تو نہ ملنگے۔ جلاں مگر جہازے وچ اگر اسیں نہ آئے ہوندے تے میاں گرفتار ہو گیا آسا۔ پھر صبح ہی بابا صاحب جناب مائی صاحبہ کو فرماون لگے کہ گھبرانے دی ضرورت نہیں انشاء اللہ گرفتاری ختم ہو گئی ہے۔ جسطراں کہ اُہناں خاب ڈٹھی آسی اسے دے مطابق ایہہ فرمایا۔

کجھ وقت گذر یا تے ملٹری وغیرہ آ پہنچی۔ ہور اس مکان دے چار چوفیری گھیرا جتھے بابا صاحب تشریف فرما آسے۔ اُہناں بجو بڑے آفیسر بابا صاحب دی خدمت وچ پیش ہوئے تے گرفتاری دے کاغذ دسے۔ بابا صاحب اُہناں کو فرمایا

Marfat.com

کہ انہیں ملٹری دی کجھ ضرورت آسی۔ ہک دو آدمی وی کافی آسے۔ خیر تھوڑی دیر بعد دور دا ایک سوار ایندا نظر آیا نے کجھ ہی دتے وچ اتھی آ پہنچیا۔ ملٹری فوراً اٹھ گئی ہور سلوٹ بجایا۔ اوہ سوار ملٹری دا بڑا جرنل آسیا۔ جہڑا وزیر اعظم ہندوستان دا ایہہ پیغام یا حکم گھن کے پہنچیا کہ حضرت جناب بابا میاں نظام الدین صاحبؒ جموں کشمیر اسمبلی دے ممبر منتخب ہو گئے ہین ہور گرفتاری دی کجھ وی نہیں"۔ ایہہ باباجی صاحبؒ دی کرامت دا ایک کرشمہ آسیا۔ جنہاں اللہ تعالیٰ دے فضل نہ کرم نال گرفتاری کو بدل کے عزت و احترام کرالیا۔ باباجی صاحبؒ دیاں لکھاں کرامتاں ہین۔ جنہاں کو لکھے واسطے کیتی پینے درکار ہین۔

حضرت باباجی صاحبؒ دیاں تصنیفاں جہڑیاں تصوف ہور معرفت دا خزانہ ہین اوہ ہین "اسرار کبیری"، ملفوظات نظامیہ" ہور سی حرفیاں۔" اسرار کبیری" تصوف ہور معرفت دا خزانہ ہے۔" ملفوظات نظامیہ" جیس وچ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ دے مکمل حالات ہین۔ اس دے ۵۶۴ صفحات ہین۔ سی حرفیاں جہڑی آخری تصنیف ہے ۵ صفحے نہ مشتمل ہے

حضرت باباجی صاحبؒ دا وصال ۱۵ شعبان ۱۴۰۲ھ بمطابق ۷ بیساکھ سنہ ۱۹۸۲ بکرمی بروز جمعۃ المبارک دا بخت شریف وچ ہویا اس ویلے انہاں دی عمر ۱۰۳ سال آسی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

نیل ملن کارن ہوندا تدوں عیدآ

کاہڑ پہن کے جد نچوڑ لیے

چوہدری عبدالغنی عارف

محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الزمان۔ والی بیکساں حضرت قبلہ جناب بابا جیصاحب لاروی رح حضرت میاں عبداللہ رح حضرت میاں بجل گل صاحب رح دے گھرباکوٹ منجوڑے دی ہک جاتی نماہناں نچ پیدا ہوئے۔ تولد تھیں پہلیاں والد ماجد دا سایہ سرے تھیں اُٹھ گیا آسا۔ یتیمی تے غریبی دے بچکار اکھیاں کھولیاں آپ ایہ نہ حالت نچ اپنے سبھی بیگانے ہو گیندے ہین۔ انہاں سن اپنیاں شعراں نچ بھی خود فرمایا ہے سے

حال یتیماں رب نہ دسے جد مصیبت آوے
جھڑکاں دیون لوک تمامی تن من سب جل جاوے
وقت غریبی یاد نہ کوئے نہ کوئی ساک قبیلہ
وچ گلیب ندے بھرن نمانے سرت کا رنگ پیلا

آپ جوں جوں کوہک پلے اپنی ماؤ دی خدمت تے روزگار دی تلاش آسی۔ ہور دوئے پاسے اللہ تعالیٰ دی یاد نہ ذکر اذکار دا شغل نکھیں تھیں آسا۔ طبعت نچ حلیمی نہ نرمی حد تھیں بہی زیادہ آسی۔ شروع تھیں کجھ اسرار تے معواثات اسے سخر آسے

Marfat.com

سنے آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ اُسّن بچ کجھ عنایت فرمیندا ہے ہور فیر بھی کدے اپنی بڑائی دا اظہار نہ ہون دِتّا۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیئے۔
کہ دانا خاک میں مِل کر گُل و گلزار ہوتا ہے

آپ ہوریں اجاڑ پوری طراں سمجھا ہندے نہ سیاندے آسن تے اپنیاں فرضی رشتے داراں وِیاہ بہار دِتواں جو کجھراں ناں رہنا پے گیا آسا۔ آپ ہوریں بڑے صبر تحمل نال کم کر دے تے جیہڑا کاں سہندے آسے پر نماز دے وقت ضرور نماز پڑھ ہندے آسے۔

ہک واری کجھ تھاں کو کجھ ناراضگی ہوگئی تے اوہناں الزام لا کے ماجھباں دی ملازمت کڈھ دتا چھوڑے تے "توں ہُن نمازی ہوگیا ہیں۔ تو ہڑے تیں مال ہُن سامن ہوندا" اوہ بھی کوئی منزل آسی جیہڑی پوری ہوندیاں ہی آپ ہوراں کو اللہ تعالیٰ اُسّن آزاد فرما دِتا بڑی تنگدستی دی حالت بچ آپ دی زندگی دے ابتدائی دن گزرے ہین۔ نکی ہی عُمری مشکل سبھیں مشکل کم کر گھنا دور دور نال خرید کے تحفے بے گیا تے دور دور نال آندے رہنے ہین۔ بھکھ تریہہ نے ہٹیاں برداشت کرنا آپ ہوراں نے تم آسا۔

آپ ہوراں دی عمر مبارک بچ گھٹ آسی تے والدہ محترمہ دا سایہ بھی اُٹھ گیا۔ ہور آپ ہوریں "ماواں ٹھنڈیاں چھاواں" تیں بھی محروم ہو گئے کہلیاں دا احساس مادر پدر دی شفقت تیں محرومی ہور مالی مشکلاں اُسّن خوب ستائے ہیں آپ ہوراں ہمت نہ ہاری دنیاوی کماں دے نال نال کسے کامل پیر دی تلاش بھی شروع کر دتی۔ آپ ہوریں کجھاں سنگیاں نال زبردستی چھا ٹھ کنیاں تشریف گھلنے کو تیار ہوئے تے سنگار ہسن، بالکل انکار کرتا ...

Marfat.com

بچھیدے ملکدے دورو دورو ٹردے رہندے۔ اتھے بابے ہوراں نے اُنہاں دی حالت عجیب آسی۔ پیر ننگے سر ننگا کپڑے لیر و لیر ہوئے رہے پیر ٹھنڈ دتے دِھوڑے نال پھٹے رہے آسے تے ٹردیاں لہو نکلدا آسا۔ مجلس وچ آپ ہوریں بھی دور اڈے چھپ کے اَج رہیئے۔ جناب بابا جی صاحب کنیانی (نظام الدین شکل کشارح) ہوراں سچن سبھاں کو حسبِ عادت بڑی شفقت نال پچھیا۔ آپ ہوراں کو بھی پچھیا کہ "تُوں کون ہیں، ماپے کون ہین نہ نور، کتھیاں آیا ہیں۔

آپ ہوراں سچن بڑے دُکھی لہجے وچ عرض کیتی "حضرت ماہڑے ماپے ماہڑے ہین نالو غریب تے عاجز آسے جسطراں دا میں ہاں۔ میں جناباں کول حاضر ہویا ہاں۔ ماہڑے حق وچ دعا کرو۔ ماہڑیاں دلی مراداں پوریاں ہو گچھن"۔ جناب کیبانی چپ ہی رہے تے فوراً اُٹھ کے اندرون خانہ گچھو رہئے۔ ڈیرے وچ بڑے جلال نال پھردے ہور چکر کردے رہے جناب مائی صاحب ہوراں عرض کیتی حضرت کیہ گل ہے۔ تے فرمین لگے۔ اج مکو ہک بھانڈا تھا تیا ہے۔ اس وچ جنتی خبر کوئی یا ہوے مندی ہے۔ اسطراں آپ ہوراں کو قربت نصیب ہوئی تے آپ ہوراں سچن اوہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ دا چشماں وانگت وچ آن اُمہایا جس جس نال خلقت فیضیاب ہو رہی ہے۔

انفعت دی لحاظ نال آپ ہوراں سچن بچپن وچ جنتیاں منکلاں دیسخیا آسیاں جسطراں "نبل" کا بڑ پھس کے نیلا ہو گیا۔ اسی طراں آپ ہوراں دے روزے پورے ہوتے نہ وانگت لالا وچ آپ دے دربار تے منال، خرواراں تے تھیلیاں دے حساب نال غلہ بکدا ہے۔ جس وچ مکئی، چاول ہور کنک شامل ہے۔ رنگ برنگے سلوتے نہ سبزیاں بلندیاں ہین۔ آپ کو کسے والدی لسی دی لوڑ ہیتی آہسی تے فربندے آسے بڑے میں سارے سنگوڑے وچ ٹھونڈھ رہیاں۔ ہر یک کتوری ہسی مکو نہ تھہاتی اج ۔ ۔ نہ دودھ گھوڑیاں تے لدکے ٹھویا گیندا ہے۔ گھوڑے بھی داہ واریاں ایہہ

Marfat.com

کم ہین ۔ اسے طراں زُہدی عبادت ہور ریاضت وچ وی آپ ہوراں بڑیاں زُہد یاں کیتیاں ہن ۔ اپنے آبائی علاقے وچ جاتی جاتی چلے گئے ہور جھکھ نیزہ سہ کے اوہ منزل تے پہنچے ہن ۔

س :-

رنگاں دے وچ نہ بھجئیے جی واحد ہو کے یارنوں لوڑئیے
جیکر جاونا اں پاس پیار یا تدے پہلے ہور وچھوڑے توڑئیے
ہتاں پی کے عشق شراب والا ماہی عیش ولوں مکھ موڑئیے
تیں ملن دا کارن ہوندا اندوں عبیدا کاہڑ بھین کے جد نچوڑئیے

ہک واری ہک قبر بنا کے اپنے ہی قبرستان سنجوڑے وچ جد کیتا آس سلسل ست سال اس وچ رہے آہے دانہ پانی ، دن ہک کھجوڑے دا ہک دانہ دتیا آسا ۔ جدوں آپ ہوریں چلے کشین فارغ ہوئے آہے تے کھجوڑی دا بوٹا جوان ہو کے پھلے نال لدیا آسا ۔ تے آپ وی معرفت دے پھل نال بھر پور آہے ۔ آپ ہوراں اپنی شاعری وچ اسطراں دے ہور بھی شعر آکھے ہن ۔

د :-

دکھاں دے نال نہ سکھ آون دکھ دیکھو ناں سکھاں دی وار آوے
شام آون دے نال نہ صبح ہوندی دیکھ لیبل تے نال نہار آوے
بعد خزاں نہ کبھی فرہاد آوے زمستان دے بعد بہار آوے
شمع روشنی دیوندی تدوں عبیدا جند ساڑ کے جد نثار آوے

ہک ہور شعر اسی طراں دا ملاحظہ ہووے ۔

خ
خار بھی نائیں خار اصلی چمن پھل نائیں جیکر خار ہووے
نالوں کنڈیاں دے کلی پھٹ جاندی کھل پھل کے خوب بہار ہووے

Marfat.com

تازہ کرے دماغ نوں دے خوشبو ایہہ داغ پھلاندے وچ کار ہووے
کنڈیاں نال سر پیروں جیہر عبداناں ئیں بدن سارا خوشبو دار ہووے

جدوں آپ کو اوہ منزل تھہا گئی تے آپ ہوریں خود لبے رہنے دیاں منت کلاں دا اظہار فرمیندے آسے۔ آپ دے خلیفہ اول حضرت جناب سید حاجی نوران شاہ صاحبؒ مہاجر راجوری حال موضع فون سوہاوا راولپنڈی پاکستان۔ فرمیندے آسے " تہ مکو اپنے پیر سن کتی بار فرمایا" حاجی اللہ کو ملن واسطے دہ برس لوڑے ہے۔ ماڑے پیر سن مکو بڑیاں لمیاں تہ او کھیاں راہتہ تو آسنا ہے" تحو تے فقیری بر مستی تھہا گئی ہے۔ کوئی ماڑیاں اکھیاں نال تجوڑے دیاں پھراں تے بتے بھی رتو دے نشان موجود ہوسن"۔

آپ معرفت تہ تصوف دے دریا بچ اتنے ڈبے جے بقول حضرت علامہ اقبالؒ

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

جناب حاجی صاحب کو آپ مکہ معظمہ دے طواف بچ نظر آئے آسے فر مسجد حرام دی جماعت دی ہک صف بچ بار بار ریجھانے ایہہ تکھنے واسطے تیار ہوون۔ نماز تھیں فارغ ہو کے اُنہاں کو ملن فروں بھساں پر نہ تھہاون اتھاں ننگ آ کے دعا کیتی تے غایب بچ آتے ہور فرمایا......." اوہ اُنہاں کشمیر کاں پہاڑاں کے بچکار ہوں لسوں سناں اس پاس لوڑ لیتے۔ ایہہ لفظ حاجی صاحب گوجری بچ فرمیندے آسے تے سخت جذبات نال سخت روندے آسے۔ اِسے پتھ نے حاجی صاحب سن فر لوڑ کیتی تے واتکت آ کے ملاقات کیتی بیعت تے خلافت بھی عنایت ہوئی۔

اوہ تیل جیکو بلنے واسطے کتیاں منزلاں تھیں گذار یا گیندا ہے۔ فر تے گیس، لالٹین ہور دیتے بنے دی پرہانت ہے۔ آج اس گیسے دی روشنی

Marfat.com

شخص ہزاراں گمراہ نہ کورستہ ہدایت نتھیایا۔ کئی دیتے نے لالٹیناں بلیاں نہ ڈبا منی تک نہ بجھنے والی لو بل گئی ہے ۔" سی حرفی" دے ہک شعر بچ آپ ہوراں ارشاد فرمایا ہے ۔

(ذ)

ذوق دے نال پہیلے رنگ ہوندے جیہڑے ضرب پریم دی کھاوندی نی
ہتھ بنھ کھلے رہن دنے راتیں متھے داغ سیاہیاں لاوندے نی
پھوکن تہوڑ گلیاندی نال عجزاں جیہڑے پاس حرا فاندے جاوندے نی
آپ ہوندا نہ پہلے عبداوے دوہاں دلاں نوں فیر جیواوندے نی

جداوہ منزل نتھیا گیندی ہے نے آپ جیلے کوٹھڑی دالوٗ ہابند کرکے بابا نظام الدین صاحبؒ کو فرمیندے ہین" میاں ہبر دبو ہو نہ کھولیو کر کرائی کیکے دعا واسطے رکھیو۔ نجوڑے قاضی صاحب فوت ہو گیا ہیں ہوں نماز جنازہ ماں شریک ہوؤں کومیرو اُنہاں نال وعدہ ہے"۔ نہ مرکے سنجاں دُعا کردے ہین ہور غریباں کو بلاکے اوہ حلوا کھوالدے ہین۔ جدو ف قی دادا صاحب نے فرزند حضرت میاں احمد جیؒ دزنار ابندی ہے سنجوڑے وطن شخص نے آپ پہلے ہی استاداں (حضرت میاں احمد جیؒ) کو بلاکے فرمیندے ہین۔" سکو سورہ یوسف دی تفسیر پڑھ کے سُنا" آپ سُندے ہی ہوندے ہین سنتے تلاآ گیندی ہے۔ اُستاد صاحبؒ بے لس روندے ہین نے آپ فرمیندے ہین۔ اماں: وَصَبَرُوْ مَا صَبَرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

اُستاداں کو اپنے خمزادہ آکھدے آسے۔ فرمایا خمزادہ کدے سکو کجھ کجھ پابندی نہ ہوندی نے۔ بیں نحو ضرور جنازے بچ شریک کرداں۔

اس طراں دیاں ہزاراں کرامتاں موجود ہین طوالت دی وجہ کرکے بیں صرف مقالے دے عنوان دے تحت ہی لکھنے دی کوشش کیتی ہے۔ اُنہاں

Marfat.com

روزیاں، بھکھاں نہ معیبتاں داصدقہ اہناں دے پورے خاندان تے ربدی رحمت ہے۔ سجادہ نشین جناب حضرت میاں بشیر احمد صاحب اپنے سلسلے دا مشن اسی طرح لگن نال چلیندے ہین نہ اوہ لاٹ خدا کرے قیامت تک روشنی کھنڈ بندی رہوے آدے۔ آمین ثم آمین

ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے
میاں محمد بخش رح

Marfat.com

مرشد کامل ــــ ہک یاد

مولوی شریف الدین نال ہک ملاقات

کریم اللہ قریشی

مولوی شریف الدین منفی صاحب حضرت بابا جی صاحب ہوراں دے پیارے خلیفہ جناب درویش ابراہیم مرحوم ہوراں دے پتر ہور منشی ہین جنہاں دی عمر اس وقت تقریباً ۶۰ سال ہے۔ موصوف حضرت جناب میاں نظام الدین لاروی ہوراں دے مرید ہین پر انہاں سچن جناب بابا جی صاحب لاروی ہوراں کو بھی نکی عمرے اپنیاں اکھیاں دکھیا ہے۔ انہاں سچن بابا جی صاحب ہوراں دے متعلق نکی عمرے دا ہک واقعہ بیان کردیاں فرمایا کہ "حضرت بابا جی صاحب ہوراں ساڈے ناں جناب درویش ابراہیم مرحوم ہوراں نال بہتا دا آسا کہ میں جد کدی او انگت شریف تخصیں پونچھ یا سری نگر گیاں تے اپنیاں گیندیاں رات دیوار ڈھے ڈیرے تے ورگزار ساں۔ اس راتے دے درمیان نظر کدن جد و اسیں نکے ہوندے آسیاں ہور اسکول بیچ پڑھدے آسیاں۔ اچانک بابا جی صاحب ہوریں تشریف آئے ہک دن ڈنڈ ہو گئی۔ سارے لوک دوڑ دوڑ کے حضرت ہوراں کول اپڑ گئے۔ اسیں بھی دوڑ کے حضرت کول گیاں تے انہاں نال مصافحہ کیتا۔ حضرت ہوریں اساں کو بڑی شفقت ہور محبت نال تکے آکھن

Marfat.com

نسدے پے کھنے ہین ؟ "۔ اساں آکھیا حضرت کہہ رہین ۔ لگے فرہین " گھو اُنہاں کو آکھو کہ کو ونہ لاار آکے ملن ہیں اجیرو ننہ لاار کو ہلے دے جہاتے نماز پڑھساں ۔" اسیں نے نئے آسیاں لگیاں آکھن حضرت اساں کو ماسٹر صاحب اُنہاں کو آکھو ۔ اجیہی حضرت ہوراں پچھاں مڑکے ماسٹراں داہر دکھیا پر اوہ کچھ بھی نہ بولے ۔ ماسٹر صاحباں دوڑدے دوڑدے کول آئے لگے آکھن ۔ مہاراج کیہہ حکم ہے ؟ " مہاراج اس کیتے آکھیا سے اوہ ماسٹر پنڈت آسے ۔ حضرت باباجی صاحب ہوراں فرمایا " بیں اُنہاں جندکاں کو تاں جو لیداں " ماسٹر ہتھ بنھ کے لگے عرض کرن " حضرت اسیں جلدے ہاں ۔ حضرت صاحب ہوراں فرمایا " نہ اجیہی مجلس تسیں رہن دیو ۔ اجازت ملدیاں ہی اسیں اوڑ گیاں ہور کئی گھڑی بیچ کچھ کہہ پچھیاں ۔ ہورا بنیاں بزرگاں کو کچھ پتہ دنا جہیڑ سیدیاں ہی ماہڑے والد صاحب یعنی درویش ابراہیم صاحب مرحوم جنہاں کو " جی کا کا " آکھدا آساں اُن تہاڈے دی سوار ہیولی ہو ۔ باباجی صاحبؒ ہوراں دی پیالی جس بیچ اوہ ہمیش اسدے ڈیرے جدو رہندے آسے جاہ پہندے آسے پینے بیچ باہی ۔ تے اپنیاں پانی دیاں بیچ پیہاندیاں ہور پہرا اونواں سمیت ٹُر گئے اسیں بھی پچھو ناں ہو گیاں ۔ جدو اسیں دونواں پہنچیاں تے باباجی صاحبؒ ہوراں کو بیٹھیں دے دو سنت پڑھ صحنہ باقی رہنے دے آسے ۔ نماز نخیں فارغ ہو دے تے اسد بیاں بزرگاں سلام کلام دے بعد قہوہ پینش کیتا حضرت ہوریں قہوہ پین لے تے اجیرو ننہ لاار دیا ماتوں پہنیاں اُن اُندی خوشی بیچ گیتاں بولیاں شروع کر چھوڑیا ۔

باباجی صاحبؒ ہوراں اُن درویش ابراہیم صاحب مرحوم ہوراں کو فرمایا ہے " اُنہاں کو آکھو جہ چپ کرن " درویش صاحب نے ہور اُو دے سادے وس لہارے پہر اُنہاں پہنیاں اُن گیتاں نہ کدن ۔

Marfat.com

بجوں کہ باباجی صاحب ہوریں کشمیری زبان تھیں بالکل ناواقف۔

اس لئے فرمیں۔ " ایہہ آکھدیاں کیہہ ہین"؟ ۔ درویش صاحب عرض کیتی۔ حضرت

ایہہ تساں نال گیتاں بولدیاں ہین ہور خوشی کر دیاں ہین۔ حضرت ایہہ گل سن

کے ہس گئے ہور بگے فرمین۔ " ایہہ ماہڑے نال کیہہ گیتاں بولدیاں ایہہ؟ ایہناں

نوں تے حضرت غوث پاک ہوراں نال گیتاں جوڑ نیاں چاہی دیاں ہین۔ اس

ویلے حضرت ہوراں سیتیں اپنے سر مبارک اتے چادر دا پلا رکھیا دا آسا۔

یک ہور واقعیا بیان کر دیاں مولوی شرف الدین صاحب ہوراں

فرمایا اکھے۔ " درویش ابرا ہیم یعنی ماہڑے نانے کو اولاد نہ آسی۔ یک وار ہیں

نانی اماں ہوراں اسودے ہینے بچ جدو جی کا کا (درویش صاحب) ہوریں

وضو واسطے کوزے بچ پانی کہن کے اٹھدے آسے آکھیا۔ " آکھدے ہین

اکھے جس کو اولاد نہ ہووے، اوہ حضرت شیخ نورالدین ولیؒ ہوردی زیارت

نے کا لا لیلا اللہ واسطے ذبح کرے اللہ اولاد دے چھوڑدے۔" ایہہ گل سیندیاں

ہی جی کا کے ہوراں سیتیں تماچہ اٹھا ریا۔" اکھے چپ کر باباجی صاحبؒ ہوریں

سیندے ہوسن"۔ گل انگی تک گئی تانی اماں ہوریں ڈرے نال چپ ہو گئے۔

شگھرے دے ہینے بچ جدو حضرت جناب باباجی صاحبؒ ہوریں پونچھ چلدیاں

رانیں اسدے ڈیرے دلبواڑ دے آئے تے رانیں اپنی کوٹھی جس بچ تشریف ما

ہوندے آسے اتھے نہ سیتے بلکہ اسدی کو بچھی تے آرام فرما ہوئے۔ رانیں

جی کا کا صاحب مرحوم ہوریں بھی اُہناں کول بیٹھے رہے۔ بیع جدو نانی اماں

ہوراں پیڑ وٹے بچ بہ اٹھے ہو نہوے دی سموار آندی نے چھوڑ کے واپس

مڑن لگے۔ اچیرہی جناب باباجی صاحبؒ ہوراں فرمایا۔ "درویش کوت این

جی کا کا صاحب ہوریں شرمے دے مارے دے چپ ہو رہے پر باباجی صاحبؒ

Marfat.com

ہور ایہ سمجھ گئے لگے آکھن "خانی ایہ" نانی اماں ہوراں آکھیا "جی حضرت نوں لگے فرمون" تہاڈے نوں کنیاں پچھیاں پچھیاں لیندے ہیں آہ ادھر" تانی اماں ہوریں واپس مڑ آئے ہور تہاڈا نوں کجھ دکھ جیہا آگیا اوہ رون پے گئے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ہوراں فرمایا" بچی ایہ تو تیرے واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ کولوں اولاد منگی آسی پر لوح محفوظ تے تو تیرے واسطے اولاد نہیں لکھی دی۔ تو ں آکھدی ہیں تے حضرت نورالدین ولی رحمۃ اللہ علیہ دی زبان تے کالا لیا اوہناں کے کہیاں سنے اللہ اولاد دیسی پر ہو ہے اوہ کسی تے ماڑے ہی جیہا جنا ایہ نال"

حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوراں دی اس کلام دے بعد نانی اماں ہوراں نوں اللہ تعالیٰ سچی تسلی دے چھوڑی ہور اوہ مطمئن ہو گئے۔

ایہہ آسیاں کجھ یک باتاں جیہڑیاں مرشد کامل دی ناہنگ تہاڈے نوں تہاڈا ماڑے دے بیچ تنبر کر دیاں ہین مکو نکی عمری تفصیل یاد ہین ہور اسراں یاد ہین جیہناں کل ہی ایہہ سب کجھ گزریا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دے عمل دا صدقہ میں سکین ہور ماڑی آل اولاد کو مع تمام مسلماناں دے نیک ہدایت نصیب فرماوے ہور خاتمہ بالخیر کرے آمین۔

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

کلودیہ اللہ قریشی

۱:۔ کوئی ہجر تینوں ساڈا ویہڑا ست بیپ ماہیا

بابا جی عشق نہ ہور تھہاں ہووے رکھاں یار دے نال تیاں ہیرا

ہووے لکھ کروڑ خوش وختنے ہر دم جنہاں ڈٹھیا تو ہڑا جمال پیا

کہن کہیاں بیچ فرشتیاں ہیں رکھیں ماہرزاں دا مرتبہ بیال پیرا

۲:۔ بننا عشق دے شہ اندر بیا لکھاں پر سکیا بس کوئی کوئی

سب آکھوسے ذہن مکار دنیا پتا تیں سکیا نس کوئی کوئی

ڈٹھے تنے محبوب دی زلف پھاویں بہت گنڈل دا کیہا ڈس کوئی کوئی

بابا جی دے وانگ فرشتیاں وانگ یار دے سکیا بس کوئی کوئی

۳:۔ تار دے گلیاں بیچ لکھاں سولی چڑھدیاں سکیا کوئی کوئی

ڈٹھی لکھاں محبوب دی زلف پھاویں بیچ گنڈل رہیا کوئی کوئی

تیر عشق دے سہن داماں لکھاں کدھو بگردی سکیا کوئی کوئی

بابا جی دے وانگ فرشتہ وواری عشق دی سکیا جس کوئی کوئی

Marfat.com

ث:- ثابتی کوں اقرار والی جنہاں رکھی اوہ ولی کمال ہوئے!
ڈٹھی جنہاں محبوب دی زلف سوہنی ہونٹ اہناں دے خیال ہوئے
ہوئے از لو جہڑے مقبول پیدا دور اہناں نکئیں سب جنجال ہوئے
جاہڑی جنہاں قریشیا توڑ یاری رونواں جگاں دے وچ نہال ہوئے

ج:- جالنا ہجر فراق اوکھا جنہاں جالیا لذت بخیں نور ہوئے!
جان عشق وچ ساڑ کو آپ کیتی تاں یار دے کوں منظور ہوئے
بھٹھی عشق دی جنہاں قبول کیتی اوہ نال خوشبو بھرپور ہوئے
بلٹا بھلدے کدوں قریشیا وو جہڑے واحدیاں وچ مجبور ہوئے

ح:- حال نہ دسدے دل والا جنہاں اتیاں نال پیاریاں دے
سبک سبک کے سیک فراق والا ہیچ گھدے پیتے بیچاریاں دے
بین بین رسن نین بین کردے تڑ تڑ کن طرف تاریاں نے
ڈر بٹ قریشیا توڑ چاڑن کیتے واسطے نال اشاریاں دے

خ:- تمام خیال خیل ہٹے جنہاں یار دا پیا خیال میاں!
گئے ہوش حواس بھلا یکدم ڈٹھا یار دا جنہاں جمال میاں
نال الف دے پالیا حلف جنہاں پھیے دلاں تجیر ہو سوال میاں
جی صحبت قریشیا آکھیب الف ہوندیاں ب زوال میاں

د:- ڈکھیا الف دا روپ جنہاں نہ دتی اہناں دے آڈھ کا قصور ہوئے
ث ب تے ت دے نقش دل تو الف دکھدیاں ہی سب دور ہوئے
لذت الف دی میم بخشی جیجھر عاشق کوئی شمس نے کوئی منصور ہوئے
تجھیں گل قریشیا سچ ہے نیں پیتے عشق دے سب فتور ہوئے

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

شفیع صابر۔

الف:۔ اُٹھ تیئے ہوئے رب راضی طرف "جی" دربار روان ہوواں
رکھیں صدق یقین ایمان محکم در پیر دے تے شمع ران ہووال
مٹر ناہ ہسدے سب دلگیر اُتھو دل جان تھیں پیر قربان ہووال
صابر رحمتاں دی باران اتھے ویکھ کھڑاں تخت حیران ہووال

ب:۔ بے حد مریض دلگیر اجکل جی ترف "جی" دربار گئیھاں
ڈاری وانگ اُڈاریں جھب ماراں اک پل وانگت لار گئیھاں
رکھاں شوق ہمیش دلگیر بیبرا دکھاں کو کُٹی نہ کنیاں دربار گئیھاں
صابر تر فدا رہنا جہرا ئے ساری اللہ دے دیدار سینے مہار گئیھاں۔

Marfat.com

ت:- ٹُدھ جیہا ہووے پیر جیہدا اوہ نیک نصیب [illegible]

منزلاں دوراڈیاں عشق دیاں جلنے کا [illegible] اوہ کماں ہوں نہ

جھڑے لٹ لگے پیر لگیاں دے دلی خاص حبیب [illegible]

باباجیؒ دے لڑ لگ کے صابرؔ اشاعر بنیں بے مثال کیوں نہ

ث:- ثابتی صدق یقین رکھ کے جیہڑے جی دربار دے آ جھوہلا!

کاروبار جنجال عیال سٹ کے جیہڑے پیر دے ڈیرا لا جھوہلا!

گیا وقت تے فیر ارمان کرسیں رسم قول دی اُٹھ نبھا جھوہلا!

ہون صابرؔ اسب ارمان پورے سُرمہ خاک دربار وی لا جھوہلا

ج:- جگ جانے دردِ عشق والا جِھتے جھنجھ کے ہڈیاں چور کردا

بنا پیر نہ عشق دا بھیت تھیاوے مرشد نظر دے نال بھرپور کردا

عشق کیمیا ہے مرزاں ساریاں دی ویلے سکھ دے آن مجبور کردا

ہووے صابرؔ اجے مرشد جی جیہا فضل اللہ تھیں قلب حضور کردا۔

Marfat.com

جے کر دتے مکاندے اگے ایہہ ہڑ نہ آروں دی
اوہ اساں کیتا حکم مطابق مرشد جی گل دساں جی
تہیاں بوٹا آروں والا اہو یار ب دے فضل کمالوں
کھادے والیاں لذت آوے جیہراں شربت نالوں
بھر گیا سک اوہ بودہ ہو کے پتڑے اُتے آیا
قدرت کامل ہور نمونہ اس نخیل باصر آیا
سبز لختاں نویاں کڈھیاں نویں سرے جمایا
اُس نخیل تھیں کافی لوکاں اس دا تخم بنایا
جیں وچ دلیوار رہاں جیہڑو کانیڑے جھم پہاڑاں
رہندا خوف نہ جے پتھر نہ آوے اندر سیاں بہاراں
جا کے عرض کیتی میں اپنے مرشد کامل تائیں
اُنہاں فرمایا جا کے اتھے ہی توں مکان بنائیں
ہرگز خوف نہ رکھے دل وچ پتھر کدے نہ آوے
جے رہڑ سی بھی پر فضل الٰہوں نہ نقصان پہچاوے
امر الٰہوں ہک تہاڑے پربت رہڑ وا آیا
دُور مکان عاجز دے کولوں اللہ آن ٹھہایا
ایہیاں کئی کراماتاں اساں ایہہ دیکھن اندر آیاں
تھوڑا قصہ یاد پیا ایہہ جو لکھ سنایا بھایاں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

حضرت باباجی لاروی رحمۃ اللہ علیہ

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سری نگر

Marfat.com